دورِ جدید کا مسیلمۂ کذاب

گوھر شاھی

دوم

تقریظ:

جانشین مولانا لدھیانوی شیخ الحدیث مولانا مفتی نظام الدین شامزئی مدظلہ

تالیف:

مولانا سعید احمد جلالپوری مدظلہ

خلیفۂ مجاز حضرت شہید اسلام

شہید اسلام حضرت اقدس مولانا محمدؐ یوسف لدھیانویؒ کی آخری خواہش کی تکمیل

Www.Ahlehaq.Com

مکتبہ لدھیانوی

Www.Ahlehaq.Com

Www.Ahlehaq.Com

جملہ حقوق محفوظ ہیں

اشاعت اول ______ اکتوبر ۲۰۰۰ء

تعداد ______

قیمت ______ 60/=

کمپوزنگ ______ صدیقی کمپوزرز، ماڈل کالونی

فون : ۴۵۰۴۰۰۷

ناشر ______ مکتبہ لدھیانوی، سلام مارکیٹ

بنوری ٹاؤن۔ کراچی

فون : ۷۷۸۰۳۳۷

فیکس : ۷۷۸۰۳۴۰

Www.Ahlehaq.Com

پیش لفظ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ:

پاکستان ایک ایسا ملک ہے جہاں ہر شخص کو آزادی ہے کہ اسلام کے خلاف جو چاہے بکے اور جس عقیدہ کا چاہے اظہار کرے۔ دنیا میں یہ واحد اسلامی ملک ہے جہاں پر اسلام کے خلاف بولنے والے کو اگر روکنے کی کوشش کی جاتی ہے تو حکومت سے لے کر عوام الناس تک اس کی راہ میں رکاوٹ بنتے ہیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی کی ذریت ہو یا یوسف کذاب، گوہر شاہی ہو یا ڈاکٹر عثمانی، عتیق الرحمٰن گیلانی ہو یا محمد شیخ، جس کی مرضی جو چاہے بک دے، وہ دین بن جاتا ہے۔ یہ ایسی زرخیز سرزمین ہے جہاں ہر فتنہ کی نہ صرف کاشت ہوتی ہے بلکہ اس کی آبیاری بھی ہوتی ہے۔ شہید اسلام حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ نے ایک جگہ تحریر فرمایا ہے کہ "جب فضل الرحمانی فتنہ عروج پر تھا، اور اسے ایوب خان کی حمایت اور حکومت کی سرپرستی حاصل تھی، مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ، مفکر اسلام مولانا مفتی محمودؒ، مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد شفیعؒ اور دیگر علماء اسلام اس کے قلع قمع میں مصروف تھے (خود حضرت شہیدؒ نے بھی اپنی تحریروں کا آغاز اس فتنہ کی سرکوبی سے فرمایا تھا)۔ میں ایک دن ظہر کی نماز کے بعد بیٹھا انہی فتنوں پر غور کر رہا تھا کہ اچانک دل ہی دل میں، میں نے اپنے اللہ تعالیٰ سے ہمکلامی کرتے ہوئے عرض کی: "یا اللہ آپ قادر مطلق ہیں ایک فتنہ ختم نہیں ہوتا کہ دوسرا فتنہ شروع ہو جاتا ہے، کیا اسی طرح ہماری زندگی گزر جائے گی؟ کیا اہل حق اسی طرح پریشانی کی حالت میں رہیں گے"۔ یہ گفتگو کرتے ہوئے میں روتا رہا کہ اتنے میں ایسا محسوس ہوا کہ

جیسے اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں: ''کیا پھر جنت ایسے ہی مل جائے گی''۔ اس فقرہ نے گویا دل کی سلگتی آگ میں ایک ٹھنڈک کی کیفیت پیدا کردی اور سکون و اطمینان نصیب ہوگیا''۔ واقعی حضرت شہیدؒ نے سچ فرمایا تھا۔

حضرت شہیدؒ کی پوری زندگی انہی باطل فتنوں کی سرکوبی میں گزر گئی، گوہر شاہی پر مقدمہ کے دوران علامہ احمد میاں حمادی نے حضرت شہیدؒ سے درخواست کی کہ وہ گوہر شاہی کے کفریہ عقائد پر مفصل کتاب یا رسالہ تحریر فرمائیں، حضرت شہیدؒ نے اپنے رفیق اور نائب مولانا سعید احمد جلالپوری زید مجدھم کو حکم دیا کہ گوہر شاہی کے کفریہ عقائد سے متعلق اس کی تحریریں جمع کریں، مولانا سعید احمد جلالپوری نے حکم کے مطابق تمام مواد جمع کیا اور حضرتؒ کی خدمت میں پیش کیا، حضرتؒ نے حکم دیا کہ تم خود ہی اس کو مرتب کرو۔ مولانا سعید احمد جلالپوری صاحب نے نہایت جانفشانی سے اس کتاب کو مرتب فرماکر حضرت شہیدؒ کے اعتماد کو جس طرح پورا فرمایا وہ خالص اللہ تعالیٰ کا فضل اور حضرت شہیدؒ کی کرامت کا مظہر ہے۔ کاش یہ کتاب حضرت شہیدؒ کی حیات مبارکہ میں شائع ہوجاتی تو حضرت شہیدؒ کو جو مسرت ہوتی وہ مولانا سعید احمد جلالپوری کے لئے بہت بڑا سرمایۂ افتخار ہوتی، لیکن امید واثق ہے کہ حضرت شہیدؒ کی خدمت عالیہ میں جب یہ صدقہ جاریہ پہنچے گا تو آپ کو روحانی طور پر جو مسرت حاصل ہوگی اس کے اثرات، مولانا سعید احمد جلالپوری کے لئے عظیم ذخیرہ ہوں گے۔

اللہ تعالیٰ مولانا سعید احمد جلالپوری کو جزائے خیر عطا فرمائے اور امت کے لئے اس کتاب کو نافع بنائے۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ محمد و آلہ واصحابہ اجمعین

(مولانا مفتی) محمد جمیل خان

www.Ahlehaq.Com

تقریظ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ و سلام علی عبادہ الذین اصطفی:

برادر محترم مولانا سعید احمد جلالپوری زید لطفہ کو ابتداہی سے مرشد العلماء حضرت اقدس شہید مولانا محمد یوسف لدھیانوی قدس سرہ کی رفاقت کا شرف حاصل رہا ہے اور حضرت شہیدؒ کی اس رفاقت سے انہوں نے بہت کچھ حاصل کیا۔ حضرت شہیدؒ کی زندگی میں ہی ان کی کچھ ایسی تحریریں منظر عام پر آئیں جس میں حضرت شہیدؒ کے قلم کی جھلک نمایاں نظر آتی تھی۔ جس پر حضرت اقدسؒ نے بھی اطمینان کا اظہار کیا اور اسی بناء پر بینات کی نیابتِ مدیر کی ذمہ داری حضرت شہیدؒ کے دور میں مولانا سعید احمد جلالپوری صاحب بہت اچھے انداز میں نبھاتے رہے۔ حضرت کے اس اعتماد کا سب سے بڑا مظہر یہ ہے کہ جب گوہر شاہی جیسے فتنہ کی بیخ کنی کے لئے حضرت شہیدؒ سے مستقل تصنیف کا مطالبہ ہوا تو حضرت اقدسؒ نے مولانا سعید احمد جلالپوری کو حکم دیا کہ وہ اس کتاب کو مرتب فرمائیں اور میں سمجھتا ہوں کہ اس کتاب کی تکمیل اور ترتیب میں حضرت اقدسؒ کی توجہ اور نظر کا بہت زیادہ اثر ہے۔ مولانا سعید احمد جلالپوری اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے اکابر علماء کرام کے لئے یہ بات بڑی سعادت ہے کہ اس فتنہ کی جڑیں کاٹنے کی پہلی جدوجہد اور سعی ان کے حصہ میں آئی۔ اللہ تعالیٰ اس کو شرفِ قبولیت عطا فرمائے اور مولانا سعید احمد جلالپوری کے قلم کی طاقت میں اضافہ فرمائے اور امت کو گمراہی سے بچانے کا اس کو ذریعہ بنائے۔

وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین

(مفتی) نظام الدین شامزئی

شیخ الحدیث جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

Www.Ahlehaq.Com

عرض مرتب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ و سلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ:

مرشد العلماء، شہید ناموس رسالت سیدی و مرشدی حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانوی قدس سرہ حسب معمول رمضان المبارک کے بعد ۱۵ر شوال ۱۴۲۰ھ کو دفتر تشریف لائے تو اپنے خدام کو بلا کر ارشاد فرمایا کہ زیر ترتیب کتابوں میں سب سے پہلے "دور حاضر کے تجدد پسندوں کے افکار" کی ترتیب و تدوین کی جائے اور اسے جلد از جلد منظر عام پر لایا جائے۔ حسب ارشاد اس پر کام شروع کر دیا گیا اور چند دنوں میں کتاب پیسٹنگ کے مرحلہ میں چلی گئی۔ پیسٹنگ مکمل ہوئی تو رفقاء نے حضرت شہیدؒ کو اطلاع دی کہ چند صفحات خالی رہ گئے ہیں اگر آنجناب گوہر شاہی کے نظریات و افکار سے متعلق کچھ لکھدیں تو موضوع کی مناسبت سے اسے بھی کتاب میں شامل کر دیا جائے اور یوں دور حاضر کے تقریباً تمام متجددین سے متعلق قارئین کو مواد یکجا مل جائے گا۔ حضرتؒ نے اس تجویز کو پسند فرمایا اور راقم الحروف کو حکم فرمایا کہ گوہر شاہی کے لٹریچر سے اس کی قابل اعتراض تحریروں، تقریروں اور اقوال و اعتقادات کو جمع کر کے مجھے دیا جائے تاکہ اس پر مناسب تبصرہ کر کے کتاب کا حصہ بنایا جا سکے۔ حضرت کے ارشاد پر جب گوہر شاہی کے لٹریچر کا مطالعہ شروع کیا، تو اچھا

www.Alehaq.com

خاصا مواد اکٹھا ہو گیا، اب اگر اس پورے مواد کو کتاب میں شامل کیا جاتا تو کتاب کی غیر معمولی ضخامت اور اس کی اشاعت میں تاخیر کا اندیشہ تھا۔ جب حضرت شہیدؒ کی خدمت میں یہ پورا مواد پیش کیا گیا تو حضرتؒ نے ارشاد فرمایا کہ اسے مستقل کتاب کی شکل دے کر الگ شائع کیا جائے۔ چنانچہ حضرتؒ کے ارشاد، راہ نمائی اور سرپرستی میں اس پر کام شروع کر دیا گیا۔

بدھ ۱۲ر صفر کو تقریباً مسودہ کی تبییض سے فارغ ہو کر راقم الحروف نے گوہر شاہی کی تحریروں اور اس کے نظریات و عقائد پر مبنی ایک سوال نامہ مرتب کر کے حضرتؒ کی خدمت میں جواب کے لئے پیش کیا تو حضرتؒ نے اسے بے حد پسند فرمایا، اس کا نہایت مختصر اور جامع جواب لکھتے ہوئے واضح کیا کہ گوہر شاہی کافر و مرتد اور ضال و مضل ہے۔

اگلے ہی دن ۱۳ر صفر ۱۴۲۱ھ صبح دس بجے حضرت، شہادت کی خلعت فاخرہ سے سرفراز ہو کر راہی جنت ہو گئے، ہمیں اور پوری امت مسلمہ کو یتیم و بے سہارا چھوڑ کر چلے گئے۔ آج حضرت کی شہادت کے ۳ ماہ بعد یہ کتاب قارئین کی خدمت میں پیش کرتے ہوئے ایک گونا خوشی اور مسرت کا احساس بھی ہے کہ بحمد اللہ حضرتؒ کی تحریک، تجویز اور خواہش و آرزو کی تکمیل ہو گئی ہے۔ دوسری طرف یہ احساس محرومی اور صدمہ بھی ہے کہ اگر حضرت اقدسؒ اس کتاب کو موجودہ شکل میں دیکھتے تو بلا شبہ ان کا دل ٹھنڈا ہوتا، ڈھیروں دعاؤں سے نوازتے، اور بارگاہ الٰہی میں اس کی مقبولیت کی دعائیں فرماتے۔ لیکن :

اے بسا آرزو کہ خاک شدہ

میں اس کوشش کو حضرت اقدس شہیدؒ کے نام معنون کرتا ہوں اور دعا

کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس کا ثواب میرے حضرت اقدسؒ کی روح کو پہنچائیں۔ نیز دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اسے اپنی بارگاہ عالی میں قبول فرما کر فتنہ گوہر شاہی سے متأثر افراد کی ہدایت ورہنمائی اور غور و فکر کا ذریعہ بنائے۔ آمین

آخر میں حضرات علمائے کرام اور تمام مسلمانوں کی خدمت میں درخواست ہے کہ اگر اس میں کوئی خوبی دیکھیں تو اسے اللہ تعالیٰ کی عنایت اور میرے حضرت شہیدؒ کی توجہات اور دعاؤں کا ثمرہ سمجھیں، اور اگر اس میں کوئی غلطی اور کوتاہی نظر آئے تو اسے میری کور مغزی اور جہالت پر محمول کرتے ہوئے اس کی نشاندہی فرمادیں تاکہ آئندہ اشاعت میں اس کی اصلاح کی جاسکے۔ واللہ الہادی وھو یھدی السبیل۔

خاکپائے شہید ناموس رسالتؒ

سعید احمد جلال پوری

Www.Ahlehaq.Com

Www.Ahlehaq.Com

فہرست

مقدمہ.................. 15

باب اول

حالات اور خاندانی پس منظر.......... ۲۱

وجہ تسمیہ ڈھوک گوہر علی شاہ.............. ۲۲

"روحانی سفر"........................ ۲۳

گوہر شاہی کی دجالی گدھے پر سواری............ ۲۴

نہ نماز، نہ روزہ........................ ۲۶

باطنی لشکر کی تیاری...................... ۲۷

گوہر شاہی کے پیٹ میں کتا.................. ۲۸

انجمن سرفروشانِ اسلام کی بنیاد................ ۳۰

گوہر شاہی کا کردار...................... ۳۳

مستانی کے ساتھ شب باشی.................. ۳۶

مستانی کا عشق........................ ۳۸

مستانی کی یاد........................ ؍؍

غیر محارم سے جسم دبوانا.................. ۳۹

میں چلّہ میں ہوں ورنہ!!................... ؍؍

Www.Ahlehaq.Com

اظہار حقیقت.......... ۴۰
گوہر شاہی اور امریکی امداد.......... ۴۱

باب دوم

گوہر شاہی کے کفریہ عقائد.......... ۴۳

قول و عمل اور تحریر و تقریر کا تضاد.......... ۴۴
گوہر شاہی مأمور من اللہ.......... ۴۵
اللہ تعالیٰ کی شان میں گستاخی.......... ۴۷
اللہ تعالیٰ کو لاعلم کہنا.......... ″
خالق کائنات مجبور!.......... ۴۸
اللہ تعالیٰ خواجہ کے روپ میں.......... ″
اللہ کے ہاتھ میں حضرت علیؓ کی انگوٹھی.......... ۴۹
کلمہ اسلام کے بغیر اللہ تک رسائی.......... ″
نجات کے لئے ایمان کی ضرورت نہیں.......... ۵۱
شریعت محمدی اور شریعت احمدی.......... ۵۲
شرعی قوانین طریقت پر لاگو نہیں ہوتے.......... ۵۳
طریقت کی آڑ میں شریعت کا انکار.......... ۵۴
شریعت نہیں عشق کا راستہ.......... ۵۵
شریعت، طریقت لازم وملزوم.......... ۵۶

Www.Ahlehaq.Com

نماز، روزہ میں روحانیت نہیں.................. ۵۷

گوہر شاہی اور تحریف قرآن.................. ۵۸

قرآن کے دس پارے اور ہیں.................. ۵۹

ظاہری اور باطنی قرآن میں تضاد.................. ″

اللہ کا ذکر وقت کا ضیاع ہے.................. ۶۱

نماز پڑھنا گناہ ہے.................. ″

کھانے پینے سے روزہ نہیں ٹوٹتا.................. ″

تو کعبہ کی طرف نہ جا، کعبہ تیری طرف آئے.................. ۶۲

زکوٰۃ ساڑھے ستانوے فیصد ہے.................. ۶۳

حضرات انبیاءؑ کرام کی توہین.................. ۶۴

حضرت آدمؑ کی گستاخی.................. ″

حضرت آدمؑ کی توہین.................. ″

حضرت آدمؑ کی توہین کی ایک مثال.................. ۶۵

حضرت موسیٰؑ کی توہین.................. ″

حضرات انبیاءؑ و اولیاءؒ کی توہین.................. ۶۶

بیت اللہ کی توہین.................. ۶۸

بیت اللہ میں ایک لاکھ نماز کا ثواب ہر حاجی کو نہیں ملتا.................. ۶۹

گوہر شاہی کا ہادی پیشاب میں.................. ۷۰

مرزائیت کے اثرات.................. ″

شیطان کا اثر.................. ۷۱

www.Ahlehaq.com

شیطان کی تعریف اور انسانوں کی مذمت ۷۲
داخلی امتی کو بہشت میں سزا ملے گی ۷۳
ناپاک اشیأ اور موسیقی .... ؍
ڈانس کرنا اور چرس پلانا جائز ہے ۷۴
شراب پیو جہنم میں نہیں جاؤ گے ۷۵
منکر و نکیر گرفتار .... ؍
حجر اسود پر گوہر شاہی کی تصویر ۷۶
حج موقوف ہو گیا ۷۸
چاند، سورج اور حجر اسود پر شبیہ منجانب اللہ ہے ۷۹
ہماری چاند کی تصویر کو جھٹلانا اللہ کی نشانی کو جھٹلانا ہے ۸۰
گوہر شاہی کی حجر اسود پر شبیہ کا ڈرامہ ۸۱
گوہر شاہی مہدی ۸۳
ہمارے عقیدت مند ہمیں امام مہدی سمجھتے ہیں ۸۴
دعوئ مہدیت سے سزا کا خوف ۸۵
جھوٹے مہدی کو سزا کا خوف .... ؍
جعلی مہدی کا ہندوانہ نظریۂ حلول ۹۰
گوہر شاہی منصب نبوت پر ۹۳
حضرت عیسیٰؑ ظاہر ہو چکے ہیں ۹۵
حضرت عیسیٰؑ سے ملاقات کا دعویٰ .... ؍
گوہر شاہی کالکی اوتار؟ ۹۷

Www.Ahlehaq.Com

گوہر شاہی منصب معراج پر ۱۰۰
خدائی کے منصب پر ۱۰۱
کفر کی تلقین ۱۰۲
گوہر شاہی کا مردوں کو زندہ کرنا ۱۰۳
گوہر شاہی اور یہودیت و عیسائیت کی تبلیغ ....

باب سوم

گوہر شاہی کے کفر وارتداد پر علماء امت کے فتاویٰ ۱۰۷
حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ کا پہلا فتویٰ ۱۰۸
دارالافتاء ختم نبوت کا فتویٰ ۱۱۰
حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ کا آخری فتویٰ ۱۱۳
جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کا فتویٰ ۱۱۹
جامعہ فاروقیہ کراچی کا فتویٰ ۱۲۳
دارالعلوم کراچی کا فتویٰ ۱۲۵
دارالعلوم امجدیہ کراچی کا فتویٰ ۱۴۶
دارالعلوم قادریہ سبحانیہ کراچی کا فتویٰ ۱۴۸
دارالعلوم ضیاء القرآن مانسہرہ کا فتویٰ ۱۵۳
مدرسہ نظامیہ تجوڑی مروت، ضلع بنوں کا فتویٰ ۱۵۴
دارالعلوم انجمن تعلیم الاسلام جہلم کا فتویٰ ۱۵۵
جامعہ رضویہ مظہر الاسلام فیصل آباد کا فتویٰ ۱۵۷

Www.Ahlehaq.Com

مقدمہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ :

انگریز نے اپنے دور استبداد میں مسلمانوں کی وحدت کو پارہ پارہ کرنے کیلئے مختلف فتنے برپا کئے ، ان سب سے خطرناک اور بے حد تکلیف دہ جعلی نبوت اور جھوٹے نبی کا فتنہ تھا، انگریز نے امت مسلمہ سے جذبۂ جہاد ختم کرنے، منصب نبوت کی تخفیف وتوہین کرنے اور دین کے مسلمات کو ناقابل اعتبار بنانے کے لئے اپنے جدی پشتی غلام سے دعوئ نبوت کرواکر امت کو کرب میں مبتلا کردیا، ملت اسلامیہ اور ہندو پاک کے مسلمان اس انگریزی نبی کے انگریزی دین کا زہر ختم کرنے اور اسکے بدبودار لاشے کو دفن کرنے سے ابھی فارغ نہیں ہوئے تھے کہ اس کے گماشتوں نے پاکستان میں اس سے ملتا جلتا ایک اور فتنہ برپا کردیا، جس کے بانی ریاض احمد گوہر شاہی نے یک لخت پورے دین کی عمارت کو ڈھادینے کا اعلان کردیا، اس نے نماز ، روزہ، حج، زکوٰۃ اور دوسرے شعائر اسلام کا انکار کردیا۔ حد تو یہ ہے کہ اس نے نجات آخرت کے لئے دین وایمان اور اسلام کی ضرورت کا بھی انکار کردیا اس کے نزدیک ظاہر شریعت ، قرآن

وحدیث اور اس کے احکام کی کوئی حقیقت نہیں، اس کے ہاں قرآن کے موجودہ تیس پاروں کی چنداں اہمیت نہیں، بلکہ اس کے پاس مزید دس پاروں کا علم ہے، جس سے وہ اپنی ذات کو روشناس کراتا ہے، رات رات بھر چلہ گاہ میں مستانی سے ہم آغوش رہنے، بھنگ اور چرس پینے سے اس کی روحانیت میں کوئی خلل نہیں آتا بلکہ الٹا ترقی ہوتی ہے، اس کا کہنا ہے کہ نعوذ باللہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام امریکہ کے ایک ہوٹل میں اس سے ملنے آئے تھے۔ اگر سزا کا خوف نہ ہوتا تو شاید وہ نبی ہونے کا دعویٰ بھی کر دیتا۔

اس کا عقیدہ ہے کہ چاند اور سورج میں اس کی تصویر ہے اور یہ قدرت کی غیر معمولی نشانی ہے، جو اس کو نہیں مانتا وہ اللہ کی عظیم نشانیوں کا منکر ہے، اسی طرح اس کا دعویٰ ہے کہ حجر اسود پر اس کی شبیہ اور تصویر آگئی ہے۔ اور جو اس کی حجر اسود کی تصویر کو نہیں مانتا وہ بھی نشان الٰہی کا منکر ہے اور یہ تصویر اس کے مہدی ہونے کی علامت ہے۔ اس کا دعویٰ ہے کہ یہ تصویر آج کی نہیں بلکہ زمانۂ قدیم سے ہے، خود آنحضرت ﷺ نے بھی نعوذ باللہ حجر اسود کو اس لئے بوسہ دیا تھا کہ آپ ﷺ نے عالم ارواح کی شناسائی کی بنا پر مجھے پہچان لیا اور حجر اسود پر میری تصویر کو بوسہ دیا تھا۔ نعوذ باللہ۔

ریاض احمد گوہر شاہی نے اسلام کے مقابلہ میں ایک نیا دین اور مذہب وضع کر کے اپنے آپ کو ایک نئے دین کے بانی کی حیثیت سے متعارف کرایا ہے۔ اس ملعون نے مسلمات دین میں سے ہر ایک پر اپنی تنقید کے تیز و تند نشتر چلائے ہیں۔

بہ نظر غائر دیکھا جائے تو معلوم ہو گا کہ گوہر شاہی کا فتنہ دراصل مسیلمۂ پنجاب غلام احمد قادیانی کے فتنہ کا تسلسل اور اس کا عکس معلوم ہوتا ہے، چنانچہ ان دونوں فتنوں کے بانیوں اور ان کے برپا کردہ فتنہ میں کافی حد تک مماثلت پائی جاتی ہے، مثلاً:

۱...... غلام احمد قادیانی پرائمری فیل تھا، اور دور حاضر کا شاتم رسول

Www.Ahlehaq.Com

میٹرک پاس ہے مگر دینی تعلیم سے دونوں کورے اور جاہل ہیں۔

۲...... انگریزی نبی سیالکوٹ کی عدالت کا کلرک تھا۔ تو گوہر شاہی کا پیشہ ویلڈنگ ہے۔

۳...... جعلی نبی کا باپ مرزا غلام مرتضٰی انگریز کا وفادار تھا۔ تو جعلی مہدی کا ابا حضور فضل حسین انگریزی دور کی سرکار کا وفادار ملازم رہا ہے۔

۴...... انگریزی نبی رات بھر کمرۂ خاص میں نامحرم خادمہ بھانو سے پاؤں دبواتا تھا۔ تو امریکی مہدی رات رات بھر مستانی سے ہم آغوش رہتا ہے۔

۵...... پنجابی نبی کے فرشتے "ٹی چی ٹی چی" صاحب تھے، تو کشمیری مہدی کا پیرو مرشد شیطان ہے جو گاہ بگاہ اس کے پیشاب میں اسے نظر آتا ہے۔

۶...... ہندی مدعی نبوت نے اپنی قوم اور برادری کا نام بدل کر اپنے آپ کو مغل برلاس لکھا، تو مہدیٔ پاکستان نے بھی اپنی مغل برادری کو خیرباد کہہ کر اپنے آپ کو "سید" باور کرایا۔

۷...... انگریزی نبی ٹانک وائن (انگریزی شراب) پیتا تھا، تو اس کا پرتو انگریزی مہدی بھنگ اور چرس سے شوق کرتا ہے۔

۸...... انگریزی نبی نے شروع شروع میں مسلمانوں کی ہمدردیاں حاصل کرنے کے لئے اپنے آپ کو مبلغ اسلام ظاہر کیا، تو اس کے فرزند ناہموار گوہر شاہی نے بھی شروع شروع میں تعویذات و عملیات کے ذریعہ مسلمانوں کا قرب حاصل کیا۔

Www.Ahlehaq.com

9...... انگریزی نبی بے مرشد تھا، تو انگریزی مہدی بھی بے مرشد ہے۔

۱۰...... انگریزی نبی اپنے آپ کو تمام مذاہب کا اوتار بتاتا تھا، تو اس کا ظل و بروز امریکی گماشتہ بھی مذہب کی قید سے آزاد اپنے آپ کو تمام مذاہب کا راہ نما سمجھتا ہے۔

۱۱...... مسیلمۂ ہند اپنے آپ کو دینی اعتبار سے ان پڑھ کہتا تھا، تو اس کا روحانی بیٹا بھی ان پڑھ ہے۔

۱۲...... انگریز کا خود کاشتہ پودا نہایت بزدل تھا، تو اس کا نقش دوم بھی ”جرأت و بہادری“ میں اس سے کم نہیں۔

۱۳...... غلام احمد قادیانی کے فتنہ کی داغ بیل انگریز بہادر نے ڈالی، تو امریکی مہدی کو امریکہ بہادر کی تائید و تعاون حاصل ہے۔

۱۴...... انگریزی نبی کی اولاد نے بھاگ کر انگلینڈ میں پناہ حاصل کی ہے، تو امریکی مہدی نے بھی امریکہ جا کر سکون کا سانس لیا۔

۱۵...... انگریزی نبی عاشق مزاج تھا، تو کشمیری مہدی بھی صنف نازک کا دلدادہ ہے۔

۱۶...... غلام احمد قادیانی قرآن کریم کی لفظی و معنوی تحریف کا مرتکب تھا، تو گوہر شاہی بھی اس میدان میں اس سے پیچھے نہیں۔

۱۷...... دجال قادیان اپنے آپ کو ملہم اور محدث کہتا تھا، تو دور حاضر کا دجال بھی اپنے ہر قول و فعل کو امر الٰہی کا نام دیتا ہے۔ (نعوذ باللہ)

۱۸...... مرزائے قادیان توہین انبیاؑ کا مرتکب تھا، تو گوہر شاہی بھی

Www.Ahlehaq.Com

حضرات انبیا کرام علیہم السلام کی توہین کا مرتکب ہے۔

۱۹......مرزا قادیانی گستاخ بارگاہ الٰہی تھا، تو گوہر شاہی ملعون بھی ذات باری کی شان میں گستاخی کا ارتکاب کرتا ہے۔

۲۰......مرزا غلام احمد قادیانی اپنے علاوہ پوری امت کی تجہیل و تفسیق اور تضلیل و تحمیق کرتا تھا، تو گوہر شاہی بھی پوری امت کو غلط کار اور گمراہ باور کراتا ہے۔

یہ بطور نمونہ وہ چند مماثلتیں ہیں جو دور حاضر کے ان دجالوں میں پائی جاتی ہیں۔

اس ملعون نے بھولے بھالے اور سیدھے سادے مسلمانوں کو "روحانیت" کے نام پر، ہوس پرستوں کو عریانی اور فحاشی، اور زر پرستوں کو مال و دولت کا لالچ دے کر اپنے دام تزویر میں پھانسنے کا ایک مربوط و منظم جال بچھا رکھا ہے۔ جو لوگ ایک بار اس کے جال میں پھنس جاتے ہیں وہ اس کے جال سے باہر نہیں آسکتے۔ قادیانی اور باطنی تحریک کی طرح ان کا ایک جاسوسی نظام ہے۔ جس کے بارے میں ذرا سی بھی یہ بھنک پڑ جائے کہ وہ "تحریک" سے بدظن ہو رہا ہے اس کو نہایت رازداری سے راستہ سے ہٹا دیا جاتا ہے۔ کوٹری کے مرکز میں ایک خاتون کا قتل، پھر اسے طبعی موت قرار دینا، مقتولہ کے وارثوں کا گوہر شاہی کے خلاف ایف-آئی-آر درج کروانا اور اس مقدمہ سے گوہر شاہی کا صاف صاف بچ کر نکل جانا کسی سے پوشیدہ نہیں۔

گوہر شاہی کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں، اس کے اندرون و بیرون ملک اثر و نفوذ اور سیدھے سادے مسلمانوں کے دین و ایمان پر شب خون کے خطرات کے پیش نظر دین دار طبقہ خاصا فکر مند تھا۔ چنانچہ اہل دین کی جانب سے بار بار مطالبہ کیا گیا کہ اس

فتنہ کے بانی مبانی کی اصلیت و حقیقت، اس کی تحریک کا پس منظر، اس کے عقائد و نظریات اور اسکے عزائم کی روشنی میں علماء امت کی آراء کو کتابی شکل میں مرتب کر کے امت مسلمہ کی راہ نمائی کی جائے۔

متعدد بار نجی سوالوں اور خطوط کے جواب میں تو یہ لکھا اور بتلایا جا چکا ہے کہ یہ شخص ضال و مضل اور گمراہ ہے مگر یہ مطالبہ برابر جاری رہا کہ اس فتنہ کی تردید پر مستقل ایک مجموعہ آنا چاہیے، اس لئے مختصراً اس شخص کے حالات، اس کی شخصیت، خاندانی پس منظر، تحریک کی ابتداء، اسکا نام نہاد روحانی سفر، اس کے عقائد و نظریات، علماء امت کے فتاویٰ اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی جانب سے اس کے تعاقب کی روئیداد درج کی جاتی ہے۔ لہٰذا اس کتاب کو چار ابواب پر تقسیم کیا گیا ہے:

پہلا باب : حالات۔ خاندانی پس منظر اور تحریک کا قیام

دوسرا باب : عقائد و نظریات،

تیسرا باب : دیوبندی، بریلوی اور حرمین کے علماء کے فتاویٰ

چوتھا باب : عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی جانب سے اس کا تعاقب عدالتی کارروائی اور اس کے خلاف ہونے والے فیصلوں کی روئیداد۔

اللہ تعالیٰ امت مسلمہ کو اس فتنہ کے شر سے محفوظ رکھے، اور اس فتنہ کو نیست و نابود فرمائے آمین۔

واللہ الہادی وھو یھدی السبیل

سعید احمد جلال پوری

Www.Ahlehaq.Com

Www.Ahlehaq.Com

باب اول

حالات اور خاندانی پس منظر :

نام : ریاض احمد گوہر شاہی ولد فضل حسین مغل ، ڈھوک گوہر شاہ راولپنڈی۔ (اخبار سر فروش یکم تا ۱۵ دسمبر ۱۹۹۸ء)

ولادت : ۲۵ نومبر ۱۹۴۱ء ڈھوک گوہر شاہ راولپنڈی۔

تعلیم : گاؤں ڈھوک گوہر شاہ میں ہی مڈل تک پڑھا۔ پرائیویٹ میٹرک کی۔ اس کے بعد موٹر مکینک اور ویلڈنگ کا کام سیکھا۔ موٹر مکینک اور ویلڈر کی حیثیت سے اپنے گاؤں میں عملی زندگی کا آغاز کیا۔ (سر فروش یکم تا ۱۵ دسمبر ۱۹۹۸ء)

خاندانی پس منظر :

ریاض احمد گوہر شاہی ، بابا گوہر علی شاہ کی پانچویں پشت سے ہے ، یہ اپنے آپ کو سید کہتا ہے ، مگر اصلاً یہ مغل ہے۔ باپ سرکاری ملازم تھا۔

گوہر علی شاہ سری نگر کشمیر کا رہائشی تھا۔ کشمیر میں اس پر قتل کا الزام تھا۔ انگریز حکومت نے قتل کے جرم میں گرفتار کرنا چاہا، وہ جان بچانے اور گرفتاری سے بچنے کیلئے کشمیر سے راولپنڈی آگیا۔ مگر ریاض احمد گوہر شاہی کہتا ہے کہ اس کا بابا (گوہر علی شاہ) کشمیر سے اس لئے بھاگا تھا کہ ایک دفعہ کچھ ہندوؤں نے ایک مسلمان لڑکی اغوا کرلی تو اس نے سات ہندو مار دیئے۔

بہر حال گوہر علی شاہ کشمیر سے بھاگ کر راولپنڈی میں نالہ لئی کے پاس رہائش پذیر رہا۔ جب یہاں پر پولیس کا خطرہ ہوا تو فقیری کا روپ دھارا اور فقیر بن کر تحصیل گوجر خان کے ایک جنگل میں ڈیرہ لگایا۔ ضعیف الاعتقاد لوگوں نے جب اس آدمی کو اتنے عرصہ سے اس جنگل میں ڈیرہ لگائے بیٹھے دیکھا تو اس کو پیر فقیر سمجھ کر اس کے پاس آنے جانے لگے۔ اب گوہر علی شاہ نے لوگوں پر اپنی جھوٹی فقیری کا ایسا جادو کیا کہ لوگ اس کے مرید بن گئے، اور عقیدت میں آکر اس جنگل کا رقبہ جو ان کی ملکیت تھا اس کو نذرانہ میں پیش کر دیا۔ اب یہ خاموشی سے اس جنگل پر قابض ہو گیا۔

وجۂ تسمیہ ڈھوک گوہر علی شاہ:

اب اسی جنگل کے رقبے پر ایک نئی بستی آباد ہو گئی۔ گوہر علی شاہ کے نام کی مناسبت سے اس کو ڈھوک گوہر علی شاہ کہا جانے لگا۔

اپنی زندگی کے آخری ایام میں گوہر علی شاہ کسی بات پر ناراض ہو کر بکر منڈی راولپنڈی چلا گیا۔ اور وہیں اس کی وفات ہو گئی۔ مرنے کے بعد اس کے مریدین اس کو ڈھوک گوہر علی شاہ میں لائے اور دفن کر کے اس کا مزار بنا دیا۔ ادھر بکر منڈی میں جہاں گوہر علی شاہ پیر بن کر بیٹھا کرتا تھا۔ وہاں اس کے متعلقین نے گوہر علی شاہ کی گدڑی اور لاٹھی کو زمین میں دبا کر اس کا دربار بنا دیا۔ قصہ مختصر! اب گوہر علی شاہ کے

www.Ahlehaq.Com

دو مزار ہیں ایک گاؤں ڈھوک گوہر علی شاہ اور دوسرا بجر منڈی راولپنڈی۔ اس مذکورہ بالا عبارت کا اعتراف خود ریاض احمد گوہر شاہی نے بھی کیا ہے۔

(مینارۂ نور۔ ص: ۷ تا ۹۔ پندرہ روزہ صدائے سرفروش یکم دسمبر تا پندرہ دسمبر ۱۹۹۸ء)

"روحانی سفر":

گوہر علی شاہ تو فوت ہو گیا۔ لیکن اس کی پانچویں پشت سے ایک بیٹا ہوا، جس کا نام ریاض احمد رکھا گیا۔ دینی اعتبار سے جاہل اس نوجوان نے موٹر مکینک کی دوکان کھولی مگر غالباً یہ کاروبار نفع بخش ثابت نہ ہوا تو حصول روزگار کے لئے اس نے کوئی دوسرا دھندا اپنانے کا منصوبہ بنایا، سوچا ویسے تو پیسے کمانا مشکل ہے، کیوں نہ پیری مریدی کا دھندا شروع کیا جائے۔ چنانچہ اس نے مزاروں کے چکر شروع کر دیئے، اور ایک عرصہ تک وہ اس کے لئے سرگرداں رہا، جیسا کہ وہ خود لکھتا ہے:

> "جب سن بلوغت کو پہنچا تو فقیری کا شوق انتہا کو پہنچ چکا تھا، مگر سیرابی کسی طریقہ سے نہ ہو رہی تھی۔ ایک پولیس انسپکٹر سے بیعت ہو گیا، انہوں نے نماز پڑھنے کی تاکید کی اور تسبیح اللہ ہو پڑھنے کی بتائی۔ تقریباً ایک سال بعد نمازیں بھی ختم ہو گئیں۔ کچھ دنوں بعد نواب شاہ سے ایک رشتہ دار آگئے ...... انہوں نے کہا تو جام داتار کے دربار چلا جا...... میں جام داتار کے دربار پہنچا، جمعرات کا دن تھا، رقاصائیں سندھی میں کچھ پڑھ رہی تھیں۔ سب زائرین بچے، جوان، بوڑھے ان کی طرف متوجہ تھے۔ (وہاں بھی کچھ نہ بنا)" (روحانی سفر۔ ص: ۴ تا ۷ باختصار)

گوہر شاہی چوبیس سال کی عمر میں اپنے منصوبہ کو عملی جامہ پہنانے کے لئے سرگرم ہو گیا۔ اس کے لئے اس نے درباروں اور مزاروں کے چکر لگانے شروع کردیئے۔ کئی سال تک سہون شریف کے پہاڑوں اور لال باغ میں چلّے اور مجاہدے کا ڈرامہ بھی رچایا۔ مگر گوہر مراد حاصل نہ ہوا۔ (روحانی سفر ص : ۱۳ تا ۱۶)

اس مقصد کیلئے جام داتار اور بری امام کے دربار پر بھی رہا۔ نشہ بازوں اور چرسیوں کے پیچھے بھی دوڑ لگائی کہ کوئی پیر بننے کا طریقہ بتلادے مگر کامیابی حاصل نہ ہو سکی، کئی لوگوں سے بیعت کی اور توڑ دی۔ اب ریاض احمد گوہر شاہی خود بہ خود ولی بننے کے منصوبہ پر عمل درآمد کرنے کا سوچنے لگا۔ جیسا کہ وہ لکھتا ہے :

> ”میں نے اپنی ناکامی کا اشارہ پا کر بھی واپس لوٹنا چاہا لیکن سوچا مرشد تو ابو بکر حواری کا بھی نہ تھا! وہ کیسے کامیاب ہوئے ؟ جب گھر سے نکل پڑا ہوں پوری قسمت آزمالوں...... عجب مستی ہے۔ سمجھتا ہوں کہ فقیر بن گیا۔ آزمائش کے لئے چڑیوں کو حکم دیتا ہوں۔ ادھر آؤ۔ وہ نہیں آتیں۔ پھر کہتا ہوں کہ اچھا مر جاؤ۔ وہ نہیں مرتیں۔ پھر سمجھتا ہوں کہ ابھی فقر ادھورا ہے......“
>
> (روحانی سفر۔ ص : ۷)

ریاض احمد گوہر شاہی کی دجالی گدھے پر سواری :

پیری مریدی کے شوق میں گوہر شاہی نے کیا کیا پاپڑ بیلے ؟ اور شیطان ملعون نے اسے کس کس طرح نچایا؟ ملاحظہ ہو :

"آج عصر کی نماز کے بعد جب سفر شروع ہوا تو ایک گدھا میرے بائیں جانب میرے ساتھ ساتھ چلنے لگا۔ میں نے اسے نظر انداز کر دیا کہ خود ہی تھک کر الگ ہو جائے گا۔ لیکن جب سے وہ ساتھ لگا خیالات بدلنا شروع ہو گئے کہ رات آنے والی ہے۔ جنگل میں پتہ نہیں کیسے کیسے درندے ہوں گے، ابھی تیرا حکم چڑیاں بھی نہیں مانتیں تو ان درندوں سے کیا نپٹے گا۔ وہ تجھے کھا جائیں گے اور تو دھوبی کے کتے کی طرح نہ دین کا نہ دنیا کا، اسی طرح مارا جائے گا۔ بڑی مشکلات سے ان خیالات پر قابو پاتا ہوں، پھر ایک شعر کانوں میں گونجتا ہے:

درد دل کے واسطے پیدا کیا انسان کو
ورنہ طاعت کیلئے کچھ کم نہ تھے کروبیاں

اب شعر کے بارے میں بار بار سوچتا ہوں۔ اتنے میں میری نظر گدھے پر جا پڑی وہ مجھے دیکھ کر ہنستا ہے۔ میں پریشان سا ہو گیا کہ یہ کیسا گدھا ہے جو ہنس رہا ہے؟ اب وہ مجھے آنکھوں سے اشارہ کرتا ہے اور آواز بھی آتی ہے کہ میرے اوپر سوار ہو جاؤ، میں ہٹتا ہوں اور بچتا ہوں۔ پھر گدھے کے ہونٹ ہلتے ہیں، جیسے کچھ پڑھ رہا ہو، جوں جوں اس کے ہونٹ ہلتے گئے میں اس کی طرف کھنچتا گیا اور آخر خود بہ خود اس کے اوپر سوار ہو گیا۔ وہ گدھا تھوڑی دیر بھاگا اور پھر ہوا میں اڑنے لگا۔ میں نے باقاعدہ راوی، چناب

کے دریا عبور کرتے دیکھا، اپنے گاؤں کے اوپر بھی پرواز کی۔ یعنی اس گدھے نے پورے پاکستان کی سیر کرادی اور پھر مجھے وہیں اتارا جہاں سے اٹھایا تھا۔ اب فقیری کے سب نشے ہرن ہو چکے تھے۔ اپنی حالت اور حماقت پر غصہ آرہا تھا۔ میں جلد اپنے وطن پہنچ کر دنیا کے عیش چکھنا چاہتا تھا۔ میں جلدی جلدی قدموں سے جام داتار کے دربار کی طرف رات دن سفر کر کے پہنچا۔ میرے بہنوئی میری تلاش میں وہاں پہنچ چکے تھے۔ مجھے اس حالت میں دیکھا تو پوچھا۔ کیا ارادہ ہے؟ میں نے کہا بس منزل پالی ہے، اب واپس چلتے ہیں۔" (روحانی سفر۔ ص: ۷۔۸)

نہ نماز، نہ روزہ:

الغرض گوہر شاہی شیطانی چکر میں پھنس گیا، نماز روزہ چھوٹ گئے، دین اور اہل دین سے نفرت ہوگئی، جھوٹ فراڈ شعار بن گیا، سینماؤں اور تھیٹروں میں رات دن کٹنے لگے۔ گویا بیس سال کی عمر سے ہی وہ پکا بے دین ہو گیا، چنانچہ وہ لکھتا ہے:

"اس دن کے بعد یعنی بیس سال کی عمر سے تیس سال کی عمر تک اسی گدھے کا اثر رہا۔ نماز وغیرہ سب ختم ہو گئی۔ جمعہ کی نماز بھی ادا نہ ہو سکتی۔ پیروں فقیروں اور عالموں سے چڑ ہو گئی اور اکثر محفلوں میں ان پر طنز کرتا۔ شادی کرلی تین بچے ہو گئے اور کاروبار میں مصروف ہو گیا۔ زندگی کا مطلب یہی سمجھا کہ تھوڑے دن کی زندگی ہے عیش کرلو۔ فالتو وقت سینماؤں اور

Www.Ahlehaq.Com

تھیٹروں میں گزارتا۔ روپیہ اکٹھا کرنے کیلئے حلال و حرام کی تمیز بھی جاتی رہی۔ کاروبار میں بے ایمانی، فراڈ اور جھوٹ شعار بن گیا یہی سمجھئے کہ نفس امارہ کی قید میں زندگی کٹنے لگی۔ سوسائٹیوں کی وجہ سے...... مرزائیت کا اثر ہو گیا۔" (روحانی سفر۔ ص ۸:۔۹)

باطنی لشکر کی سالاری:

اس کے برعکس گوہر شاہی کی زیر طبع مگر ضبط شدہ کتاب "دین الٰہی" میں اس کا مرید یونس الگوہر اپنے پیر کے اس حقیقت پسندانہ اعتراف کے تاثر کو زائل کرنے کے لئے اپنے پیر کی تردید کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ ۲۵ سال کی عمر میں جسہ گوہر شاہی کو باطنی لشکر کے سالار کی حیثیت سے نوازا گیا۔ ان دونوں تصریحات میں صحیح کیا ہے؟ اور جھوٹ کیا؟ قارئین خود فیصلہ فرمائیں۔ چنانچہ گوہر شاہی کا مرید لکھتا ہے:

"۱۹ سال کی عمر میں جسہ توفیق الٰہی آپ کے ساتھ لگا دیا گیا تھا جو ایک سال رہا اور اس کے اثر سے کپڑے پھاڑ کر صرف ایک دھوتی میں جام داتار کے جنگل میں چلے گئے تھے۔ جسہ توفیق الٰہی عارضی طور پر ملا تھا، جو کہ ۱۴ سال غائب رہا، اور پھر ۱۹۷۵ء میں دوبارہ سہون شریف کے جنگل میں لانے کا سبب یہی جسہ توفیق الٰہی ہی تھا۔

۲۵ سال کی عمر میں جسہ گوہر شاہی کو باطنی لشکر کے سالار کی حیثیت سے نوازا گیا، جس کی وجہ سے ابلیسی لشکر اور دنیاوی شیطانوں کے شر سے محفوظ رہے۔ جسہ توفیق الٰہی اور

طفل نوری، ارواح، ملائکہ اور لطائف سے بھی اعلیٰ (Special) مخلوقیں ہیں، ان کا تعلق ملائکہ کی طرح براہ راست رب سے ہے، اور ان کا مقام، مقام احدیت ہے۔

۳۵ سال کی عمر میں ۱۵ رمضان ۱۹۷۶ء کو ایک نطفۂ نور قلب میں داخل کیا گیا، پھر عرصے بعد تعلیم وتربیت کیلئے کئی مختلف مقامات پر بلایا گیا۔ ۱۵ رمضان ۱۹۸۵ میں جبکہ آپ اللہ کے حکم سے دنیاوی ڈیوٹی پر حیدر آباد مامور ہو چکے تھے، وہی نطفۂ نور طفل نوری کی حیثیت پا کر مکمل طور پر حوالے کر دیا گیا، جس کے ذریعے دربار رسالت میں تاج سلطانی پہنایا گیا۔ طفل نوری کا بارہ سال کے بعد مرتبہ عطا ہوتا ہے۔ لیکن آپ کو دنیاوی ڈیوٹی کی وجہ سے یہ مرتبہ ۹ سال میں ہی عطا ہو گیا۔"

(دین الٰہی۔ ص: ۸)

گوہر شاہی کے پیٹ میں کتا:

ہم نے شروع میں لکھا تھا کہ گوہر شاہی فتنہ بھی فتنۂ قادیانیت کا تسلسل ہے چنانچہ جس طرح مرزا غلام احمد قادیانی اپنے تئیں حمل کا اقرار کرتا ہے ٹھیک اسی طرح گوہر شاہی لکھتا ہے کہ اس کے پیٹ میں بھی ناف کی جگہ بچے کی طرح رونے کی آواز آتی ہے۔ لکھتا ہے:

"ایک دن ذکر کی ضربیں لگا رہا تھا دیکھا کہ ایک سیاہ رنگ کا موٹا تازہ کتا سانس کے ذریعے باہر نکلا اور بڑی تیزی سے

Www.Alhaqq.com

بھاگ کر دور پہاڑی پر بیٹھ کر مجھے گھورنے لگا اور جب ذکر کی مشق بند کی تو دوبارہ جسم میں داخل ہو گیا۔ اب دوران ذکر گاہے بگاہے میں اس کتے کو دیکھتا۔ کچھ عرصہ کے بعد میں نے دیکھا کہ وہ کافی کمزور ہو چکا تھا۔ ایک دن ایسا بھی آیا کہ وہ جسم سے نکلتا لیکن کمزور ہونے کی وجہ سے بھاگ نہ سکتا۔ اللہ ہو کی ضربوں سے اس طرح چیختا چلاتا جیسے اسے کوئی ڈنڈوں سے مار رہا ہو۔ اب کئی دنوں سے اس کا جسم سے نکلنا بند ہو گیا تھا لیکن دوران ذکر ناف کی جگہ بچے کی طرح رونے کی آواز آتی کہ ہائے میں مر گیا! ہائے میں جل گیا!۔ تقریباً تین سال بعد جہاں سے رونے کی آواز آتی تھی اب کلمہ کی آواز آنا شروع ہو گئی اور دن بدن یہ آواز بڑھتی گئی۔ ناف کی جگہ ہر وقت دھڑکن رہتی جیسے حاملہ کے پیٹ میں بچہ ہو۔ ایک دن ذکر میں مشغول تھا جسم سے پھر کوئی چیز باہر نکلی۔ دیکھا تو ایک بکرا میرے سامنے ذکر سے جھوم رہا تھا۔ کبھی وہ بکرا میرے جسم میں داخل ہو جاتا اور کبھی میرے ساتھ ساتھ رہتا۔

کچھ ماہ بعد اس بکرے کی شکل بدلنا شروع ہو گئی کبھی تو وہ مجھے بکرا دکھائی دیتا اور کبھی میری شکل بن جاتا۔ اب وہ میری شکل بن چکا تھا۔ فرق صرف آنکھوں میں تھا، اس کی آنکھیں گول اور بڑی تھیں، میرے ساتھ ذکر میں بیٹھتا، میرے ساتھ نماز پڑھتا اور کبھی کبھی مجھ سے باتیں بھی کرتا۔ اور ایک دن اس نے اپنا سر قدموں میں رکھ دیا اور کہا اے باہمت شخص! جانتا ہے میں

شاہ) کی طرح اب اس کے پیچھے بھی پولیس لگی ہوئی تھی۔ حالانکہ قرآن کہتا ہے کہ :

"اَلاَ اِنَّ اَوْلِیَاءَ اللّٰہِ لاَ خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلاَ ھُمْ یَحْزَنُوْن"

ادھر میڈیکل کے طلبہ کو گمراہ کرنے پر وہاں کے پرنسپل کو غصہ آیا۔ اس نے پیر کی جھونپڑی وغیرہ اکھڑوا ڈالی، پیر کو تو بہانہ چاہئے تھا، لہٰذا وہاں سے بھاگا اور سیدھا حیدرآباد سرے گھاٹ جا پہنچا۔ یہاں آتے ہی پیری مریدی کا دھندہ دوبارہ شروع کر دیا۔ اس سلسلہ میں گوہر شاہی لکھتا ہے :

"روحانی حکم ہوا کہ حیدرآباد واپس چلے جاؤ اور خلق خدا کو فیض پہنچاؤ۔ میں نے کہا اگر دنیا میں واپس کرنا ہے تو راولپنڈی بھیجدو۔ وہاں بھی خلق خدا ہے اور جب دنیا میں رہنا ہے تو پھر بال بچوں سے دوری کیا؟ حکم ہوا بال بچے یہیں منگوالینا۔ جواب میں کہا : ان کی معاش کے لئے نوکری کرنی پڑے گی۔ جب کہ میں اب دنیاوی دھندوں سے الگ تھلگ رہنا چاہتا ہوں۔ جواب آیا جو اللہ کے دین کی خدمت کرتے ہیں، اللہ ان کی مدد کرتا ہے، اور اللہ انہیں وہاں سے رزق پہنچاتا ہے جس کا انہیں گمان بھی نہیں ہوتا۔

جام شورو میں ٹیکسٹ بک بورڈ کے عقب میں جھونپڑی ڈال کر بیٹھ گئے اور ذکر قلبی اور آسیب وغیرہ کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ وہ لوگ جو سہون سے واقفیت رکھتے تھے آنا جانا شروع ہو گئے اور میری ضروریات کا وسیلہ بن گئے۔ اب یہاں بھی لوگوں کا تانتا بندھا رہتا۔ سکیورٹی پولیس پیچھے لگ گئی اور

چھپ چھپ کر حرکات کا جائزہ لیتی۔ حتیٰ کہ ایک کیمرہ بھی قریبی درخت پر فٹ ہو گیا۔ یونیورسٹی اور میڈیکل کے طلبہ آتے۔ ذکر و فکر کی باتیں سنتے۔ ان کو بھی ذکر کا شوق پیدا ہوا۔ پرنسپل کو پتہ چلا، جو دوسرے عقائد کا تھا۔ ان کو سختی سے منع کیا۔ لیکن وہ باز نہ آئے۔ اور ایک دن پرنسپل نے چوکیداروں کو حکم دیا: یا جھونپڑی اکھاڑ دو یا استعفیٰ دیدو۔ صبح کے وقت کچھ چوکیدار میرے پاس آئے اور کہا ہمیں جھونپڑی اکھاڑنے کا حکم ملا ہے۔ ہم نے کوئی مداخلت نہ کری اور جھونپڑی اکھاڑ کر سامان دور پھینک دیا۔

اب حیدر آباد سرے گھاٹ میں رہنے لگا۔ یہاں بھی لوگ آنا شروع ہو گئے۔ لوگ بڑی عقیدت سے ملتے۔ سوچا کیوں نہ ان سے دین کا کام لیا جائے۔ سب سے پہلے عمر رسیدہ بزرگوں سے ذکر قلب کی باتیں کریں۔ انہوں نے تسلیم کیا اور خوب تعریف بھی کری لیکن عمل کے لئے کوئی بھی تیار نہ ہوا۔ پھر سوچا علمائے دین سے مدد لی جائے۔ کئی عالموں سے ملا۔ یہ لوگ ظاہر ہی کو سب کچھ سمجھتے تھے۔ ان کے نزدیک ولایت بھی علم ظاہری میں تھی۔ بلکہ اکثر عامل قسم کے مولوی پیر فقیر بنے بیٹھے تھے۔ بہت کم عالموں نے علم باطن پر صرف گردن ہلائی، اکثر مخالفت پر اتر آئے۔ پھر ان عابدوں، زاہدوں سے بیزار ہو کر نوجوانوں کی طرف رخ کیا چونکہ انکے قلب ابھی محفوظ تھے۔

Www.Aiiehaq.Com

دلوں نے دل کی بات تسلیم کر لی، اور انہوں نے عملاً لبیک کہا۔ اور پھر وہ نسخۂ روحانیت بازاروں میں بکنا شروع ہو گیا۔ پھر وہ نکتۂ اسم ذات گلیوں محلوں اور مسجدوں میں گونجا۔ پھر لوگوں کے قلبوں میں گونجا۔ جب اس کے خریدار زیادہ ہو گئے تو نظام سنبھالنے کے لئے انجمن سر فروشان اسلام پاکستان کی بنیاد رکھی گئی۔"

(روحانی سفر۔ ص: ۳۸۔۳۹)

حیدر آباد سرے گھاٹ میں جب گوہر شاہی کی ارتدادی سرگرمیاں بڑھیں اور سیدھے سادے لوگ روحانیت کے نام پر اس کے پاس آنے لگے تو اس نے باقاعدہ اپنا مرکز بنانے کا منصوبہ بنایا، اس کے لئے اس نے کوٹری کی خورشید کالونی کو منتخب کیا، اور ۱۹۸۰ء سے باقاعدہ اپنی جماعت "انجمن سر فروشان اسلام" کا اعلان کیا خود اس کا سرپرست بن گیا اور اپنی جماعت کا شناختی نشان "دل" منتخب کیا۔

گوہر شاہی کا کردار:

گوہر شاہی اپنے تئیں روحانی بزرگ، مامور من اللہ، مہدی اور تمام انسانوں کا نجات دہندہ تصور کرتا ہے۔ مگر اس کا ذاتی کردار نہایت بھیانک اور قابل نفرت ہے۔ وہ مال و زر کا پجاری، عیش و عشرت کا دلدادہ اور شہرت کا بھوکا ہے۔ نشہ بازی، چرس اور بھنگ اس کے نزدیک حلال ہے، اور غیر محارم سے اختلاط اس کے مذہب کا خصوصی امتیاز ہے، بلکہ یہی وہ جال ہے جس کے ذریعہ وہ مسلمانوں کے دین و ایمان پر ڈاکہ ڈالتا ہے۔ وہ اولیأ اللہ سے لیکر حضرات انبیأ کرام اور ذات الٰہی کی گستاخی تک کا مرتکب ہے۔ اس کے نزدیک اسکی اپنی ذات اور اس کے خود ساختہ مذہب کے

Www.Ahlehaq.Com

علاوہ سب کچھ نا قابل اعتبار ہے۔ وہ قرآن کریم کی تحریف اور انکار حدیث سے بھی نہیں چوکتا۔ اسے علمائ سے نفرت ہے اور شریعت سے چڑ ہے۔

گوہر شاہی روحانیت کے نام پر بھنگ اور چرس پیتا رہا ہے۔ مگر اس کو سند جواز عطا کرنے کے لئے ایک طویل شیطانی چکر کا سہارا لیتا ہے؟ اور وہ بھنگ اور چرس کو حلال ثابت کرنے کے لئے کتنے اولیاء اللہ کی توہین و تذلیل کا ارتکاب کرتا ہے؟ ملاحظہ ہو:

"سہون شریف سے سیدھا مستانی کی جھونپڑی میں پہنچا اور لیٹ گیا۔ اتنے میں مستانی باادب کھڑی ہو گئی اور مجھے بھی کھڑے ہونے کا اشارہ کیا۔ میں بھی مستانی کی طرح باادب کھڑا ہو گیا، مستانی نے کہا قلندر پاک اور بھٹ شاہ والے آئے ہیں اور کہتے ہیں کہ ریاض کو آج گھر کی یاد ستارہی ہے، کافی کوشش کرتا ہے کہ بھول جاؤں مگر بھول نہیں پاتا۔ اس کو ایک گلاس بھنگ کا پلادو تاکہ ذہن سے سب خیال نکل جائیں۔ اس کے بعد مستانی نے جھک کر سلام کیا اور بیٹھ کر بھنگ کوٹنے لگی۔ اس کا خیال تھا کہ یہ اب ضرور بھنگ پیئے گا لیکن وہ بھنگ کوٹتی رہی اور میں چلہ گاہ کی طرف چل دیا۔ آج چلہ گاہ میں جب ذکر سے فارغ ہوا تو اونگھ آگئی۔ کیا دیکھتا ہوں ایک بزرگ سفید ریش چھوٹا قد میرے سامنے موجود ہے اور بڑے غصے سے کہہ رہا ہے کہ تو نے بھنگ کیوں نہیں پی؟ میں نے کہا شریعت میں حرام ہے۔ اس نے کہا شرع اور عشق میں فرق ہے۔ کوئی بھی نشہ جس سے فسق و فجور

پیدا ہو، بہن بیٹی کی تمیز نہ رہے، خلق خدا کو بھی آزار ہو۔ واقعی وہ حرام ہے اور جو نشہ اللہ کے عشق میں اضافہ کرے، یکسوئی قائم رہے، خلق خدا کو بھی کوئی تکلیف نہ ہو، وہ مباح بلکہ جائز ہے۔ پھر اس نے کہا قرآن مجید میں صرف شراب کے نشے کی ممانعت ہے۔ جو اس وقت عام تھی ۔ بھنگ چرس کا کہیں بھی ذکر نہیں ملتا، صرف علمائے نے اس کے نشے کو حرام کہا ہے۔ اگر بات صرف نشے کی ہے، تو پان میں بھی نشہ ہے، تمباکو میں بھی نشہ ہے، اناج میں بھی نشہ ہے، عورت میں بھی نشہ ہے، دولت میں بھی نشہ ۔ تو پھر سب نشے ترک کر دو۔ اب وہ بزرگ بھنگ کا گلاس پیش کرتے ہیں اور میں پی جاتا ہوں اور اس کو بے حد لذیذ پایا۔ سوچتا ہوں بھنگ کتنا ذائقہ دار شربت ہے۔ خواہ مخواہ ہمارے عالموں نے اسے حرام کہہ دیا، جب آنکھ کھلی تو سورج چڑھ چکا تھا، اب میرے پاؤں خود بخود مستانی کی جھونپڑی کی طرف جانے لگے۔ مستانی نے بڑی گرمجوشی سے مصافحہ کیا اور کہارات کو بھٹ شاہ والے آئے تھے اور تمہیں بھنگ پلا کر چلے گئے۔ تم نے ذائقہ تو چکھ لیا ہو گا یہی ہے شراب طہورا! مستانی نے کہا بھٹ شاہ والے حکم دے گئے ہیں اس کو روزانہ ایک گلاس الائچی ڈال کر پلایا کرو۔ میں سوچ رہا تھا پیوں ؟ یا نہ پیوں ؟ کچھ سمجھ میں نہیں آرہا تھا کیونکہ کچھ بزرگوں کے حالات کتابوں میں پڑھے تھے کہ ان کی ولایت مسلم تھی لیکن ان سے بظاہر کئی خلاف شریعت کام سرزد ہوئے

www.Ahlehaq.com

جیسا کہ سمن سرکار کا بھنگ پینا، لال شاہ کا نسوار اور چرس پینا۔ سدا سہاگن کا عورتوں سا لباس پہننا اور نماز نہ پڑھنا، امیر کلاں کا کبڈی کھیلنا، سعید خزاری کا کتوں کے ساتھ شکار کرنا، خضر علیہ السلام کا بچے کو قتل کرنا۔ قلندر پاک کا نماز نہ پڑھنا۔ داڑھی چھوٹی اور مونچھیں بڑی رکھنا۔ حتیٰ کہ رقص کرنا، رابعہ بصری کا طوائفہ بن کر بیٹھ جانا۔ شاہ عبدالعزیز کے زمانے میں ایک ولیہ کا ننگے تن گھومنا لیکن سخی سلطان باہو نے فرمایا تھا کہ بامرتبہ تصدیق اور نقالیہ زندیق ہے۔ مجھے بھی ماسوائے باطن کے ظاہر میں کچھ بھی تصدیق کا ثبوت نہ تھا خیال آتا کہ کہیں پی کر زندیق نہ ہو جاؤں۔ پھر خیال آتا کہ اگر بامرتبہ ہوا تو اس لذیذ نعمت سے محروم رہوں گا۔ آخر یہی فیصلہ کیا، تھوڑا سا چکھ لیتے ہیں اگر رات کی طرح لذیذ ہوا تو واقعی شراباً طہوراً ہی ہوگا۔"

(روحانی سفر۔ ص: ۳۳، ۳۴)

مستانی کے ساتھ شب باشی:

گوہر شاہی نام نہاد پیری اور چلہ کشی کے دوران کیا کچھ گل کھلاتے رہے، اس کی تفصیلات تو وہ خود ہی بہتر جانتے ہوں گے، البتہ غیر اختیاری طور پر جو کچھ ان کی زبان سے نکل گیا، ان میں سے ایک مستانی کا "دل ربا" قصہ بھی ہے۔ اس قصہ کو پڑھنے سے اندازہ ہوگا کہ موصوف کس قدر پاک دامن اور محرمات سے کنارہ کش رہے ہوں گے؟ لکھتے ہیں:

"...... بھاگا اور مستانی کی جھونپڑی میں چلا گیا۔ مستانی ایک بڑی سی ریلی اوڑھے سو رہی تھی، میں اس کی ریلی ہٹا کر اس کے قدموں کی طرف لیٹ گیا۔ وہ عورت شیرنی کی طرح میرے پیچھے بھاگی۔ جھونپڑی کی طرف بھی آئی مجھے کہیں نہ پا کر واپس چلی گئی اور اس واقعہ کے بعد دوبارہ کبھی بھی نظر نہ آئی۔ تقریباً آدھ گھنٹے بعد مستانی نے کروٹ بدلی اس کے پاؤں میرے سر کو لگے اور اٹھ کر بیٹھ گئی۔ میں نے کہا ڈرو نہیں، میں خود ہی ہوں۔ کہنے لگی آج رات کیسے آ گئے؟ میں نے کہا ویسے ہی۔ پھر پوچھا شاید سردی لگی۔ میں نے کہا پتہ نہیں۔ اس نے سمجھا شاید آج کی اداؤں سے مجھ پر قربان ہو گیا ہے اور میرے قریب ہو کر لیٹ گئی اور پھر سینے سے چمٹ گئی۔ ایک آفت سے بچا دوسری میں خود پھنسا۔ میں نے ہٹنے کی کوشش کی ایسا لگا جسم میں جان ہی نہیں، چپ چاپ لیٹا سوچتا رہا فقر کیلئے دنیا چھوڑی۔ لذات دنیا چھوڑے، اپنی خوبرو بیوی چھوڑی، جنگل میں ڈیرا لگایا لیکن شیطان یہاں بھی پہنچ گیا۔ اب اللہ تعالیٰ ہی حامی و ناصر ہے کچھ دیر بعد صبح کی اذان ہوئی، جسم کو زبردست جھٹکا لگا جیسے کسی نے بٹھا دیا ہو، اس کرنٹ کو مستانی نے بھی محسوس کیا اور اس جھٹکے کے ساتھ مستانی کے ہاتھ بھی سینے سے ہٹ گئے اور میں چلہ گاہ میں چلا گیا۔" (روحانی سفر۔ ص: ۳۰،۳۱)

Www.Ahlehaq.Com

مستانی کا عشق :

”......اس واقعے کے بعد میں اور مستانی پہلے سے بھی زیادہ قریب ہو گئے...... کبھی آنکھوں میں عجیب سی مستی چھا جاتی پھر مختلف اداؤں سے باتیں کرتی۔ سیاہ چہرے کو آٹے سے سفید کرتی، لڑکیوں کی طرح اتراتی جبکہ اس کی عمر پچاس سال کے لگ بھگ تھی۔ کبھی میرے ہاتھ کو پکڑ کر سینے سے لگاتی اور کبھی ناچنا شروع ہو جاتی......“ (روحانی سفر۔ ص: ۳۷)

مستانی کی یاد :

روحانی سفر کے پہلے اقتباس ”مستانی سے شب باشی“ سے اس غلط فہمی کا امکان تھا کہ شاید گوہر شاہی مجبوراً رات بھر اس کی ”ریلی“ میں اس سے ہم آغوش پڑے سوتے رہے ہوں گے، مگر درج ذیل اقتباس سے یہ غلط فہمی دور ہو جاتی ہے کہ موصوف کو مستانی سے ایک ”خاص“ تعلق تھا، جب ہی تو اس کی یاد ستا رہی ہے۔ لکھتے ہیں :

”آج لطیف آباد میں پھر مستانی کا خیال آیا اور چاہا کہ اس کو اپنے پاس رکھ لوں تاکہ اسے بھی راہ راست مل جائے۔ پھر خیال ہوا کہ ایسا نہ ہو کہ میری بیوی کو بھی موالن بنا دے اور خیال ترک کر دیا۔ لیکن تھوڑے دنوں کے بعد پھر اس کی یاد ستائی کہ اس نے کچھ دن خدمت کی ہے۔ اسے بھی کچھ نہ کچھ صلہ ملنا چاہئے۔ سہون شریف، بھٹ شریف، جئے شاہ نورانی سب

www.Ahlehaq.com

جگہ اس کا پتہ کیا مگر کہیں اس کا سراغ نہ ملا کیونکہ میں حلیہ سے اس کا پتہ کرتا؟ کچھ اسے مستانی اور کچھ لاہورتن کے نام سے پکارتے تھے۔" (روحانی سفر۔ص: ۴۴)

غیر محارم سے جسم دبوانا:

گوہر شاہی عیاری اور مکاری میں اپنے پیش رو غلام احمد قادیانی سے کسی طرح پیچھے نہیں، چنانچہ وہ اپنی فحاشی کو بزرگی باور کرانے کے لئے حقائق کو تصورات کا رنگ دیتا ہے کہ اگر کبھی اس کے غیر محارم سے اختلاط کا راز کھل جائے تو یہی سمجھا جائے کہ کوئی دوسری مخلوق ہوگی، جو اس سے فیض حاصل کرنے آتی ہوگی، چنانچہ وہ اپنے ایک ایسے ہی ڈھونگ کو بیان کرتے ہوئے لکھتا ہے:

"دوسری رات بھی وہ عورتیں آئیں جب قریب سے اترا کر گزر رہی تھیں تو آواز آئی۔ اس کو اللہ نے عزت دی ہے تم بھی اس کی تعظیم کرو اور اس آواز کے ساتھ وہ کمر تک جھک گئیں اور شرمندہ ہو کر چلی گئیں۔ جب کبھی دل پریشان ہوتا یا بچوں کی یاد ستاتی تو وہی عورتیں ایک دم ظاہر ہو جاتیں۔ دھمال کرتیں اور پھر کوئی نعت پڑھتیں اور وہ پریشانی کا لمحہ گزر جاتا اور کبھی جسم میں درد ہوتا تو وہ آکر دبا دیتیں جس سے مجھے سکون ملتا۔"

(روحانی سفر۔ص: ۱۶)

میں چلہ میں ہوں ورنہ!:

گوہر شاہی کو ایک نوجوان عورت نے اپنے پیٹ پر ہاتھ لگانے کی دعوت دی

www.Anjenaat.Com

تو موصوف نے اس دعوت گناہ سے بچنے کا جو عذر پیش کیا وہی بتلاتا ہے کہ اسے چلہ پورا کرنے کی مجبوری تھی ورنہ وہ اس خاتون کی خواہش پوری کر دیتا، چنانچہ وہ لکھتا ہے:

"ایک دوپہر کو میں چشموں کی طرف چلا گیا، راستے میں ایک نوجوان عورت لیٹی ہوئی تھی۔ اس نے مجھے بڑی عاجزی سے پکارا کہ سائیں بابا ادھر آؤ۔ میں اس کے قریب چلا گیا...... پھر کہنے لگی اچھا ہاتھ لگا کر دیکھو پیٹ میں بچہ ہے یا نہیں؟ میں نے کہا کسی عورت کو دکھانا، کہنے لگی اس وقت تم ہی سب کچھ ہو اور پھر بانہوں سے لپٹ گئی اس کی آنکھیں بلور کی طرح چمک رہی تھیں۔ اور میں بانہوں سے چھڑانے کی کوشش کرتا رہا لیکن گرفت سخت تھی، آخر میں نے عاجزی سے کہا اے محترمہ مجھے چھوڑ دے۔ میں اس وقت چلہ میں ہوں اور جلالی و جمالی پرہیز کی وجہ سے دنیا کو چھوڑے ہوئے ہوں۔ کہنے لگی مجھے اس سے کیا......"

(روحانی سفر۔ ص: ۳۱)

اظہار حقیقت:

گوہر شاہی کی شخصیت و کردار کے مطالعہ سے اندازہ ہوتا ہے کہ اس شخص کو حق و صداقت سے ضد اور راست گوئی سے خدا واسطے کا بیر ہے۔ شاید اس نے کبھی بھولے سے بھی سچ نہیں کہا ہوگا۔ لیکن ناانصافی ہو گی اگر اس کے پہلے اور آخری سچ، اور سچے اشعار کا تذکرہ نہ کیا جائے جس میں اس نے غیر شعوری طور پر اپنی شخصیت کا تعارف کرایا ہے۔ بلاشبہ اس کے اشعار اس کی "باکمال" شخصیت پر صدفی صد صادق

آتے ہیں۔ لکھتا ہے:

نہ دیکھی اوقات اپنی نہ دیکھا وہ خاکی جثہ
نہ سمجھی بات یہ بن گئے شباشب اولیاء

(تریاق قلب۔ ص: ۹۰)

اب سن قصہ شیطان کا ہے جو تجھ پہ غلبہ جما
روکتا ہے اس قلم کو بھی کہ میرا پردہ نہ اٹھا

کبھی تو آئے گا بن کے پیر تیرا یا فقیر کوئی
کہ تو ہے منظور نظر تجھے نمازوں سے کیا؟

کبھی کہے گا پی لے بھنگ ہے یہ شراب طہورا
دے کے عجیب و غریب چکر کرے گا تجھے گمراہ

(تریاق قلب۔ ص: ۸۹)

گوہر شاہی اور امریکی امداد:

گوہر شاہی اور اسکی ارتدادی تحریک کا پس منظر کیا ہے؟ کن مقاصد اور کن قوتوں کے اشارہ پر یہ تحریک وجود میں آئی ہے؟ اور اس کے لئے فنڈ کہاں سے آرہا ہے؟ اس کی پوری تفصیلات تو ابھی تک صیغہ راز میں ہیں، تاہم روزنامہ جنگ لندن ۷ر ستمبر ۱۹۹۹ء کے صفحہ ۵ کی اس خبر سے کسی قدر اس کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ ریاض احمد گوہر شاہی کو کن قوتوں کی سرپرستی اور مالی تعاون حاصل ہے:

Www.Ahlehaq.Com

"روحانی سفر اور مشن کی ترویج واشاعت کے لئے گوہر شاہی کو ایک بلین ڈالر سالانہ کی پیشکش :

گزشتہ سال گوہر شاہی کے خاص نمائندے مسٹر زاہد گلزار نے امریکہ کا دورہ کیا اور وہاں مختلف مذاہب میں گوہر شاہی کی تعلیم کا پرچار کیا، اکثر لوگوں کے قلوب اللہ اللہ کرنا شروع ہوگئے اور کئی لاعلاج مریض بھی شفایاب ہوئے۔ جن میں Mr.A.Rodrigues کے علاوہ ان کے دو اور ڈائریکٹرز بھی شامل تھے، باہمی مشورے کے بعد انہوں نے سہ رکنی وفد Mr.A.Rodrigues کی سربراہی میں گوہر شاہی سے ملاقات کے لئے آئرلینڈ بھیجا۔

سہ رکنی وفد نے حضرت گوہر شاہی سے ملاقات کی، ان سے اور ان کے روحانی مشن سے بے پناہ متاثر ہوئے۔ انہوں نے جناب گوہر شاہی کو مسیحا قرار دیا۔ اس سلسلے میں اللہ کی محبت کے اس مشن و تعلیم کو پوری دنیا میں مختلف ذرائع سے پھیلانے کی غرض سے، حضرت گوہر شاہی کو ایک بلین ڈالر سالانہ امداد کی پیشکش کی۔ عنقریب چند ہی دنوں میں یہ رقم حضرت گوہر شاہی کے حوالے کردی جائے گی۔"

(روزنامہ جنگ لندن ۷ ستمبر ۱۹۹۹ء)

Www.Alehaq.Com

Www.Ahlehaq.Com

Www.Ahlehaq.Com

باب دوم

گوہر شاہی کے کفریہ عقائد

جیسا کہ پہلے بتلایا گیا ہے کہ گوہر شاہی کی تحریک کے قیام کو تقریباً بیس سال کا عرصہ ہوا ہے، اس عرصہ میں اس نے بہت محدود پیمانہ اور محتاط انداز میں اپنا لٹریچر شائع کیا ہے۔ تاکہ کم سے کم اس پر گرفت کی جاسکے۔ زیادہ تر اس کے مریدین و متعلقین نے اس کے "مواعظ" و "ملفوظات" مرتب کر کے شائع کئے ہیں۔ اس کے باوجود اس کی انجمن کی طرف سے مطبوعہ لٹریچر میں درج ذیل چند کتابیں دستیاب ہیں:

روحانی سفر، روشناس، تریاق قلب (شعری مجموعہ)، تحفۃ المجالس (کئی حصے)، رہنمائے طریقت و اسرار حقیقت، مینارۂ نور، پندرہ روزہ صدائے سرفروش حیدر آباد، اور ایک نا تمام کتاب "دین الٰہی" جو حیدر آباد میں شائع ہو رہی تھی اور پولیس کے چھاپے کے دوران اس کے چند مطبوعہ فرمے پکڑے گئے تھے، اس کتاب پر مقام اجرا ناردرن آئر لینڈ کا پتہ درج ہے۔

Www.Ahlehaq.Com

ان کتابوں میں اس نے جس قدر زہر اگلا ہے ذیل میں ان کے چند اقتباسات نقل کر کے اس کے کفریہ عقائد کی نشاندہی کی جاتی ہے۔

قول و عمل اور تحریر و تقریر کا تضاد :

کہنے کو تو گوہر شاہی نے "انجمن" کے اغراض و مقاصد بیان کرتے ہوئے اپنے مطبوعہ لٹریچر کے آخری ٹائٹل پر لکھا ہے :

"اغراض و مقاصد"

"۱...... معاشرہ کی تمام برائیوں کو قرآن و حدیث اور روحانی تعلیمات کی روشنی میں دور کرنا۔

۲...... علم شریعت کے ساتھ ساتھ علم طریقت کی تعلیم کو فروغ دینا۔

۳...... نعت خوانی، ذکر و فکر، مراقبہ، مکاشفہ کے ذریعے نوجوانوں میں عشق اللہ و عشق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا کرنا۔

۴...... مسلک حقہ اہلسنت و جماعت کے عقائد کا تحفظ و فروغ دینا۔

۵...... لائبریریوں اور مدارس عربیہ کا قیام جس میں نوجوانوں کی صحیح تعلیم و تربیت کا بندوبست کرنا۔

۶...... اولیاء کاملین کی تصانیف کو منظر عام پر لانا اور وقت کی اہم ضرورت کے تحت رسل و رسائل شائع کرنا۔

Www.Ahlehaq.Com

۷...... مسجد در مسجد، کوچہ در کوچہ محافل میلاد اور تبلیغ ذکر و فکر کے ذریعے مسلمانوں کے ایمان تازہ کرنا۔

۸...... ہر گمراہ کن گروہ مثلاً منکرین قرآن و حدیث و گستاخان انبیاء کرام و اولیاء عظام سے جانی و مالی جہاد کرنا، اور اس میں مدد دینا۔

۹...... سفلی عاملوں، جاہل پیروں اور جعلی فقیروں سے (جن سے عوام پریشان ہوں) علمی و عملی جہاد کرنا۔

۱۰...... سلف صالحین اور اولیاء کاملین کے کارناموں اور انکی کرامات کو اجاگر کرنا۔

انجمن سرفروشان اسلام پاکستان رجسٹرڈ ۱۹۷۵ء"

مگر اس کی تقریر و تحریر اور قول و عمل سراسر اس کے منافی ہیں جیسا کہ اس کے عقائد و نظریات سے واضح ہوتا ہے کہ وہ ان میں سے کسی چیز کا بھی قائل نہیں۔ ایسے لوگوں پر یہ مقولہ صادق آتا ہے کہ: ہاتھی کے دانت دکھانے کے اور کھانے کے اور۔

گوہر شاہی مامور من اللہ:

ریاض احمد گوہر شاہی کے کفریہ عقائد کو ذکر کرنے سے پہلے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اسکی وضاحت کردی جائے کہ وہ اپنی تحریک کو کس قدر مقدس اور مامور من اللہ سمجھتا ہے، اور وہ اپنے ان کفریہ عقائد کو تحفظ فراہم کرنے کے لئے انہیں تائید

Www.Ahlehaq.Com

نبوی کا حامل بتلا کر نعوذباللہ تمام کفریہ عقائد کو حضور ﷺ کی طرف منسوب کرتا ہے۔ چنانچہ وہ لکھتا ہے:

"میری ظاہری تعلیم میٹرک ہے۔ اور میں نے باضابطہ کسی مدرسہ سے دینی تعلیم حاصل نہیں کی، البتہ روحانی تعلیم حضور پاک ﷺ سے حاصل کی ہے۔ اس وقت بھی حضور ﷺ ہی مجھے تعلیم دیتے ہیں۔ جتنا مجھے علم ہوتا ہے اور حکم ہوتا ہے بتادیتا ہوں یا تعلیم دیتا ہوں" (حق کی آواز، ص: ۴)

گوہر شاہی مزید لکھتا ہے:

"جب ہم اس مشن کو پھیلانے کے لئے آئے تو ہم نے حضور ﷺ سے عرض کی: یارسول اللہ! ہم نہ تو عالم ہیں، نہ مولوی، ہماری بات کون مانے گا؟ تو حضور ﷺ نے فرمایا: آپ جائیں ہم خود منوالیں گے۔ اور آج وہ منوا رہے ہیں۔"

(حق کی آواز، ص: ۳۲)

اسی طرح یہ ملعون دوسری جگہ کہتا ہے:

"انجمن سرفروشان کا روحانی مشن ہم نے اپنی مرضی سے شروع نہیں کیا بلکہ اس مشن کو اللہ تعالیٰ اور حضور ﷺ کی رضا حاصل ہے۔" (حق کی آواز، ص: ۴)

اسی کتاب کے دوسرے صفحہ پر ہے:

Www.Ahlehaq.Com

”ہمیں منجانب الٰہی حکم ہے کہ ہم حق بات کو لوگوں تک پہنچائیں۔“ (حق کی آواز، ص: ۵۵)

اس کتاب کے ایک اور صفحہ پر کہتا ہے:

”ہمیں نام و نمود کی کوئی ضرورت نہیں، ہم تو جنگل میں ہی رہنا پسند کرتے ہیں، لیکن اس کے حکم پر دوبارہ شہر کا رخ کیا۔ ہم جو کچھ کہتے ہیں منجانب اللہ کہتے ہیں۔“

(حق کی آواز، ص: ۲۹)

اللہ تعالیٰ کی شان میں گستاخی:

گوہر شاہی اللہ تعالیٰ کی صفت رؤیت کا انکار کرتے ہوئے لکھتا ہے:

”نماز میں ایک کڑی شرط ہے کہ ہم اللہ کو دیکھ رہے ہوں، یا اللہ ہم کو دیکھ رہا ہو۔ ظاہر ہے ہم اللہ کو نہیں دیکھ رہے اور اللہ بھی ہمیں نہیں دیکھتا، کیونکہ حدیث شریف میں ہے کہ:

ان اللہ لا ینظر الی صورکم ولا ینظر الی اعمالکم ولکن ینظر الی قلوبکم ونیاتکم۔“ (روشناس، ص: ۲۳، ۲۴)

اللہ تعالیٰ کو لاعلم کہنا:

گوہر شاہی کے نزدیک نعوذباللہ، اللہ تعالیٰ شہ رگ کے پاس ہوتے ہوئے

Www.Ahlehaq.Com

بھی اپنی مخلوق کے اعمال سے لاعلم ہیں، چنانچہ گوہر شاہی لکھتا ہے :

قریب ہے شاہ رگ کے اسے کچھ بھی پتہ نہیں
بیزار ہوئے محمدؐ کاش تو نے پایا وہ راستہ نہیں
(تریاق قلب، ص: ۱۸)

خالق کائنات مجبور! :

گوہر شاہی خود کو اگرچہ ہر قسم کی قانونی اور اخلاقی پابندیوں سے آزاد سمجھتا ہے، مگر اللہ تعالیٰ کو مجبور کہہ کر اس کی توہین کرتا ہے :

پہنچ نہ سکے گا ہرگز تو اس شاہراہ کے بغیر
کہ خدا بھی چلتا نہیں قانونِ خدا کے بغیر

اسی نقطے کی تلاش میں طالبوں کی عمر برباد ہوتی ہے
خدا کی قسم اسی نقطے سے مجبور خدا کی ذات ہوتی ہے
(تریاق قلب، ص: ۷)

اللہ تعالیٰ خواجہ کے روپ میں :

اللہ تعالیٰ کی شان یہ ہے کہ "لا تدرکہ الابصار" وہ کسی صورت و جسم کی قید سے ماوراء اور منزہ ہے مگر یہ بدبخت ذات باری کو خواجہ اور داتا گنج بخش کے روپ میں دکھلاتا ہے۔ اس ملعون کی شان الٰہی میں ہرزہ سرائی ملاحظہ ہو :

Www.Ahlehaq.Com

"اس قرآن سے پوچھا! اللہ کدھر ہے ؟ کہنے لگا بہت دور ہے، بس نمازیں روزہ پڑھتا رہ اس کا دیدار بڑا مشکل ہے، بہت ہی دور رہتا ہے، جب ان (دس) پاروں سے پوچھا وہ کہنے لگے اللہ اسی دنیا میں گھومتا رہتا ہے۔ کبھی خواجہ کے روپ میں اور کبھی داتا کے روپ میں وہ تو اس دنیا میں گھومتا رہتا ہے......"

(بحوالہ آڈیو کیسٹ خطاب نشتر پارک کراچی، جاری کردہ سرفروش پبلشر)

اللہ کے ہاتھ میں حضرت علیؓ کی انگوٹھی :

ذات الٰہی اور فخر کونین ﷺ پر افترا کی ایک مثال کہ نعوذباللہ، اللہ تعالیٰ زیورات کے محتاج ہو گئے ہیں، لکھتا ہے :

"...... حدیث میں ہے کہ میں نے خدا سے ہاتھ ملایا، ایک دوسری حدیث میں ہے کہ دیدار کے وقت حضور پاک نے خدا کے ہاتھ میں وہ انگوٹھی دیکھی جو انہوں نے حضرت علی کو دی تھی......" (یادگار لمحات، ص : ۲۴)

اس ملعون سے کوئی پوچھے یہ خانہ زاد حدیث اس نے کس ٹیکسال میں ڈھالی ہے ؟ ورنہ ذخیرہ حدیث میں کہاں ہے ؟ ذرا نشاندہی تو کی ہوتی ؟

کلمہ اسلام کے بغیر اللہ تک رسائی :

قرآن کریم اور احادیث مبارکہ میں ہے کہ تمام انبیاءِ کرام نے اپنی اپنی قوم اور امت کو دعوت دی کہ : "اللہ کو واحد لاشریک اور مجھے اللہ کا رسول مان لو، فلاح پا جاؤ گے"۔ مگر اس ملعون کے نزدیک فلاح و نجات آخرت کے لئے کلمہ اسلام کی بھی

ضرورت نہیں۔ لکھتا ہے:

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے اس قول کہ: ''مجھے حضور علیہ وسلم ﷺ سے دو علم عطا ہوئے ایک تمہیں بتادیا، دوسرا بتاؤں تو تم مجھے قتل کردو'' کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا کہ: دوسرا علم یہ تھا کہ اس وقت اگر ابو ہریرہ کسی سے یہ کہتے کہ تم شراب پیتے رہو، لیکن جہنم میں نہیں جاؤگے، اور یہ کہ تم بغیر کلمہ پڑھے بھی خدا تک پہنچ سکتے ہو تو لوگ اس بات پر انہیں قتل ہی کرڈالتے۔ سرکار نے فرمایا کہ اس وقت بدکار لوگوں کی تعداد بہت کم تھی اور جو تھے بھی تو خوف کی وجہ سے چھپے ہوئے تھے اس لئے دوسرا علم اس دور کے لئے نہیں تھا۔ اب چونکہ بدکار لوگ اکثریت میں ہیں لیکن چونکہ یہ بھی خدا کو پانا چاہتے ہیں اور اپنے گناہوں کا علاج چاہتے ہیں، دوسرا علم انہی بدکار لوگوں کے لئے تھا۔ اس لئے اب عام کردیا گیا ہے۔ یعنی وہ دوسرا علم جسے ابو ہریرہ نے اس وقت ضرورت نہ ہونے کی وجہ سے چھپایا تھا اس علم کی اس زمانے کو سخت ضرورت ہے۔ اس لئے خدا نے اسے عام کردیا ہے، اب بدکار لوگ بھی اس علم کے ذریعے اپنے گناہوں کی معافی، اور خدا تک رسائی حاصل کرسکتے ہیں۔''

(یادگار لمحات ص: ۹، ۱۰)

Www.Ahlehaq.Com

Www.Ahlehaq.Com

نجات کے لئے ایمان کی ضرورت نہیں :

نعوذباللہ، اللہ تعالیٰ کا بعثت انبیاء کا سلسلہ غلط، اور انکا نجات آخرت کے لئے ایمان کی دعوت دینا بے کار تھا۔ کیونکہ نجات آخرت کے لئے ایمان کی نہیں، محبت کی ضرورت ہے، چنانچہ گوہر شاہی ملعون کہتا ہے :

"......جس دل میں خدا کی محبت ہے وہ خواہ کسی مذہب میں ہے یا نہیں ہے وہ جہنم میں نہیں جاسکتا......"

(یادگار لمحات ص : ۲۸)

اللہ تعالیٰ نجات آخرت کے لئے اسلام کو ضروری قرار دیتے ہوئے قرآن کریم میں یہ اعلان فرماتے ہیں کہ :

" اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِی وَ رَضِیْتُ لَکُمُ الإِسْلاَمَ دِیْناً " (المائدہ : ۳)

ترجمہ :......"آج کے دن تمہارے لئے تمہارے دین کو میں نے کامل کر دیا۔ اور میں نے تم پر اپنا انعام تمام کر دیا اور میں نے اسلام کو تمہارے دین بننے کے لئے پسند کر لیا۔" (ترجمہ حضرت تھانویؒ)

" وَمَنْ یَّبْتَغِ غَیْرَ الإِسْلاَمِ دِیْناً فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِیْ الآخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِیْنَ۔" (آل عمران : ۸۵)

ترجمہ :......"اور جو شخص اسلام کے سوا کسی دوسرے دین کو طلب کرے گا تو وہ اس سے مقبول نہ ہوگا اور وہ آخرت میں

Www.Ahlehaq.Com

تباہ کاروں میں سے ہو گا۔" (ترجمہ حضرت تھانویؒ)

مگر یہ بد بخت ارشادات الٰہیہ اور نصوص قرآنیہ کو ٹھکراتے ہوئے کہتا ہے کہ فوز و فلاح آخرت کے لئے کلمہ اسلام کی ضرورت نہیں، کیونکہ اسلام کے بغیر بھی نجات ہو جائے گی، چاہے وہ کسی بھی مذہب کا پیروکار ہو بشرطیکہ اس کے دل میں محبت ہو وہ جہنم میں نہیں جائے گا۔ العیاذ باللہ۔

شریعت محمدی اور شریعت احمدی :

گوہر شاہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت و شریعت کا انکار کرتے ہوئے ایک نئے دین، شریعت اور نئے قرآن کو متعارف کراتا ہے۔ اسکی ابلیسی منطق ملاحظہ ہو :

"جو لوگ پانچ وقت رب کو یاد کرتے ہیں، نماز بھی رب کی یاد ہے ان کی انتہا مسجد ہے۔ اور جو لوگ اس کے ساتھ ساتھ ہر وقت اللہ اللہ کرتے ہیں تو وہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں پہنچ جاتے ہیں، جب وہ قدموں میں پہنچ جاتے ہیں، اس سے پہلے پہلے شریعت محمدی ہے ......اس کے بعد پھر شریعت احمدی شروع ہو جاتی ہے ......اس کی جو نماز ہوتی ہے وہ روحانی نماز ہوتی ہے ......جب حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم شب معراج میں گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے بیت المقدس میں سب نبیوں اور ولیوں کی روحوں کو نماز پڑھائی تھی ...... اوپر جا کر پھر کونسی نماز ملی ؟ وہ اوپر جو نماز ملی وہ نفسانی لوگوں کیلئے تھی اور وہ جو نماز پڑھا کر گئے تھے وہ پاک لوگوں کیلئے تھی، ...... لیکن حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے جو نماز پڑھتا ہے،

Www.Ahlehaq.Com

اللہ جواب دیتا ہے...... لبیک عبدی۔ یہ ایک چھوٹی سی ولایت ہے، اس کے بعد پھر کیا ہوتا ہے...... ایک مخلوق جس کا نام لطیفہ انی ہے، وہ قلب والی مخلوق حضور کے پاس پہنچی اور یہ انی سیدھا اللہ کی ذات کی طرف جاتا ہے...... بیت المعمور سے آگے فرشتے بھی نہیں جاتے اور یہ بیت المعمور سے بھی آگے چلا جاتا ہے، جہاں رب کی ذات ہے ظاہری جسم سے حضور پاک ﷺ وہاں پہنچے اور ان مخلوقوں کے ذریعے ولی اللہ وہاں پہنچتے ہیں...... پھر ایک دوسرے کو بڑے پیار سے دیکھتے ہیں، پھر وہ جو اللہ کا نقشہ ہے وہ اس کے دل میں درج ہو جاتا ہے، پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اب تو نیچے چلا جا اب جو تجھے دیکھ لے وہ مجھے دیکھ لے، ولی اللہ کا مطلب ہے اللہ کو دیکھے اور اس سے باتیں کرے، بہت سے ولی یہیں آ کے رک جاتے ہیں...... پھر کچھ خاص ولی ہوتے ہیں وہ اس سے آگے بھی جاتے ہیں، وہ جو اس سے آگے بھی جاتے ہیں اس کے بارے میں حضور پاک ﷺ نے فرمایا ہے وہ ایک تیسرا علم ہے، پھر وہ آگے جب جاتے ہیں پھر دیکھتے ہیں کہ...... چالیس پارے ہیں، پھر جب وہ ولیوں سے آگے جاتا ہے پھر وہ دس پارے اس کو ٹکراتے ہیں......"

(بحوالہ آڈیو کیسٹ تقریر نشتر پارک کراچی، جاری کردہ سرفروش پبلشر)

شرعی قوانین طریقت پر لاگو نہیں ہوتے:

شریعت و طریقت اسلام کے دو شعبے ہیں مگر یہ ملعون ان دونوں کو ایک

Www.Ahlehaq.Com

دوسرے سے متصادم باور کرا کر اتباع شریعت سے راہ فرار اختیار کرنا چاہتا ہے، لکھتا ہے:

"جس طرح دنیاوی قاعدے اور قوانین ہیں، اسی طرح شریعت اور طریقت کے بھی اپنے اپنے قاعدے اور قانون ہیں، شریعت کے قاعدے قانون علمائے دین سکھاتے ہیں جبکہ طریقت کے قاعدے قانون درویشوں سے سیکھے جاسکتے ہیں، جس طرح امریکہ کے قاعدے قانون، پاکستان میں لاگو نہیں ہوتے اسی طرح پاکستانی قوانین امریکہ میں لاگو نہیں کئے جاسکتے، طریقت کے قاعدے قانون شریعت پر اور شریعت کے قاعدے قانون طریقت پر لاگو نہیں ہوسکتے...... اکثر علماً کہتے ہیں شریعت ہی میں طریقت، حقیقت اور معرفت موجود ہے۔ جس سے ہمیں اختلاف ہے......" (حق کی آواز ص: ۱۰)

طریقت کی آڑ میں شریعت کا انکار:

یہ ملعون دین و شریعت اور قرآن و سنت کا منکر ہے، مگر چونکہ براہ راست دین و شریعت کا انکار مشکل ہے اس لئے وہ طریقت کی آڑ میں شریعت کا انکار کرتا ہے، چنانچہ وہ لکھتا ہے:

"آج کل اکثر علماً بے سلاسل و مرشدان لاحاصل طریقت و حقیقت اور معرفت کو مقام شریعت میں سمجھتے ہیں،

www.Ahlehaq.com

لیکن شریعت تو سننا، سنانا، بابت عالم غیب حوریں، ملائک و بہشت ونار ہے۔ ان کے اوپر زکوٰۃ ڈھائی فیصد ہے، یہ دنیا دار نفسانی ہیں۔ نفس کو سدھارنے کے لئے سال میں ایک ماہ روزے رکھتے ہیں۔ ان کا علم حدیث، فقہ، منطق، فلسفہ ہے۔ جس میں ان کی عقل کو اختیار ہے۔ اس کی انتہا بحث و مباحثہ و مناظرہ ہے جو مقام شر بھی ہو سکتا ہے۔ لیکن طریقت والوں کا مقام "دید" ہے، یہ ان غیبی چیزوں کو دیکھتے ہیں اپنے نفس کو مارنے کے لئے ریاضتیں، بھوک، پیاس کی تکالیف اکثر اٹھاتے رہتے ہیں۔ یہ تارک الدنیا کہلاتے ہیں۔ دنیا میں رہ کر بھی ہر نفسانی چیز سے تارک ہوتے ہیں۔ ان کی زکوٰۃ ساڑھے ستانوے فیصد ہے۔ اور ان کا علم صرف عشق حقیقی ہے۔ جو بحث و مناظرہ و فرقہ بندی سے دور ہے۔ ان کی انتہا مجلس محمدی ہے۔" (منارۂ نور ص: ۱۷، ۱۸)

شریعت نہیں عشق کا راستہ:

قرآن کریم میں محبت الٰہی کے دعویٰ کو اتباع نبویؐ کے ساتھ جوڑا گیا ہے۔ مگر گوہر شاہی قرآن کریم سے اختلاف کرتے ہوئے اپنے نام نہاد عشق الٰہی کو اتباع شریعت کا پابند نہیں سمجھتا۔ چنانچہ اس کی ملحدانہ سوچ ملاحظہ ہو:

"ایک امریکی خاتون شاہ صاحب سے ملاقات کرنے آئی، وہ بھی روحانیت کی طالب تھی۔ اس امریکی خاتون کے ساتھ ایک پاکستانی جوڑا بھی تھا، پاکستانی جوڑے نے سرکار کو بتایا

Www.Ahlehaq.Com

کہ یہ امریکن خاتون آپ کے ہاتھ پر اسلام قبول کرنا چاہتی ہے۔ یہ سن کر شاہ صاحب براہ راست اس خاتون سے مخاطب ہوئے اور پوچھا تمہیں کیا چاہئے...... ؟ صرف اسلام یا خدا؟ اس انگریز خاتون نے برجستہ کہا...... خدا...... شاہ صاحب نے کہا ٹھیک ہے ہم تمہیں خدا کا راستہ بتاتے ہیں، خدا کی طرف دو راستے جاتے ہیں ایک راستہ دین سے ہو کر جاتا ہے اور دوسرا راستہ عشق و محبت کا راستہ ہے۔ وہ امریکی خاتون بڑی توجہ سے سرکار کی باتیں سن رہی تھی۔ سرکار نے فرمایا دین کے ذریعے جو راستہ جاتا ہے وہ اس طرح سے ہے جس طرح کوئی گاڑی شہر سے ہو کر گزرے، شہر سے گزرنے کی وجہ سے اس پر بہت سے قوانین لاگو ہو جاتے ہیں۔ راستے میں سگنل بھی آتے ہیں اور اسٹاپ بھی آتے رہتے ہیں، ٹریفک کی پوری پابندی کرنی پڑتی ہے اور گاڑی بھی ایک سلیقے سے چلانی پڑتی ہے۔ خدا کی طرف دوسرا جانے والا راستہ عشق و محبت کا راستہ ہے۔ بالکل اسی طرح جیسے کوئی گاڑی شہر میں داخل ہوئے بغیر ہی اپنی منزل کی طرف رواں دواں ہو، اس پر شہر کے قوانین بھی لاگو نہیں ہوتے اور وہ شہر کے قوانین پر عمل کئے بغیر ہی اپنی منزل کی طرف گامزن رہتی ہے، ایسے راستہ کو بائی پاس کہتے ہیں......" (سالنامہ گوہر ۹۷/۱۹۹۶ ص: ۷)

شریعت و طریقت لازم و ملزوم :

دروغ گو را حافظہ نہ باشد کے مصداق گوہر شاہی اپنے خود ساختہ کافرانہ

ملاحظہ: ”شرعی قوانین طریقت پر لاگو نہیں ہوتے“ کو بھول کر کہتا ہے کہ شریعت و طریقت لازم ملزوم ہیں۔ اسکی تضاد بیانی ملاحظہ ہو، لکھتا ہے:

> ”شریعت و طریقت لازم وملزوم ہیں ۔جو مسالک دونوں پر دھیان دیتے ہیں وہ بہت جلد اپنی منزل پالیتے ہیں۔ صرف ذکر کرنے والے ذاکر ہی کہلائیں گے اور صرف نماز پڑھنے والے نمازی کہلاتے ہیں۔ رب تک پہنچنے کے لئے دونوں چیزیں لازمی ہیں۔“ (حق کی آواز ص: ۱۴)

نماز روزہ میں روحانیت نہیں:

گوہر شاہی کے نزدیک نماز روزہ اور حج وزکوٰۃ میں روحانیت نہیں ہے، سوال یہ ہے کہ اگر ان ارکان اسلام میں روحانیت نہیں، تو کیا روحانیت نشہ بازی اور نامحرموں سے اختلاط میں ہے؟ گوہر شاہی نماز روزہ اور حج وزکوٰۃ کی روحانیت کا انکار کرتے ہوئے لکھتا ہے:

> ”نماز ،روزہ، حج ،زکوٰۃ عبادات ہیں روحانیت نہیں۔ روحانیت کا تعلق دل کی ٹک ٹک کے ذریعے اللہ کرنا ہے، جس کے ذریعے انسان میں نور پیدا ہوتا ہے اور اس نور کے ذریعے انسان میں موجود دیگر مخلوقات بھی بیدار ہو کر اللہ اللہ کرنے لگ جاتی ہیں، پھر یہ نمازیں پڑھتی ہیں، روزے رکھتی ہیں۔ ان کا یہ عمل قیامت تک جاری رہتا ہے۔“

(حق کی آواز ص: ۳)

Www.Ahlehaq.Com

گوہر شاہی اور تحریف قرآن:

گوہر شاہی ملعون کی دست برد سے کوئی شئ محفوظ نہیں، حتی کہ اس ملعون نے قرآن بھی اپنی مرضی سے بنانا شروع کر دیا، چنانچہ وہ کہتا ہے:

"قرآن مجید میں بار بار آیا ہے: "دع نفسک وتعال۔"
(یعنی نفس کو چھوڑ اور چلا آ۔)

(مینارۂ نور ص: ۲۹، طبع اول ۱۴۰۲ھ)

قرآن مجید کی حفاظت کا ذمہ خود اللہ تعالیٰ نے لیا ہے۔ اور جس طرح چودہ سو سال پہلے آنحضرت ﷺ پر نازل ہوا تھا بغیر کسی زیر و زبر اور نقطہ کی تبدیلی کے ٹھیک اسی طرح اب تک محفوظ ہے۔ آج تک کسی طالع آزما کو اس میں ذرہ بھر تبدیلی یا تحریف کی جرأت نہیں ہوئی تھی، مگر اس دریدہ دہن نے اس کو بھی اپنی تحریف کا نشانہ بنایا اور اس طبع زاد جملہ کو قرآن کا نام دے کر اپنے کفر و ارتداد پر مہر تصدیق ثبت کر دی، اسی طرح اپنی دوسری تصنیف "تحفۃ المجالس" میں کہتا ہے:

"پہلے اعمال ہیں پھر اس کے بعد ایمان ہے۔ اعمال اور چیز ہیں، ایمان اور چیز ہے۔" (تحفۃ المجالس دوم، ص: ۲۴)

یہ بھی اس کی کھلی تحریف ہے کیونکہ قرآن مجید میں ایمان مقدم ہے اس کے بعد اعمال ہیں چنانچہ ارشاد الٰہی ہے: "ان الذین آمنوا و عملوا الصالحات" یعنی پہلے ایمان ہے، اس کے بعد اعمال ہیں۔ اسی طرح آنحضرت ﷺ اور تمام انبیاء کرام نے سب سے پہلے ایمان کی دعوت دی، اس کے بعد اعمال کی طرف متوجہ فرمایا۔ مگر اس ملحد و مرتد کا کیا کیجئے! کہ اس نے ہر وہ کام کرنا ہے جو قرآن و سنت اور تعلیمات اسلام کے خلاف ہو۔

www.Ahlehaq.com

قرآن کے دس پارے اور ہیں:

گوہر شاہی کے نزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا لایا ہوا تیس پاروں والا قرآن اصلی قرآن نہیں، بلکہ اس کے دس پارے اور ہیں جو اس کے دل کو لگتے ہیں، چنانچہ وہ کہتا ہے:

"یہ قرآن پاک عوام الناس کے لئے ہے۔ جس طرح ایک علم عوام کے لئے جبکہ دوسرا علم خواص کے لئے جو سینہ بہ سینہ عطا ہوا۔ اسی طرح قرآن پاک کے دس پارے اور ہیں، جب ہم نے اللہ کو پانے کی غرض سے لعل باغ سہون شریف میں ذکر و فکر تلاوت، عبادت و ریاضت اور مجاہدات کیے تو ہم پر باطنی راز منکشف ہونا شروع ہو گئے۔ باطنی مخلوقات ہمارے سامنے آگئیں پھر وہ دس پارے بھی سامنے آگئے۔" (حق کی آواز ص :۵۲)

ظاہری اور باطنی قرآن میں تضاد:

نہ صرف یہ کہ وہ موجودہ قرآن کو ناقص کہتا ہے بلکہ وہ یہاں تک دریدہ دہنی کرتا ہے کہ موجودہ ظاہری قرآن نعوذ باللہ گوہر شاہی کی ٹیکسال میں گھڑے ہوئے خانہ زاد باطنی قرآن سے متصادم ہے اور مسلمانوں کے ظاہری اور گوہر شاہی کے باطنی قرآن میں تضاد ہے، چنانچہ وہ کہتا ہے:

"پھر یہ قرآن مجید کچھ اور۔ وہ پارے کچھ اور۔ یہ کچھ اور بتاتا ہے۔ وہ کچھ اور بتاتا ہے۔ قرآن پاک چالیس پارے تھے، تیس ظاہری، دس باطنی، ظاہری قرآن عوام کے لئے، باطنی قرآن

Www.Ahlehaq.Com

خواص کے لئے۔"

(بحوالہ آڈیو کیسٹ خصوصی خطاب نشتر پارک کراچی)

اسی طرح گوہر شاہی مذکورہ بالا کتاب "حق کی آواز" جو اس کے "روحانی فرمودات" کا مجموعہ ہے کے صفحہ ۵۴ پر کہتا ہے کہ:

"سب جانتے ہیں کہ قرآن پاک کے تیس پارے ہیں...... قرآن پاک جو کہ تیس پاروں پر مشتمل ہے یہ ناسوت والوں کے لئے ہے، اس لئے اس میں نفسوں کا ذکر ہے۔ اپنے نفسوں کو پاک کرو...... اس طرح سینے کی پانچوں ولایتیں جو کہ آدھی آدھی ولیوں کے لئے تھیں، دس حصوں میں تقسیم ہو گئیں۔ تیس حصے ظاہری قرآن اور دس حصے باطنی قرآن کی صورت میں۔ ظاہری قرآن عوام کے لئے اور باطنی قرآن خواص کے لئے...... لہٰذا تیس پارے ظاہری قرآن پاک کے۔ دس پارے باطنی، کل ملا کر اس طرح چالیس پارے ہوئے۔ حضور پاک ﷺ کی زبان مبارک سے جو کلام ظاہر ہوا وہ قرآن پاک بن گیا اور تیس پاروں کی شکل میں موجود ہے، لیکن جو کلام ظاہر نہیں ہوا اور صرف حضور پاک ﷺ کے سینے مبارک میں رہ گیا وہ علم، علم باطنی یعنی باقی دس پارے ہیں۔ جو کہ باطن میں اولیاء اللہ کو ملے جو وقتاً فوقتاً تھوڑا تھوڑا راز کھولتے رہے...... دس پارے فقر میں چلنے والوں کے لئے، اور تیس پارے شریعت میں چلنے والوں کے لئے ہیں۔ جو ولی باطن میں ترقی کر جاتے ہیں ان

Www.Ahlehaq.com

کو ان کا علم عطا ہوتا ہے، پھر جو دیدار الٰہی تک پہنچ جاتے ہیں ان کو سارا علم عطا ہوتا ہے۔ ان باطنی دس پاروں کے علم میں ہی پانچ ولیوں کے ہیں، اور پانچ نبیوں کے ہیں۔ ساری دنیا کا محور چالیس کے اوپر ہے۔ چلہ بھی چالیس کا ہوتا ہے۔" (حق کی آواز ص: ۵۴)

اللہ کا ذکر وقت کا ضیاع ہے:

"یہ قرآن مجید فرماتا ہے اٹھتے بیٹھتے لیٹتے میرا ذکر کرو۔ وہ پارے کہتے ہیں اپنا وقت ضائع نہ کر، اسی کو دیکھ لینا اس کی یاد آئے تو۔" (بحوالہ آڈیو کیسٹ خصوصی خطاب نشتر پارک کراچی)

نماز پڑھنا گناہ ہے:

"یہ قرآن مجید فرماتا ہے نماز پڑھ ورنہ گنہگار ہو جائے گا، وہ کہتے ہیں اگر تو نے نماز پڑھی تو گنہگار ہو جائے گا...... انہوں نے (دس پارے) کہا کہ جب نماز کا وقت آئے تو بس اسی کو دیکھ لے جس کی نماز ہے......" (حوالہ بالا)

کھانے پینے سے روزہ نہیں ٹوٹتا:

"پھر اس قرآن نے کہا ذرا بھی پانی پیئے گا تو تیرا روزہ

ٹوٹ جائے گا، اس نے (دس پارے) کہا دن رات کھاتا پیتا رہ تیرا روزہ نہیں ٹوٹے گا......" (حوالہ بالا)

Www.Ahlehaq.Com

توکعبہ کی طرف نہ جا کعبہ تیری طرف آئے:

"آگے پھر حج آگیا یہ قرآن فرماتا ہے طاقت ہے تو حج میں ضرور جا۔ انہوں نے (دس پارے) کہا کعبہ ول او جاندے ...... توں تے اشرف المخلوقات ہے اس کو (کعبہ کو) ابراہیم علیہ السلام نے گارے مٹی سے بنایا ہے، تجھے تو اللہ کے نور سے بنایا ہے، تو اس کعبہ کی طرف کیوں جاتا ہے؟ وہ کعبہ تیری طرف آئے نا......" (حوالہ بالا)

زکوٰۃ ساڑھے ستانوے فیصد ہے:

"یہ قرآن کہتا ہے کہ زکوٰۃ دے۔ ڈھائی پرسینٹ زکوٰۃ دے، وہ کہتا ہے ڈھائی پرسینٹ پاس رکھ ساڑھے ستانوے پرسینٹ زکوٰۃ دے۔" (حوالہ بالا)

حضرات انبیاء کرامؑ کی توہین:

امت مسلمہ کا عقیدہ ہے کہ پوری کائنات کے اولیاءؒ، اقطاب، ابدال اور

صحابہؓ وتابعینؒ مل کر بھی کسی نبی کی شان کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ مگر یہ ملعون کہتا ہے کہ ولی نبی سے افضل ہے، بلکہ اس کا نعم البدل ہے۔ گوہر شاہی کی توہین انبیاءؑ کا ایک نمونہ ملاحظہ ہو:

"حضرت موسیٰ علیہ السلام کا کوہ طور پر رب ذوالجلال سے گفتگو کرنا! کیا وہ بھی شرک تھا؟ جبکہ ولی نبی کا نعم البدل ہے، حالانکہ قدرت نے سحر والوں کو بھی اتنی طاقتیں بخشیں......"

(مینارۂ نور، ص: ۳۱)

حضرت آدمؑ کی شان میں گستاخی:

حضرات انبیاءؑ کرام معصوم ہوتے ہیں، مگر یہ ملعون، نعوذباللہ، حضرت آدم علیہ السلام کو "شرارت نفس سے مغلوب" اور "خناس" کو کھا جانے کی تہمت لگاتا ہے، ملاحظہ ہو:

"جب آدم علیہ السلام اس نفس کی شرارت سے زمین پر پھینکے گئے تو توبہ تائب میں لگ گئے، ابلیس نے دیکھا کہ آپ کا نفس کمزور ہو رہا ہے اس کی مدد کے لئے خناس کو آپ کے جسم میں داخل کرنا چاہا۔ ایک دن جب آدم علیہ السلام موجود نہیں تھے ابلیس ایک چھوٹا سا بچہ لے کر مائی حوا کے پاس آیا اور کہا کہ میرا بچہ امانت ہے، میں واپسی پر اسے لے جاؤں گا، اتنے میں آدم علیہ السلام آئے اور بچہ دیکھا، مائی حوا صاحبہ سے پوچھا، سخت غصے

ہوئے کہ دشمن کا بچہ کیوں بٹھایا، آپ نے اس بچے کو مار کر زمین میں دفنادیا۔ دوسرے دن پھر آپ کی غیر موجودگی میں آدھمکا، بچے کو نہ پاکر خناس، خناس کی آواز دی وہ زمین سے حاضر حاضر کہہ کر نکل آیا، ابلیس اسے وہیں چھوڑ کر پھر چلا گیا، اب کی دفعہ آدم علیہ السلام نے اس کے چار ٹکڑے کیے چاروں پہاڑوں پر دور دور پھینک دیے۔ حتیٰ کہ ابلیس نے آ کر پھر آواز دی خناس پھر حاضر ہو گیا...... اس بار آدم علیہ السلام کو سخت غصہ آیا اور کوئی تدبیر بھی نظر نہ آئی تب آپ نے اسے ٹکڑے ٹکڑے کر کے کھالیا۔ اب ابلیس آپ کی موجودگی میں آیا، آواز دی تو آدم علیہ السلام کے دل کے قریب سے ہی حاضری کا جواب آیا۔ ابلیس نے کہا اب یہیں رہ میرا یہی مطلب تھا۔"

(مینارۂ نور، ص: ۱۱، ۱۲۔ طبع اول)

حضرت آدمؑ کی توہین:

گوہر شاہی ملعون کہتا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کو نعوذ باللہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسد ہو گیا تھا، اور اس پر ان کو سزا دی گئی، چنانچہ وہ لکھتا ہے:

"جب آپ (آدم) یہاں پہنچے تو...... آپ کو ایک دن عرش کرسی کا کشف ہوا جس پر لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا ہوا تھا...... آپ نے جب اسم محمد، اللہ تعالیٰ کے ساتھ لکھا دیکھا تو خیال ہوا کہ یہ محمد کون ہیں؟ جواب آیا تمہاری اولاد میں ہونگے،

نفس نے اکسایا کہ تیری اولاد میں سے ہو کر تجھ سے بڑھ
جائیں گے؟ بے انصافی ہے؟ اس خیال کے بعد آپ کو دوبارہ
سزا دی گئی۔ (نعوذباللہ...... ناقل)۔"

(روشناس ص: ۹۔ مینارۂ نور، ص: ۱۱۔ طبع اول)

حضرت آدمؑ کی توہین کی ایک مثال:

نعوذباللہ حضرت آدم علیہ السلام پر شیطان نے تھوکا، اور شیطانی تھوک کا جرثومہ ان کے جسم میں چلا گیا، جب ہی ان میں شرارت نفس آئی اور وہ شیطان کے آلہ کار بنے، چنانچہ کہتا ہے:

"جب حضرت آدم علیہ السلام کا جسہ (بت) بنایا گیا تو
شیطان نے نفرت سے تھوکا جو ناف کے مقام پر پڑا، اور اس
تھوک سے ایک جرثومہ (نفس) اندر داخل ہوا۔ جو بعد میں
شیطان کا آلۂ کار بنا اور آدم علیہ السلام نفس کی شرارت سے اپنی
وراثت یعنی بہشت سے نکال کر عالم ناسوت میں پھینکے گئے۔"

(مینارۂ نور، ص: ۱۱/ ۱۲۔ طبع اول)

حضرت موسیٰؑ کی توہین:

آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے: "مررت بموسیٰ و هو قائم یصلی فی قبره": صحیح مسلم ج۲، ص: ۲۶۸۔ (میں معراج کی رات حضرت موسیٰ علیہ السلام کی

قبر کے پاس سے گزرا تو آپ اپنی قبر میں کھڑے نماز تلذذ ادا فرمارہے تھے۔) مگر گوہر شاہی ملعون کہتا ہے:

"بیت المقدس سے دو میل دور موسیٰ علیہ السلام کا مزار ہے، یہودی مرد اور عورتیں وہاں شراب نوشی کرتے ہیں۔ حتیٰ کہ وہ مزار فحاشی کا اڈا بن گیا۔ جس کی وجہ سے موسیٰ علیہ السلام کے لطائف وہ جگہ چھوڑ گئے اور مزار خالی بت خانہ رہ گیا ہے۔" (مینارۂ نور، ص:٦٢)

دیکھا آپ نے؟ اس جاہل مطلق اور شیطان و مکار کی دستبرد سے حضرات انبیاء کی مقدس شخصیات بھی محفوظ نہیں۔

حضرات انبیاء و اولیاء کی توہین:

اپنی بے حیائی، بے شرمی، حرام خوری اور نشہ بازی کے جواز کے لئے حضرات انبیاء اور اولیاء کی توہین و تذلیل، اور ان پر جھوٹی تہمت باندھنے سے بھی نہیں چوکتا، چنانچہ لکھتا ہے:

"......رات کو بھٹ شاہ والے آئے تھے اور تمہیں بھنگ پلا کر چلے گئے، تم نے ذائقہ تو چکھ لیا ہوگا، یہی ہے شراب طہورا۔ مستانی نے کہا بھٹ شاہ والے مجھے حکم دے گئے ہیں، اس

Www.Ahlehaq.Com

کو روزانہ ایک گلاس الائچی ڈال کر پلایا کرو۔ میں سوچ رہا تھا پیوں یا نہ پیوں؟ کچھ سمجھ میں نہیں آرہا تھا، کیونکہ کچھ بزرگوں کے حالات کتابوں میں پڑھے تھے کہ وہ ولایت کے باوجود کئی بدعتوں میں مبتلا تھے، جیسے سمن سرکار کا بھنگ پینا، لال شاہ کا نسوار اور چرس پینا، سدا سہاگن کا عورتوں سا لباس پہننا اور نماز نہ پڑھنا، امیر کلاں کا کبڈی کھیلنا، سید خزاری کا کتوں کے ساتھ شکار کرنا، خضر علیہ السلام کا بچے کو قتل کرنا، قلندر پاک کا نماز نہ پڑھنا، داڑھی چھوٹی اور مونچھیں بڑی رکھنا، حتیٰ کہ رقص کرنا، رابعہ بصری کا طوائفہ بن کر بیٹھ جانا، شاہ عبدالعزیز کے زمانہ میں ایک ولیہ کا ننگے تن گھومنا، لیکن سخی سلطان باہو نے فرمایا تھا کہ بدعتی فقیر دوزخ کے کتے ہیں، لیکن یہ بھی کہا تھا بامرتبہ تصدیق اور نقالیہ زندیق ہے...... آخر یہی فیصلہ کیا کہ تھوڑا سا چکھ لیتے ہیں۔" (روحانی سفر، ص:٣٦)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح اولیاءؒ بھی معراج پر جاتے ہیں:

حضرات انبیاء کرامؑ میں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے اس جسم عنصری کے ساتھ معراج پر جانا ایک عظیم معجزہ ہے، مگر یہ ملعون اسکی اہمیت کم کرنے کے لئے کہتا ہے کہ انبیاءؑ کے علاوہ حضرات اولیاءؒ بھی معراج پر جاتے ہیں، چنانچہ لکھتا ہے:

Www.Ahlehaq.Com

"یہ چیز بیت المعمور سے بھی آگے نکل گئی وہاں پہنچ گئی جہاں رب کی ذات ہے، جہاں حضور پاک ﷺ شب معراج کو اپنے ظاہری جسم کے ساتھ پہنچے اور اللہ کے ولی حضور کے صدقے روحانیت اور (اپنے اندر چھپی ہوئی چیزوں) کے ذریعے وہاں پہنچتے ہیں۔" (تحفۃ المجالس، ص: ۴۹)

بیت اللہ کی توہین:

گوہر شاہی نہیں چاہتا کہ مسلمان بیت اللہ کے حج کے لئے جائیں، بلکہ وہ اس کی بتلائی ہوئی "روحانیت" اور اس کے نام نہاد ذکر کی بھول بھلیوں میں الجھے رہیں، اس لئے وہ اپنے مریدین کو ایک خاص انداز سے بیت اللہ سے متنفر، اور اپنی ذات کے لئے سجدہ کا جواز تلاش کرتے ہوئے لکھتا ہے:

"...... مجدد الف ثانی نے دیکھا کہ باطنی مخلوق جنات وغیرہ انہیں سجدہ کر رہے ہیں۔ پریشان ہوئے کہ انسان کو سجدہ جائز ہی نہیں۔ سجدہ تو اللہ کو ہوتا ہے۔ غیب سے آواز آئی سجدہ تمہیں نہیں یہ بلکہ تمہارے دل میں جو خانہ کعبہ بس گیا ہے اسے سجدہ کر رہے ہیں۔ وہ خانہ کعبہ جس کی بنیاد حضرت ابراہیمؑ نے رکھی۔ یہ خانہ کعبہ جو دل میں بس جاتا ہے اس کی بنیاد خود اللہ تعالیٰ رکھتا ہے۔ اس لئے اس خانہ کعبہ کو اس خانہ کعبہ سے فضیلت ہے......" (تحفۃ المجالس ص: ۱۴)

بیت اللہ میں ایک لاکھ نماز کا ثواب ہر حاجی کو نہیں ملتا:

گوہر شاہی کی مسلمانوں کو بیت اللہ سے متنفر کرنے کی ایک اور بھونڈی ترکیب ملاحظہ ہو:

Www.Ahlehaq.Com

"عموماً یہ بات عام ہے کہ خانہ کعبہ میں نماز پڑھو تو ایک لاکھ گنا ثواب اور مسجد نبوی میں نماز ادا کرو تو پچاس ہزار نمازوں کا ثواب حاصل ہوتا ہے لیکن عموماً دیکھا جاتا ہے کہ ہر سال لاکھوں لوگ حج کے دوران بے تحاشا نمازیں مکہ شریف اور مدینہ شریف میں ادا کرتے ہیں، اس طرح وہ کروڑوں نمازوں کے ثواب کے حق دار ہیں...... اس بابت حقیقت کچھ اور ہے ایک ایک لاکھ اور پچاس ہزار گنا ثواب اصل میں ان نمازیوں کو حاصل ہوتا ہے، جن کے دل پر خانہ کعبہ اور روضہ رسول اللہ ﷺ نقش ہو جاتا ہے، جن کے دل پر خانہ کعبہ بس گیا وہ کہیں بھی نماز ادا کرنے لاکھ گنا ثواب حاصل ہوگا۔ اسی طرح جس کے دل پر روضہ رسول ﷺ نقش ہے وہ جہاں بھی نمازیں ادا کریں پچاس ہزار گنا ثواب کے حقدار ہوں گے۔ یہ ثواب مؤمنین کے لئے ہے نہ کہ عام حاجی کے لئے، اس غلط فہمی کی بناء پر تمام حاجی اپنے آپ کو کروڑوں کے ثواب کا حق دار جانتے ہیں۔"

(تحفۃ المجالس ص: ۷۲/۷۳)

Www.Ahlehaq.com

گوہر شاہی کا ہادی پیشاب میں:

"جادو وہ جو سر چڑھ کر بولے" کے مصداق امریکی ایجنٹ گوہر شاہی کے منہ سے غیر اختیاری طور پر سچ نکل ہی گیا، اس کا سچ ملاحظہ ہو:

"ایک دن پتھریلی جگہ پیشاب کر رہا تھا، پیشاب کا پانی پتھروں پر جمع ہو گیا، اور ویسا ہی سایہ مجھے پیشاب کے پانی میں ہنستا ہوا نظر آیا۔ جس سائے سے مجھے ہدایت ملی تھی۔"

(روحانی سفر ص: ۲)

مرزائیت کے اثرات:

گوہر شاہی پر بارہ سالہ مرزائیت کے اثرات نے اپنا کام دکھایا، اور وہ ہمیشہ کے لئے اس راہ کے راہی ہو گئے، اور انہوں نے مرزاجی کے مشن کو لے کرامت کی گمراہی کا بیڑا اٹھالیا، ملاحظہ ہو اسکا اعتراف:

"بیس سال کی عمر سے بتیس سال کی عمر تک اس گدھے کا اثر رہا۔ نماز وغیرہ سب ختم ہو گئی، جمعہ کی نماز بھی ادا نہ ہو سکتی۔ پیروں فقیروں اور عالموں سے چڑ ہو گئی۔ اور اکثر محفلوں میں ان پر طنز کرتا...... فالتو وقت سینماؤں اور تھیٹر میں گزارتا، روپیہ اکٹھا کرنے کے لئے، حلال و حرام کی تمیز بھی جاتی رہی۔ کاروبار میں بے ایمانی، فراڈ اور جھوٹ شعار بن گیا، یہی سمجھئے کہ

نفس امارہ کی قید میں زندگی کٹنے لگی۔ سوسائٹیوں کی وجہ سے مرزائیت...... کا اثر ہو گیا۔" (روحانی سفر ص: ۸)

Www.Ahlehaq.Com

شیطان کا اثر:

گوہر شاہی خود فرماتے ہیں کہ جس کا پیر نہ ہو اس کا پیر شیطان ہوتا ہے۔ اور یہ بھی گوہر شاہی نے لکھا ہے کہ میرا کوئی پیر نہیں ہے۔ دوسرے لفظوں میں شیطان اس کا پیر ہے اس لئے شیطان پیر کے اپنے مرید پر اثرات کا ظاہر ہونا فطری عمل اور پیری مریدی کا لازمی نتیجہ تھا، ملاحظہ ہو:

"...... فرمایا ایک دفعہ شیطان سے ہماری گفتگو ہوئی۔ اس نے کہا کہ میں بھی جو کچھ کرتا ہوں یہ سب دراصل میری اور خدا کی ملی بھگت ہے اور میں جو کچھ بھی کرتا ہوں یہ سب اس کی مرضی سے ہی کرتا ہوں، پھر اس نے کہا کہ اصل میں خدا کی بے پناہ رحمت کی وجہ سے سارے فرشتے، حوریں اور سب مخلوق خدا سے بے خوف ہو گئے تھے، پھر خدا نے مجھ سے کہا کہ اب معاملہ خراب ہو گیا ہے اب اسے درست کرنا چاہئے، اس کے بعد ہی میں نے آدم کو سجدے سے انکار کیا اور اس کو جنت سے باہر نکلوایا۔ اس طرح مجھے لعین قرار دیا گیا، فرشتوں اور دوسری مخلوق نے جب دیکھا کہ خدا کے اس قدر نزدیک رہنے اور اس کی

Www.Aiiehaq.Com

عبادت کرنے والا بھی خدا کے غضب میں آ گیا تو ان میں پھر سے خدا کا خوف آ گیا۔ یہ سب میں نے اسی کے حکم سے کیا تم ہی بتاؤ کہ خدا کی مرضی کے خلاف کوئی کچھ کر سکتا ہے؟...... اس کی دلیلیں سن کر یہ اثر ہوا کہ ہم نے درود کی محفل میں اعوذ باللہ پڑھنا چھوڑ دیا کہ جب یہ سب کچھ اس کی مرضی سے ہوا تو یہ پڑھنے کی کیا ضرورت ہے؟ اور یہ تو خدا نے ایسے ہی کھیل بنا دیا ہے......" (یادگار لمحات ص: ۴)

شیطان کی تعریف اور انسانوں کی مذمت:

دنیا کا اصول ہے کہ اپنے محسن کی تعریف و توصیف کی جاتی ہے۔ چونکہ پیر گوہر شاہی کی تحریک شیطانی نوازشات کا نتیجہ ہے، اس لئے اس کا شیطان کی تعریف کرنا دراصل محسن کی احسان شناسی کے زمرے میں آتا ہے، ملاحظہ ہو گوہر شاہی کی جانب سے شیطان کی مدح سرائی:

"...... شیطان کی ایک خوبی یہ ہے کہ وہ لوگوں کو گناہ میں لگاتا ہے، لیکن خود کبھی شامل نہیں ہوتا، اس کا تجربہ ہمیں اس طرح ہوا کہ دوران ریاضت ایک دن لعل باغ میں چند لوگ آئے آپس میں کہنے لگے پہلے دربار کی زیارت کر آئیں پھر مستانی کے پاس چلیں گے۔ اتنے میں شیطان ان کے سامنے آ گیا اور ہاتھ سے ان کی طرف اشارہ کیا، وہ ان لوگوں کو نظر نہیں آ رہا

تھا، لیکن ہم سب دیکھ رہے تھے، وہ سب لوگ ایک دم مستانی کی جھونپڑی میں چلے گئے، وہاں انہوں نے چرس سلگائی اور پھر اسی میں لگ گئے۔ جیسے ہی وہ چرس پینے لگے شیطان اٹھ کے جانے لگا، ہم نے اس سے کہا کہ ان کو لگا دیا، اب تو کہاں جاتا ہے؟ تو بھی بیٹھ ان کے ساتھ، اس نے جواب دیا کہ مجھے چرس کی بو سے نفرت ہے۔ یہ کہہ کر وہ چلا گیا۔" (یادگار لمحات ص: ۴)

داخلی امتی کو بہشت میں سزا ملے گی:

گوہر شاہی کو یقین ہے کہ وہ جنت میں نہیں جا سکے گا، اس لئے وہ لوگوں کو جنت سے متنفر کرنے کے لئے وہاں بھی سزا اور تکلیف کا خوف دلاتا ہے اس لئے وہ کہتا ہے:

"اگر امتی ہوتا تو حضور پاک کی شفاعت سے محروم نہ ہوتا کہ آپ کے اصلی یا داخلی امتی کبھی بھی دوزخ میں نہ جائیں گے، اگر ان کو سزا بھی ملے گی تو بہشت میں ہی ملے گی......"

(مینارہ نور ص: ۵۹)

ناپاک اشیاء اور موسیقی:

گوہر شاہی کا حرام کو حلال، ناپاک کو پاک اور مضر کو مفید جتلانے کا دجالی

Www.Ahlehaq.Com

فلسفہ ملاحظہ ہو :

"ناپاک اور حرام چیزوں کے بارے میں بتاتے ہوئے فرمایا: جو اندر سے پاک ہے اسے حرام چیزیں کھانے سے نقصان ہوگا۔ لیکن جو لوگ پہلے سے ناپاک ہیں انکو حرام، کھانے سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ ایک اور شخص نے پوچھا کہ کچھ لوگ موسیقی کے ساتھ ذکر کرتے ہیں، کیا ایسا کرنا صحیح ہے؟ سرکار نے فرمایا: جو چیز بھی خدا کی طرف سے مزا دے اسے کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے، اگر موسیقی یا رقص سے ذکر میں سرور آتا ہے اور خدا کی محبت بڑھتی ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ اگر یہ بات نہیں تو موسیقی سننا مناسب نہیں۔" (یادگار لمحات ص: ۳۹)

ڈانس کرنا اور چرس پلانا جائز ہے :

یہ ملعون اپنے دجالی فتنہ کے زور پر ہر بے حیائی کو سند جواز مہیا کرنا چاہتا ہے۔ چنانچہ ڈانس اور چرس کو سند جواز مہیا کرتے ہوئے لکھتا ہے :

"نیز اللہ اللہ کرنے کے لئے ڈانس کرنا جائز ہے۔ اور اللہ اللہ کرانے کے لئے چرس پلانا جائز ہے۔" (ملخصا)

(یادگار لمحات ص: ۱۹)

Www.Aiilehaq.Com

شراب پیو اور جہنم میں نہیں جاؤ گے :

"یادگار لمحات" کے صفحہ نمبر ۹/ ۱۰ پر لکھا ہے کہ : "حضرت ابو ہریرہؓ کے اس قول کی کہ مجھے حضور ﷺ سے دو علم عطا ہوئے۔ ایک تمہیں بتادیا، دوسرا بتادوں تو تم مجھے قتل کردو۔" اس کی تشریح کرتے ہوئے گوہر شاہی نے کہا ہے کہ :

"وہ دوسرا علم یہ ہے کہ شراب پیو جہنم میں نہیں جاؤ گے۔ اور بغیر کلمہ پڑھے اللہ تک رسائی حاصل ہو سکتی ہے۔" (یادگار لمحات ص : ۹/ ۱۰)

منکر و نکیر گرفتار :

ذات الٰہی، حضرات انبیاء کرامؑ اور ملائکہ عظام میں سے کوئی بھی اس ملعون کی گستاخی اور دریدہ دہنی سے محفوظ نہیں۔ حضرات منکر و نکیر کی گستاخی کرتے ہوئے، اعجاز غوثیہ نامی کتاب کے حوالہ سے لکھتا ہے :

"قبر میں شیخ عبد القادر جیلانیؒ کے پاس منکر نکیر آئے، تو آپ نے ان دونوں کے ہاتھ مضبوط پکڑ لئے اور کہا پہلے میرا ایک سوال تم سے ہے کہ تم نے خدا کے حضور یہ کیوں کہا : "اتجعل فیھا من یفسد فیھا؟" (فرشتوں نے کہا اے رب : تو اس کو نائب بنانا چاہتا ہے جو زمین میں خرابیاں کرے گا اور کشت و خون کرے گا) جب تک تم اس کا جواب نہ دو گے تب تک میں تمہارے سوال کا جواب نہ دوں گا۔ اور جب تک تم جواب نہ

دوگے تب تک میں نہیں چھوڑوں گا۔ یہ سن کر منکر نکیر کے چھکے
چھوٹ گئے۔ آپ نے فرمایا تم میں سے ایک کو چھوڑتا ہوں کہ وہ
جاکر فرشتوں کے گروہ سے پوچھ کر آئے...... خدا نے فرمایا: خطا
معاف کراؤ، ورنہ رہائی نہ ہو گی، الغرض تمام فرشتے حاضر ہو کر
اپنی تقصیر کے عذر خواہ ہوئے۔"

(تحفۃ المجالس ص: ۴۰۔ اکتوبر ۱۹۹۶ء)

کیسی دریدہ دہنی ہے؟ نامعلوم کن کے اشاروں پر یہ سب کچھ ہو رہا ہے؟ کہ نعوذباللہ حضرت پیران پیرؒ جیسی شخصیت اللہ کے نظام میں خلل ڈالے؟ اور اللہ کے بھیجے ہوئے منکر نکیر کو گرفتار کریں؟ اور اللہ تعالیٰ بھی اس پر بے بس ہو جائیں، اور فرماویں کہ معافی مانگو ورنہ خیر نہیں۔ ذرا غور فرمایا جائے کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار نبیوں میں سے کسی کو یہ سوال کیوں نہ سوجھا؟ پھر اگر بالفرض ایسا ہوا بھی تو چشم بد دور پوری امت کے اکابرین میں سے کسی پر یہ راز منکشف نہ ہوا۔ اگر ہوا بھی تو وہ اس دجال و کذاب اور ملعون پر؟ سبحانک ھذا بہتان عظیم۔

حجر اسود پر گوہر شاہی کی تصویر:

حدیث شریف میں ہے کہ شیطان اپنی پوجا کرانے کی جھوٹی خواہش پوری کرنے کے لئے تین اوقات: سورج کے طلوع، استوا اور غروب کے وقت عین سورج کے سامنے آجاتا ہے تاکہ سورج کو سجدہ کرنے والے اس کو سجدہ کریں۔ اس

لئے مسلمانوں کو ان اوقات میں نماز اور سجدہ سے منع کیا گیا ہے۔ ٹھیک اسی طرح گوہر شاہی حجر اسود پر اپنی جھوٹی تصویر کا ڈھونگ رچا کر باور کراتا ہے کہ نعوذباللہ پوری دنیا تھی کہ حضور ﷺ نے میری تصویر کو بوسہ دیا، لکھتا ہے:

"حجر اسود پر انسانی شبیہ ازل سے لگادی گئی تھی، اور یہ شبیہ لگانے کا مقصد یہ ہے کہ لوگ اس شبیہ کو دیکھ کر اس شخص کی طرف رجوع کریں جس کی یہ تصویر ہے۔ اور اگر اس شخص کی طرف رجوع کے بعد انسان کا دل اللہ کی طرف رجوع نہیں کرتا، وہ شخص اللہ کا راستہ نہیں دیکھتا تو تصویر درست نہیں، لیکن اگر وہ شخص دل پر کعبہ نقش کردے تو تصویر صحیح، اور تصویر والا بھی حق ہے، حضرت نے فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حجر اسود کو بوسہ دیتے ہوئے فرمایا تھا کہ میں تجھے اس لئے بوسہ نہیں دے رہا کہ تو جنت کا پتھر ہے، میں اس لئے بوسہ دے رہا ہوں کہ تجھے میرے آقا نے بوسہ دیا ہے۔ حضرت نے فرمایا کہ حضور ﷺ نے بوسہ کیوں دیا؟ حالانکہ وہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے زیادہ غیور تھے۔ آپ نے بوسہ اس لئے دیا کہ وہ شبیہ اور حضور کی روحیں آسمانوں پر اکٹھی تھیں، جب حضور دنیا میں تشریف لائے تو حجر اسود پر اس شخص کی شبیہ دیکھی تھی تو انہیں یاد آگیا کہ یہ وہ روح ہے جس کے ساتھ حضور ﷺ کو بڑا پیار تھا، اور دونوں روحیں آپس میں بڑی خوش و خرم تھیں،

Www.Ahlehaq.Com

حضور علیہ ﷺ نے اس روح کی شبیہ دیکھ کر پہچان لیا اور بوسہ دیا۔"

(پندرہ روزہ "صدائے سرفروش" حیدرآباد۔ یکم تا ۱۵؍ اگست ۱۹۹۹ء)

حج موقوف ہو گیا:

اس ملعون کا خیال ہے کہ حجر اسود پر میری تصویر ہے اور اس کو مٹانے کے لئے اسے رنگ کر دیا گیا ہے۔ لہٰذا جب اس کو بوسہ نہیں دیا جا سکا تو لوگوں کا حج ہی نہیں ہوا؟ گویا اصل حج اس کی تصویر کو بوسہ دینے پر موقوف ہے۔ اور بیت اللہ کا طواف، وقوف عرفہ اور دوسرے مناسک حج کی کوئی حیثیت نہیں۔ اس سے بڑھ کر بھی کوئی دریدہ دہنی ہو گی؟ لکھتا ہے:

"حجر اسود پر الٹی تصویر آسمان پر اللہ کی ذات اور انبیاء فرشتوں کا دیدار کرتی ہے۔ الٹی تصویر کا راز ان افضل ذاتوں کا دیکھنا مقصود ہے۔ ان کو وہ تصویر سیدھی نظر آتی ہے۔ جبکہ آپ کو الٹا...... آپ نے فرمایا کہ اس سال حج موقوف ہوا ہے۔ حجر اسود کو پینٹ کر دیا گیا ہے۔ جس طرح ناخن پالش لگائیں تو آپ کا وضو نہیں ہوتا اسی طرح حج کا اہم رکن پالش ہو جانے کے باعث پورا نہ ہو سکا، اس لئے حج موقوف ہوا ہے۔"

(مجموعہ فرمودات گوہر شاہی، حق کی آواز ص: ۳۳،

یکم تا ۱۵؍ جون ۱۹۹۹ء)

Www.Ahlehaq.Com

چاند، سورج اور حجر اسود پر شبیہ منجانب اللہ ہے:

غالباً یہود و نصاریٰ نے ملعون گوہر شاہی کو باور کرایا ہے کہ مسلمانوں کے مہدی منتظر کا فلسفہ غلط ہے۔ اصل مہدی وہ ہو گا جس کی تصویر چاند، سورج اور حجر اسود پر نظر آئے گی۔ حالانکہ قرآن وحدیث میں اس کا کہیں کوئی تذکرہ نہیں کہ مہدی کی تصویر چاند اور سورج وغیرہ پر ہو گی۔ مگر یہ دنیائے مغرب کا اندھا مقلد لکھتا ہے:

> ”......چاند، سورج، حجر اسود پر شبیہ اللہ کی نشانیاں ہیں۔ یہ منجانب اللہ ہے، اور انہیں جھٹلانا گویا اللہ کی بات سے نفی ہے۔“ (حق کی آواز ص: ۲۶)

اسی طرح دوسری جگہ گوہر شاہی نے کہا ہے کہ:

> ”جو لوگ حجر اسود میں تصویر دیکھ کر پھر بھی خاموشی اختیار کر لیتے ہیں، وہ گونگے شیطان ہیں...... لیکن حجر اسود کا تعلق ایمانوں سے ہے اس لئے چاہیئے کہ اس کی تحقیق کی جائے۔ جو لوگ بلا تحقیق اس بات کا انکار کرتے ہیں کہ حجر اسود میں کسی کی تصویر کیسے آسکتی ہے...... گوہر شاہی نے کہا کہ حضور پاک تو بتوں کے خلاف تھے، لیکن حجر اسود بھی تو ایک پتھر ہے تو حضور نے اس کو بوسہ کیوں دیا۔ قدرت کے ایسے ہی راز وقت سے پہلے نہیں کھلتے۔“ (حق کی آواز، ص: ۳۳)

Www.Ahlehaq.com

جو ہماری چاند کی تصویر کو نہیں مانتا وہ اللہ کی بہت بڑی نشانی کو جھٹلاتا ہے:

"چاند پر اپنی شبیہ آنے سے متعلق فرمایا کہ ہم یہ مشن عرصہ بیس سال سے پھیلا رہے ہیں، اتنا بڑا جھوٹ ہم نہیں بول سکتے، ہم یہ تو نہیں کہتے کہ فلاں ملک میں چاند میں ہماری تصویر ہے، نہ یہ کہتے ہیں کہ چاند میں ہماری تصویر آئی تھی بلکہ یہ تو ہر شہر، ہر ملک سے چاند میں اب تک نظر آرہی ہے۔ چاند کہیں گیا تو نہیں تمہارے پاس ذریعے موجود ہیں۔ تم دوربین سے کیمروں یا وڈیو سے انکی تصویر لے کر تصدیق کر سکتے ہو۔ اگر چاند میں ہماری تصویر نہیں اور ہم کہیں کہ ہے، تو ہم مجرم اور اگر تصویر موجود ہے اور تم نہ مانو تو تم مجرم ہو کہ خدا کی اتنی بڑی نشانی کو جھٹلادیا۔ اگر خدا نے چاند میں ہماری تصویر لگائی ہے، اس کی کوئی تو وجہ ہوگی۔ اگر چاند میں ہماری تصویر کی تصدیق ہوتی ہے تو تمہیں چاہیئے کہ ہمارے پاس آؤ اور پوچھو کہ ہمارا مشن کیا ہے؟ ......ایک شخص نے سوال کیا کہ چاند میں آپ کی تصویر آئی تو کیا آپ کو کوئی بشارت وغیرہ ہوئی تھی؟ سرکار نے فرمایا کہ اگر ہم تمہیں بتا بھی دیں تو کیا تم یقین کرلو گے؟ وہ ہمارے یقین کے لئے تھی، تمہارے یقین کے لئے یہ تصویر ہے۔ تم اسے دیکھو۔"

(یادگار لمحات، ۱۸ مئی ۱۹۹۷ء۔ ص: ۱۰/۱۱)

اس سے بڑا جھوٹ کیا ہو گا کہ جو بات قرآن و حدیث اور علمائے امت میں سے کسی نے نہیں کہی، محض یہودی سازش کے تحت آپ اس کا راگ الاپ رہے ہیں؟

گوہر شاہی کی حجر اسود پر شبیہ کا ڈرامہ :

مسلمانوں نے گوہر شاہی کی حجر اسود پر شبیہ کے ڈرامے کا انکار کر دیا تو مرتا کیا نہ کرتا کے مصداق اس نے روزنامہ محاسب کراچی کو کہیں سے جعلی فیکس کرایا کہ حجر اسود پر انسانی شبیہ نمودار ہوئی ہے اور امام حرم شیخ حماد بن عبد اللہ کا کہنا ہے کہ یہ چہرہ اور حلیہ امام مہدی کا ہے۔ ملاحظہ ہو روزنامہ محاسب کی خبر اور اس کا ذریعہ اطلاع :

> "کراچی (محاسب نیوز) سعودی عرب سے موصولہ ایک فیکس کے مطابق شیخ حماد بن عبد اللہ نے مکۃ المکرّمہ سے ایک اعلامیہ جاری کیا ہے کہ اس مرتبہ حج سے قبل حجر اسود پر انسانی شبیہ کے نمایاں آثار موجود پائے گئے۔ جو دیکھنے میں بالکل الٹی سمت پر ہے جس کی وجہ سے کسی کو محسوس نہیں ہوتی، نشاندہی ہونے کے بعد دیکھی جا سکتی ہے۔ شیخ حماد بن عبد اللہ نے کہا کہ دو باتیں ہو سکتی ہیں: یہ شبیہ قدرتی طور پر نمودار ہوئی ہو، یا کسی نے خود بنائی ہو، مگر حرم کی حدود میں سخت نگرانی اور ہر وقت خادمین حرمین اور حکومت کے پہرہ کے سبب کوئی شخص اپنے ہاتھ سے تصویر بنانے کی ہمت نہیں کر سکتا۔ اگر یہ شبیہ شروع سے تھی تو لوگوں کو کیوں نظر نہیں آئی؟ تصویر اتنی واضح ہے کہ

اسے جھٹلایا بھی نہیں جا سکتا۔ انہوں نے کہا کہ مکۃ المکرّمہ کے فقیروں میں چند نے کہا ہے کہ یہ امام مہدی علیہ السلام کا چہرہ اور حلیہ مبارک ہے، جو دنیا میں کہیں موجود ہیں تاکہ لوگ انہیں پہچان سکیں۔ انہوں نے کہا کہ حکومتی اہلکار پریشان ہیں کہ اسے کس طرح ختم کیا جائے، کیونکہ تصویر شریعت میں حرام ہے۔ حاجی اور عمرہ کرنے والے لازماً اس پتھر کو جھک کر چومتے ہیں۔ اگر یہ کسی کی شرارت ہے تو شرک کا خدشہ بھی بڑھ رہا ہے۔ شیخ حماد بن عبد اللہ نے بتایا کہ حج کا سیزن آ گیا تھا اس لئے لوگوں کے رش کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے فی الحال کوئی خاص پیش رفت اس سلسلے میں نہیں کی گئی تھی۔ اب اس مسئلہ پر سنجیدگی سے غور و فکر کی جا رہی ہے، یہ مسئلہ پورے عالم اسلام کے لئے اہم اور سنگین نوعیت کا ہے اس لئے تمام ممالک کے اخبارات کو فیکس اور حکومتوں کو مطلع کیا جا رہا ہے۔"

(دین الٰہی، ص: ۶۵ بحوالہ محاسب ۷ ۲ مئی ۱۹۹۸ء)

مگر اس ڈرامہ اور فراڈ کی قلعی اس وقت کھلی جب شؤن حرمین کے سربراہ اور کعبہ کے امام و خطیب شیخ محمد بن عبد اللہ بن سبیّل سے اس خبر کی تردید و تصدیق کے سلسلے میں رابطہ کیا گیا۔ انہوں نے دوٹوک الفاظ میں اس کو جھوٹ، فراڈ اور دجل قرار دیا۔ اور کہا کہ حجر اسود پر ایسی کوئی شبیہ نمودار نہیں ہوئی، اور نہ ہی ائمہ حرم میں سے کسی نے اس کی تصدیق کی ہے۔ بلکہ اس نام کا کوئی امام ہی نہیں ہے۔ اور ایسا دعویٰ کرنے والا

دجال وکذاب ہے۔ (امام حرم کا تفصیلی فتویٰ آخر میں ملاحظہ ہو۔)

www.Ahlehaq.Com

گوہر شاہی مہدی :

انجمن سرفروشان اسلام کے حلقے میں یہ بات مشہور کردی گئی کہ امام مہدی وہ ہوں گے جن کی شبیہ چاند پر نظر آئے گی۔ پھر اچانک پورے پاکستان میں یہ مشہور کردیا گیا کہ گوہر شاہی کی شبیہ چاند پر نظر آرہی ہے۔ اب عوام میں اس موقف کی مقبولیت کے لئے بھی میدان ہموار کیا جارہا ہے۔ لاہور میں انجمن کی طرف سے جاری کردہ ایک اشتہار میں جو عوام میں تقسیم کیا گیا، اس میں بتلایا گیا ہے کہ پاکستان میں امام مہدی کا ظہور ہوچکا ہے۔ اور اس کو صرف "اللہ ہو" کرنے والے ہی پہچان سکیں گے۔

یہ بات ہر مسلمان کے علم میں ہے اور روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ محمد رسول اللہ ﷺ خاتم النبیین ہیں۔ اور آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا۔ لہٰذا نبوت کا دروازہ ہمیشہ کے لئے بند ہوچکا ہے۔ امام مہدیؓ اور حضرت عیسیٰؑ نے چونکہ ابھی آنا ہے، اس لئے یہ دروازہ ابھی کھلا ہے۔ اور اس وقت تک کھلا رہے گا جب تک امام مہدیؓ اور حضرت عیسیٰؑ دنیا میں تشریف نہ لے آئیں۔ اسی صورتحال سے فائدہ اٹھا کر ماضی میں مرزا غلام احمد قادیانی نے پہلے مجدد پھر مہدی اور بالآخر عیسیٰ بن مریم اور نبی ہونے کا دعویٰ کیا تھا۔ اسی طرح اب اس کے نقش قدم پر چلتے ہوئے گوہر شاہی نے بھی مہدی ہونے کا دعویٰ کرنے کی تیاری شروع کردی ہے، چنانچہ وہ اپنے اندر چھپی ہوئی مہدویت کی آرزو کا اظہار کرتے ہوئے لکھتا ہے :

مہدی علیہ السلام کی نشانی ضرور بتاتے ہیں کہ ان کی پشت پر
مہر مہدیت کلمہ کے ساتھ ہوگی، جو کہ نسوں سے ابھری ہوئی
ہوگی......"

(حق کی آواز مجموعہ ملفوظات گوہر شاہی، ص : ۲۳۔ یکم تا ۱۵ جنوری کے ملفوظات)

Www.Ahlehaq.Com

دعویٰ مہدیت سے سزا کا خوف :

دعویٰ مہدیت کا جی تو چاہتا ہے مگر کیا کیجئے پاکستانی قانون اور ملاؤں سے ڈر ہے کہ وہ کہیں عدالت میں نہ گھسیٹ لیں :

"آپ نے فرمایا اگر کسی میں امام مہدی کی نو نشانیاں پائی جاتی ہیں اور ایک نہیں پائی جاتی تو آپ ان نو نشانیوں کو رد نہیں کر سکتے......اسی طرح امام مہدی اعلان کرے یا نہ کرے، رہے گا تو امام مہدی، کیونکہ پاکستان کے ۱۹۸۴ء کے قانون میں لکھا ہے کہ : جو شخص امام مہدی ہونے کا دعویٰ کرے اس کو سزائے موت یا عمر قید کی سزا دی جائے۔ اسی لئے امام مہدی مصلحتاً خاموش ہیں کہ خواہ مخواہ پابند سلاسل ہونے سے فائدہ ؟......"

(حق کی آواز ص : ۳۳/۳۴۔ تاریخ ملفوظ ۱۶ تا ۳۰ جون ۱۹۹۹ء)

جھوٹے مہدی کو سزا کا خوف :

ریاض احمد گوہر شاہی اپنے آپ کو مہدی سمجھتا اور کہتا ہے۔ اپنی نجی محفلوں

Www.Ahlehaq.Com

اور خواص کے اجتماعات میں اس کا اظہار کرتا ہے۔ مگر عام اجتماعات اور جلسوں میں اس کے اعلان واظہار سے ایک خاص ضرورت و مصلحت کے تحت ہچکچاتا ہے۔ اس لئے کہ پاکستان میں تحفظ ناموس رسالت کا قانون موجود ہے۔ جس کی روشنی میں ایسے کسی جھوٹے مدعی کو قانون کی گرفت میں لے کر پابند سلاسل کیا جاسکتا ہے۔ اگر آج اس قانون کو منسوخ کردیا جائے تو وہ مہدی کا اعلان کرنے کو تیار ہے۔ ملاحظہ ہو اس کی بیسویں سالانہ جشن گیارہویں شریف کی تقریر جو ۱۳؍اگست ۱۹۹۹ء کو المرکز روحانی کوٹری شریف۔ حیدرآباد کے موقع پر پڑھی گئی، اور بعد میں اس کے دستخطوں سے جاری کی گئی:

> "جب چاند، سورج، حجر اسود، شیو مندر، امام بارگاہوں اور کئی مساجد میں تصویروں کی تصدیق ہوئی، مجھے بھی شک گزرا کہ ہوسکتا ہے اللہ تعالیٰ یہ (مہدی علیہ السلام کا) مرتبہ مجھے ہی نواز دے۔ کیونکہ کئی ایسے واقعات سامنے تھے کہ چور اور ڈاکو بھی راتوں رات ولی بن گئے۔ حتمی یقین تب ہوگا جب اللہ کی طرف سے کوئی الہام ہو اور ظاہری باطنی ولی اس کی تصدیق کریں۔
>
> لوگ کہتے ہیں کہ گوہر شاہی نے چاند اور حجر اسود پر تصاویر کا دعویٰ کیا۔ یہ دعویٰ میں نے نہیں کیا بلکہ یہ دعویٰ رب کی طرف سے ہوا ہے۔ اس کی تائید کررہا ہوں اور لوگوں کو بھی کہتا ہوں کہ تم اس کی تحقیق کرو، اگر منجانب اللہ ہے تو اس کو جھٹلانا کفر ہے۔ اور اگر ہم ان نشانیوں کا ثبوت پیش نہ کرسکیں تو

ہر قسم کی سزا کے لئے تیار ہیں، تحقیق کے بعد لوگ کہتے ہیں کہ جب حضور پاک ﷺ کی شبیہ نہیں آئی تو کسی اور کی کیسے آسکتی ہے۔ ہم کہتے ہیں ہو سکتا ہے، حضور پاک ﷺ نے ہی اپنے کسی فرزند کی تصویر لگادی ہو کہ اس کے ذریعہ عشق و محبت کی تعلیم حاصل کرو، جسے اللہ نے ہی تعلیم سکھا کر پوری دنیا کے مذاہب کے لئے مامور کیا ہوا ہے۔

کچھ لوگ کہتے ہیں کہ تصویر حرام ہے۔ جس طرح عام لوگوں کو غصہ آئے تو حرام ہے۔ لیکن ولی، نبی یا اللہ کو غصہ آئے تو حرام نہیں کہہ سکتے بلکہ حلال کہتے ہیں۔ اسی طرح عام لوگوں کی بنائی ہوئی تصویریں حرام ہو سکتی ہیں، لیکن سلیمان علیہ السلام کے ہاتھوں کی بنائی ہوئی تصویریں جو تابوت سکینہ میں موجود ہیں، آپ انہیں حرام نہیں کہہ سکتے، تو پھر اللہ اگر کوئی تصویر بنادے تو اس پر اعتراض، نادانی ہے۔ جبکہ اللہ مصور بھی ہے اور ہر چیز پر قادر بھی۔ حدیثوں میں بھی ہے کہ قبر میں حضور پاک ﷺ کی شبیہ دکھائی جائے گی جبکہ شبیہ تصویر کا دوسرا نام ہے۔

میں چاہتا ہوں کہ اپنے علم کی روشنی میں امام مہدی کو متعارف کراؤں۔ کیونکہ صدیوں سے جہاں مؤمنوں کو ان کی آمد کا انتظار ہے، اسی طرح دجالیئے بھی ان کے قتل کے لئے بے قرار

Www.Ahlehaq.Com

ہیں۔ پہلے ذرا دجالیوں کی تشریح آپ کو بتاتا ہوں، جو شخص کہے کہ اگر امام مہدی میرے زمانے میں آجائے تو میں اس کی ٹانگیں توڑ دوں اور جو ملک کہے اگر واقعی امام مہدی آجائے، اور جو اسے قتل کرے میں اسے بے شمار انعام دوں۔ کیونکہ حدیثوں کے مطابق انہیں شبہ ہے کہ امام مہدی ان سے سلطنت چھین لے گا۔

حکومتِ پاکستان نے بھی یہ قانون بنایا ہوا ہے کہ اگر کوئی امام مہدی کا اعلان کرے تو اسے جیل میں بند کر دیا جائے۔ اگر واقعی امام مہدی پاکستان میں آ گیا تو پھر ان کا استقبال جیل کی دال سے ہی ہو گا، حکومت نے یہ قانون کیسے پاس کیا جبکہ ہر فرقہ کے مطابق امام مہدی کو دنیا میں آنا ہے۔ حکومت کے مطابق کہ یہ قانون جھوٹے مہدیوں کے لئے ہے، تو پھر سچے مہدی کی حکومت کے پاس کیا پہچان ہے ؟ اگر آج حکومت اس قانون کو ختم کرے تو کل ہی پورے ثبوت اور حدیثوں کی روشنی میں امام مہدی کو دنیا میں روشناس کر سکتا ہوں، ورنہ ایک دن دنیا خود ہی پہچان لے گی۔

مہدی کو تلاش کرو، اگر کوئی ساری عمر عبادت کرتا رہے، لیکن امام مہدی کی مخالفت کرے تو وہ بلعم باعور جو دعائے مستجاب بھی تھا۔ موسیٰؑ کی مخالفت کی وجہ سے اصحاب کہف کے کتے کی شکل میں دوزخ میں جائے گا۔ اگر کوئی ساری عمر کتوں کی طرح زندگی بسر کرتا رہا، لیکن پھر مہدی کا ساتھ دے دیا تو وہ

اصحاب کہف کے کتے سے قطمیر بن کر بلعم باعور کی شکل میں جنت میں جائے گا۔ اکثر کہتے ہیں کہ اگر امام مہدی پاکستان میں موجود ہے تو جیلوں سے کیوں ڈرتا ہے؟ اعلان کیوں نہیں کرتا؟...... جس طرح اس وقت حضور پاک ﷺ گھڑے میں اذان دیتے رہے، جب تک حضرت عمر نہیں ملے، مصلحتاً اپنے بستر پر حضرت علی کو سلا کر مدینہ کی طرف ہجرت بھی کی، اسی طرح امام مہدی بھی مصلحتاً خاموش ہے۔ اور کسی عمر کے انتظار میں ہے۔ وہ اعلان کرے یا نہ کرے، جیل میں رہے، شہر میں رہے یا گوشہ نشیں، وہ ہی امام مہدی ہے، جو رب کی طرف سے ہے۔ پھر اسے خواہ مخواہ جیل کی سختی برداشت کرنے کی کیا ضرورت ہے؟

ایک حدیث کے مطابق عام خیال ہے کہ ابھی (مہدی کا) وقت نہیں آیا۔ کیونکہ اس وقت دور دور تک دیئے جل رہے ہونگے، اس کا مقصد ہے دور دور تک دل چمک رہے ہونگے۔ ایک اور حدیث کے مطابق و۔ نیا دین بنائیں گے، یا دین میں تجدید کریں گے۔ دونوں حالتوں میں انہیں علماء کی سازشوں اور فتوؤں کا مقابلہ بھی کرنا ہوگا۔ جب تک علماء ان کو پہچان نہ لیں گے، ایک حدیث کے مطابق وہ لوگوں کے بے مانگے، بے شمار دولت دیں گے۔ وہ باطنی دولت کی طرف اشارہ تھا، یعنی ان کا فیض بقول سلطان باہو، چہ مسلم چہ کافر چہ زندہ چہ مردہ سب کے لئے

Www.Ahlehaq.Com

ہوگا۔اسی وقت کے لئے شاید قرآن میں آیا کہ جب تم کسی معاملے میں پریشان ہو جاؤ تو اہل ذکر سے پوچھ لینا۔ اہل ذکر وہ لوگ ہیں، جن کا دل اللہ اللہ کرے۔ ورنہ زبانی ذکر تو طوطا بھی کرلیتا ہے۔"

(تقریر بیسویں گیارہویں شریف، کوٹری ۱۳/اگست ۱۹۹۹ء
روزنامہ جنگ لندن ۲۸/اگست ۱۹۹۹ء)

جعلی مہدی کا ہندوانہ نظریۂ حلول:

احادیث شریفہ میں نہایت وضاحت و صراحت کے ساتھ حضرت مہدی علیہ الرضوان کی قرب قیامت میں تشریف آوری، ان کی علامات، خاندانی پس منظر، نام، ولدیت کا تذکرہ موجود ہے۔ چنانچہ بتلایا گیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول اور دجال کے ظہور سے کچھ پہلے امت کی راہ نمائی کے لئے حضرت مہدی علیہ الرضوان کو مکہ مکرمہ میں حجر اسود اور رکن یمانی کے درمیان پہچان لیا جائے گا اور ان کے ہاتھ پر وہیں بیعت ہوگی۔ وہ دعویٰ مہدیت نہیں کریں گے۔ بلکہ لوگ خود ان کو اپنا امام بنائیں گے۔ ان کا قیام دمشق میں ہوگا اور دجال کا گھیرا تنگ ہو چکا ہوگا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہوں گے، حضرت عیسیٰ علیہ السلام فجر کی نماز ان کی اقتداء میں ادا فرمائیں گے، دجال کا تعاقب فرماویں گے اور مقام لُد میں اس کو جالیں گے اور قتل کردیں گے۔ چونکہ یہ بہت بڑا مقام اور اعزاز ہے اس لئے ہر زمانے کے طالع آزماؤں نے اس تاج سیادت کو کھینچ تان کر اپنے ناہموار سروں پر سجانے کی کوشش کی، زمانہ قریب میں غلام احمد قادیانی، یوسف کذاب وغیرہ جیسے لوگوں کی

www.Ahlehaq.com

تحریک بھی اس نقطہ کے گرد گھومتی رہی ہے۔ اب دور حاضر کے مسیلمہ کشمیر گوہر شاہی کے پیٹ میں بھی یہی مروڑ اٹھ رہا ہے کہ کسی طرح یہ تاج سیادت میرے سر پر فٹ آجائے۔ مگر مجبوری یہ ہے کہ نہ تو اس کا نام محمد ہے، اور نہ ہی اس کے باپ کا نام عبد اللہ اور ماں کا نام آمنہ ہے، اور نہ اس کا تعلق خاندان سادات سے ہے۔ بلکہ ریاض احمد گوہر شاہی نسلاً مغل ہے اور اس کے باپ کا نام فضل حسین ہے، اس لئے اس نے اپنے آپ کو مہدی بنانے کے لئے ان تمام نصوص صریحہ پر تاویل باطل کا تیشہ چلاتے ہوئے لکھا ہے کہ نعوذباللہ مہدی میں حضور ﷺ کی روح حلول کرے گی، ملاحظہ ہو اس کی ہندوانہ منطق:

> "حدیثوں میں ہے کہ امام مہدی کی والدہ کا نام آمنہ اور باپ کا نام عبد اللہ ہوگا، اس کی تشریح ضروری ہے:
>
> تشریح: قرآن میں ارضی اور سماوی روحوں کا ذکر آیا ہے۔ ارضی روحیں اس دنیا میں پتھروں، درختوں اور حیوانوں میں ہوتی ہیں، جن کا یوم محشر سے کوئی تعلق نہیں۔ سماوی روحیں آسمان سے تعلق رکھتی ہیں جیسے فرشتے، ارواح، اور لطائف وغیرہ۔ جب ارضی و سماوی روحیں اس جسم میں اکٹھی ہوتی ہیں تو تب انسان بنتا ہے، جب پیٹ میں نطفہ پڑتا ہے تو خون کو اکٹھا کرنے کے لئے روح جمادی پڑتی ہے، پھر روح نباتی کے ذریعے بچہ پیٹ میں بڑھتا ہے، پھر جب روح حیوانی آتی ہے تو بچہ پیٹ میں حرکت کرنا شروع کر دیتا ہے، پیدائش کے بعد روح انسانی لطائف کے ساتھ آتی ہے، جس کے ذریعے بچہ چیخنا چلانا

Www.Ahlehaq.Com

شروع کردیتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اگر بچہ پیدائش سے تھوڑی دیر پہلے ہی مر جائے تو اس کا جنازہ نہیں ہوتا کہ وہ ابھی حیوان تھا، پیدائش کے بعد تھوڑی دیر زندہ رہنے کے بعد اگر مر جائے تو اس کا جنازہ ضروری ہے کہ انسان بن گیا تھا، مرنے کے بعد سماوی روح آسمان پر چلی جاتی ہے، جو ایک ہی جسم کے لئے مخصوص تھی۔ لیکن وہ ارضی ارواح دوسرے میں، پھر تیسرے میں حتی کہ کئی عرصے تک دوسرے جسموں میں منتقل ہوتی رہتی ہے۔ خاندانوں میں فطرت کا اثر ان روحوں کی وجہ سے ہوتا ہے، جبکہ خاندانی بیماری کا تعلق خون سے ہوتا ہے، عام لوگوں کی ارضی ارواح ایک دوسرے کے جسم میں منتقل ہوتی رہتی ہیں۔ پاکیزہ لوگوں کی ارواح پاکیزہ جسموں میں داخل ہوتی ہیں، جبکہ حضور پاک ﷺ کی ارضی ارواح کو صرف امام مہدی کے جسم کے لئے روکا گیا تھا، جس طرح حضور پاک ﷺ کے پورے جسم کو آمنہ کا لال کہہ سکتے ہیں اس طرح جسم کے کسی حصے یعنی ہاتھ وغیرہ کو بھی آمنہ کا لال کہہ سکتے ہیں۔ جس طرح حضور پاک ﷺ کی روح کو بھی آمنہ کا لال کہہ سکتے ہیں، اسی طرح روح کے کسی بھی دوسرے حصے کو آمنہ کا لال کہہ سکتے ہیں، چونکہ روح کا وہی دوسرا حصہ امام مہدی کے جسم میں ہوگا جس کی وجہ سے ان کی ماں کا نام آمنہ اور باپ کا نام عبداللہ بھی ہو سکے گا۔"

(تقریر بیسویں، گیارہویں شریف، کوٹری۔ ۱۳؍اگست ۱۹۹۹ء

روزنامہ جنگ لندن ۲۸؍اگست ۱۹۹۹ء)

گوہر شاہی منصب نبوت پر:

گوہر شاہی اپنی نام نہاد عقیدت مند تنظیم آر۔اے جی ایس انٹر نیشنل لندن۔ کے حوالہ سے اپنے آپ کو نبی، مہدی اور کالکی اوتار باور کرانے کے لئے مختلف اوقات میں مختلف اسٹیکروں کے ذریعے مسلمانوں کے مذہبی جذبات سے کھیلنے کی کوشش کرتا رہتا ہے۔ غلام احمد قادیانی کے روحانی بیٹے اور ہندوؤں کے کالکی اوتار، رسوائے زمانہ گوہر شاہی کی آشیر باد پر اس کے معتقدین کی جانب سے لفظ اللہ کے آرٹ میں کلمہ طیبہ کے ساتھ "محمد رسول اللہ" کی جگہ "ریاض احمد گوہر شاہی" کے نام لکھنے کی مذموم سازش پر مشتمل اسٹیکر ملاحظہ ہو:

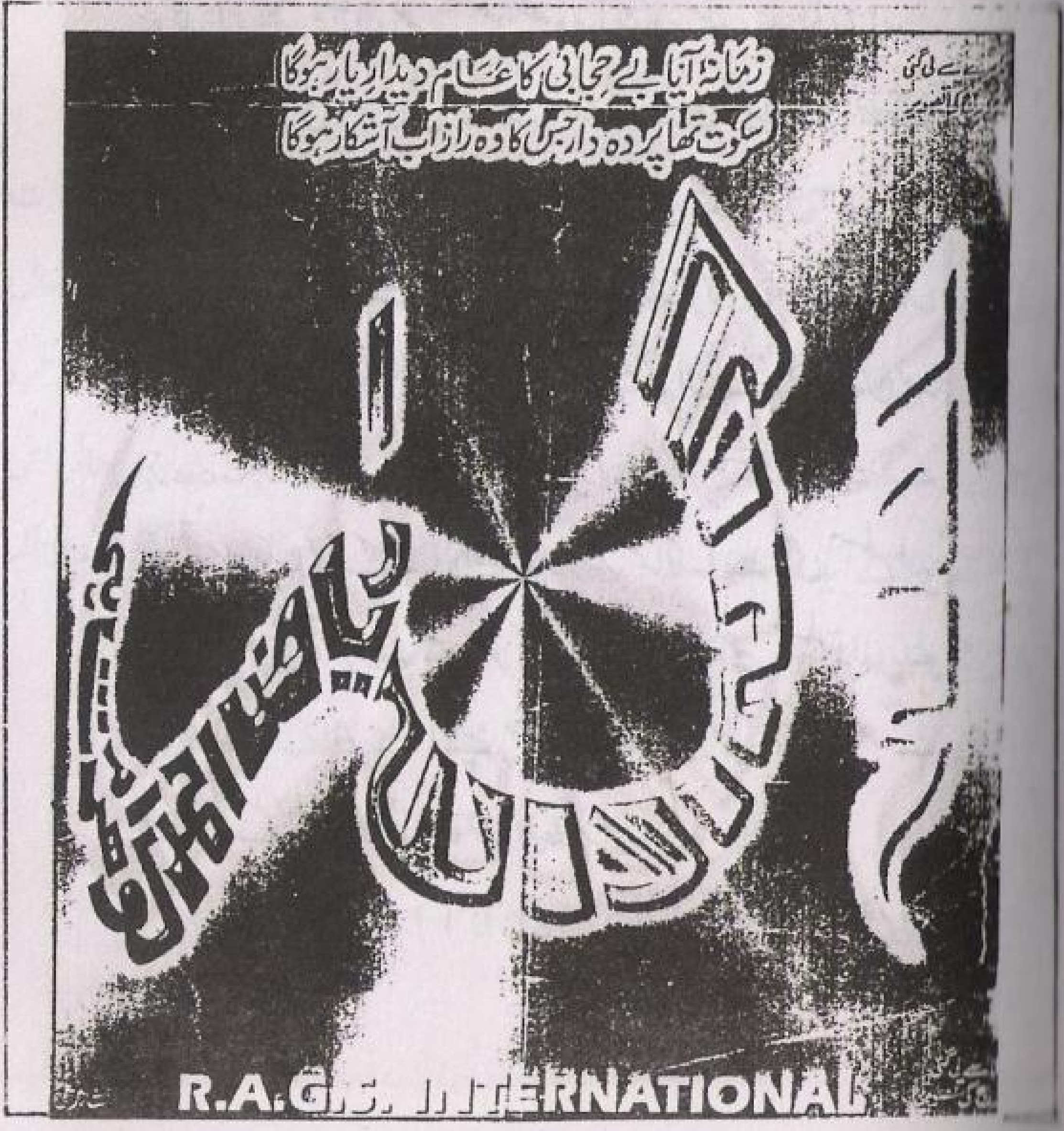

www.Ahlehaq.com

Www.Ahlehaq.Com

گوہر شاہی فی نفسہ اس تحریف کے جواز کا قائل ہے، مگر اندیشۂ شرارت مخالفین کی وجہ سے اس کے روکنے کا فلسفہ بیان کرتے ہوئے لکھتا ہے :

”جشن ولادت کے موقع پر ایک رنگین اسٹیکر R.A.G.S انٹرنیشنل انگلینڈ نے جاری کیا، جس میں کلمہ اور میرا نام لکھا تھا، حالانکہ اس میں کوئی ایسی بات نہ تھی، پھر بھی مخالفوں کے شر کی وجہ سے فوری ضبط کرلیا۔ اس فورم میں غیر مسلموں کی بڑی تعداد شامل ہے، ان کی جانب سے اسٹیکر ”جشن ولادت“ کے موقع پر نکالا گیا، جس کا ہمیں پیشگی قطعی علم نہ تھا۔ چونکہ اس فورم میں غیر مسلم خصوصاً ہندو، سکھ، عیسائی مذاہب کی تعداد ہماری جنون کی حد تک معتقد ہے۔ وہ غیر مسلم ہونے کے ناتے لا الٰہ الا اللہ کے قائل ہیں، لیکن محمد رسول اللہ نہیں پڑھتے۔ ہم نے حکمت کے تحت لا الٰہ الا اللہ کا قائل کر کے انہیں اسم ذات کے ذکر کی طرف راغب کیا تاکہ ان کے دلوں میں نور اترے۔ اور ان میں اللہ کی محبت پیدا ہو...... جشن ولادت کے موقع پر پاکستان کے علاوہ انگلینڈ و دیگر ممالک سے بھی مسلم اور غیر مسلم اس تقریب میں شریک ہوئے۔ ان غیر مسلموں نے اس اسٹیکر کے ذریعے اپنے عقیدے کو ظاہر کیا، لیکن ہم نے مخالفین کے شر کی وجہ سے فوراً ضبط کرلیا۔“

(حق کی آواز، ص: ۴/۵)

حضرت عیسیٰ ظاہر ہو چکے ہیں:

گوہر شاہی کے پیٹ میں دعویٰ مہدویت اور دعویٰ مسیحیت کا بار بار مروڑ اٹھ رہا ہے مگر سزا کا خوف ہے اس لئے وہ دبے الفاظ میں لکھتا ہے:

”امام مہدی اور حضرت عیسیٰ ظاہر ہو چکے ہیں۔ جو ان کے قریبی لوگ ہیں وہ انہیں جانتے جا رہے ہیں۔ اور جو بھی ان کے قریب ہوتا جاتا ہے وہ انہیں جانتا جاتا ہے۔ اور اس طرح ان کی تعداد بڑھتی جا رہی ہے۔“

(حق کی آواز، ملفوظات گوہر شاہی۔ یکم تا ۱۵ر جون ۱۹۹۸ء، ص: ۱۷)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ملاقات کا دعویٰ:

حضرت عیسیٰ حضرت مہدی علیہ الرضوان کی جامع دمشق میں ملاقات ہو گی، اور اس کے بعد امت کی اصلاح و فلاح کا چارج حضرت عیسیٰ علیہ السلام سنبھال لیں گے۔ اس فلسفہ کے تحت گوہر شاہی، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ملاقات کا تذکرہ کرتا ہے۔ مگر جگہ اور مقام ملاقات کی تعیین میں ان سے چوک ہو گئی ہے، بہر حال اس کے معتقدین نے ایک خوبصورت رنگین اور باتصویر اشتہار شائع کیا جو جگہ جگہ چسپاں کیا گیا اس میں اس کی تفصیلات لکھی ہیں، جو درج ذیل ہیں:

”حضرت سیدنا ریاض احمد گوہر شاہی مدظلہ کے حالیہ دورۂ امریکہ کے دوران مؤرخہ ۲۹ر مئی ۱۹۹۷ء نیو میکسیکو کے شہر طاؤس (Taos) کے ایک مقامی ہوٹل

Www.Ahlehaq.Com

(Elmontl Lodge) میں حضرت سیدنا گوہر شاہی سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ظاہری ملاقات فرمائی۔ یہ ملاقات آج ۲۸/جولائی ۱۹۹۷ء تک ایک راز رہی، لیکن اب جبکہ مرشد پاک نے اس راز سے پردہ اٹھانا مناسب جانا تو کرم فرماتے ہوئے کچھ تفصیلات ارشاد فرمائیں...... آپ فرماتے ہیں...... نیو میکسیکو کے ہوٹل میں پہلی رات قیام کے دوران رات کے آخری پہر میں نے ایک شخص کو اپنے کمرے میں موجود پایا، ہلکی روشنی تھی میں سمجھا ہمارا کوئی ساتھی ہے...... پوچھا کیوں آئے ہو؟...... جواب دیا: آپ سے ملاقات کے لئے، میں نے لائٹ آن کی تو یہ کوئی اور چہرہ تھا (ایک خوبصورت نوجوان) جسے دیکھ کر میرے سارے لطائف ذکر الٰہی سے جوش میں آگئے اور مجھے ایک انجانی سی خوشی محسوس ہوئی، جیسی فرحت میں نے حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی محفلوں میں کئی بار محسوس کی تھی۔ لگتا تھا انہیں ہر زبان پر عبور حاصل ہے۔ انہوں نے مجھے بتایا کہ میں عیسیٰ ابن مریم ہوں ابھی امریکہ میں ہی رہ رہا ہوں۔ پوچھا رہائش کہاں ہے؟ جواب دیا کہ نہ پہلے میرا کوئی ٹھکانہ تھا نہ اب کوئی ٹھکانہ ہے۔ پھر مزید جو کچھ گفتگو ہوئی وہ ہم (گوہر شاہی) ابھی بتانا مناسب نہیں سمجھتے۔ حضرت گوہر شاہی فرماتے ہیں کہ پھر کچھ دنوں کے بعد جب میں ایری زونا ٹوسن میں ایک روحانی سینٹر (Tucson 3335 East Grant Rd,A.Z) پر

Www.Anlehaq.Com

گیا وہاں کتابوں کے ایک اسٹال پر میزبان خاتون مس میری (Miss.Marry) کے ہاتھ میں اسی نوجوان (حضرت عیسیٰؑ) کی تصویر دیکھی۔ میں پہچان گیا اور اس خاتون سے پوچھا یہ تصویر کس کی ہے کہنے لگی عیسیٰ ابن مریم کی ہے۔ پوچھا کیسے ملی تو بتایا کہ اس کی جان پہچان کے کچھ لوگ کسی مقدس روحانی مقام پر عبادت وزیارت کے لئے گئے تھے اور اس مقام کی تصاویر کھینچ کر جب پرنٹ کروائی گئیں تو کچھ تصاویر میں یہ چہرہ بھی آ گیا جبکہ وہاں نہ کسی نے دیکھا اور نہ ہی تصویر اتاری۔ وہ تصویر اس خاتون سے حاصل کرنے کے بعد چاند پر موجود ایک شبیہ سے اس تصویر کو جب ملا کر دیکھا تو ہو بہو وہی تصویر نظر آئی۔ اب یہاں لندن آکر گارڈین اخبار والوں کو اشتہار کے لئے جب یہ تصویر دی تو انہوں نے بھی اپنے کمپیوٹر کے ذریعے چاند والی تصویر سے ملا کر اس تصویر کی تصدیق کی۔ اب ان حوالوں کی روشنی میں اس راز سے پردہ اٹھانا مناسب سمجھتے ہیں کہ واقعی یہ تصویر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ہی ہے۔...... جو اللہ کی بڑی نشانیوں میں سے ایک ہے۔" (بحوالہ اشتہار، شائع کردہ: سرفروش پبلشر)

گوہر شاہی کالکی اوتار؟

گوہر شاہی لادین قوتوں، ہندوؤں، عیسائیوں اور یہودیوں کے اشاروں پر ناچ رہا ہے۔ وہ اپنے آپ کو کسی مذہب کا پابند نہیں سمجھتا، وہ مسلمانوں سے زیادہ ہندوؤں

اور عیسائیوں کے قریب ہے۔ اس لئے کہ یہی قوتیں اسکی تحریک کی معاون اور سرپرست ہیں۔اس لئے وہ ان کی طرف سے ہر اقدام کو اپنے ضمیر کی آواز سمجھتا ہے۔ چنانچہ گوہر شاہی کی معتقد ہندو تنظیم آر اے جی ایس۔ انٹرنیشنل انگلینڈ نے ایک اشتہار میں اسے اپنا کالکی اوتار لکھا۔ بجائے اس کے کہ وہ اس پر نکیر کرتا یا اس سے اظہار برأت کرتا، فرط مسرت سے جھوم اٹھا اور اسے اپنے معتقدین کے ذریعے خوب شائع کرایا۔ آر اے جی ایس۔ انٹرنیشنل کا مطبوعہ اسٹیکر ملاحظہ ہو:

بہت سے لوگوں نے خواب میں اور بہت سے لوگوں نے حقیقت میں آپ کی پشت پر کلمہ طیبہ اور مہر مہدیت بھی دیکھی ہے۔

کالکی اوتار......

ہندو سوسائٹی ائرلینڈ کے سبھاش شرما کہتے ہیں کہ ہمارے وید شاستروں کے مطابق کالکی اوتار کا قد درمیانہ ہوگا، سفید کپڑے ہونگے، برصغیر سے ظاہر ہونگے۔ وہ ظلم کا خاتمہ کریں گے۔ محبت کا درس عام کریں گے۔ دنیا میں انکی نشانی چاند کے ذریعے ظاہر ہوگی۔ باباجی گوہر شاہی چاند میں ظاہر ہو چکے ہیں۔ دل کی ذکر اور نام دان عطا کرتے ہیں۔ ہر دھرم کے لوگوں نے خواب میں انکا درشن کیا ہے، کئی مندروں میں ان کی شبیہ آچکی ہے۔ من کی جوت پراپت کرنے کے لیے لوگ جوق در جوق ان کے پاس آرہے ہیں۔ بہت سے لوگوں کو انہوں نے شنکر جی کے درشن کروائے ہیں۔ باباجی گوہر شاہی کے روحانی علاج سے ہر قسم کی بیماری خواہ کینسر ہو لوگ صحت یاب ہو رہے ہیں۔

R.A.G.S INTERNATIONAL
0956-905588, 0796-7789097, 07977-145651
Email:- Mohammad @ Younus. free serve.co.U.K
Hindu.Society Ireland Subhash Sharma 0797428844
Gulzar: 0403866901 00-1-520-6281031

Www.Ahlehaq.Com

Www.Ahlehaq.Com

کالکی اوتار......

"ہندو سوسائٹی ائرلینڈ کے سبھاش شرما کہتے ہیں کہ ہمارے وید شاستروں کے مطابق کالکی اوتار کا قد درمیانہ ہوگا، سفید کپڑے ہونگے، بر صغیر سے ظاہر ہونگے۔ وہ ظلم کا خاتمہ کریں گے۔ محبت کا درس عام کریں گے۔ دنیا میں ان کی نشانی چاند کے ذریعے ظاہر ہوگی۔ بابا جی گوہر شاہی چاند میں ظاہر ہو چکے ہیں۔ دل کی مالا اور نام دان عطا کرتے ہیں۔ ہر دھرم کے لوگوں نے خواب میں ان کا درشن کیا ہے، کئی مندروں میں ان کی شبیہ آچکی ہے۔ من کی جوت پراپت کرنے کے لئے لوگ جوق در جوق ان کے پاس آرہے ہیں۔ بہت سے لوگوں کو انہوں نے شنکر جی کے درشن کروائے ہیں۔ بابا جی گوہر شاہی کے روحانی علاج سے ہر قسم کی بیماری خواہ کینسر ہو لوگ صحت یاب ہو رہے ہیں۔"

حالانکہ پروفیسر پنڈت وید اپرکاش کے بقول ہندو عقائد اور ان کی مذہبی کتابوں میں جس کالکی اوتار کی آمد کی پیش گوئی کی گئی ہے وہ سعودی عرب میں حضرت محمد ﷺ کی آمد سے پوری ہو چکی ہے۔ اس لئے کہ جس کالکی اوتار کی آمد کا انتظار تھا اس کے باپ کا نام عبداللہ اور ماں کا نام آمنہ ہوں گے۔

(دیکھئے روزنامہ خبریں ۱۵ / مارچ ۲۰۰۰ء)

مگر اس جاہل مطلق اور حیا باختہ انسان کو ذرا شرم نہیں کہ اس کے دعوئ

www.Ahlehaq.Com

اسلام کے باوجود اسے ہندو نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلے میں آخری نبی اور نجات دہندہ کا درجہ دیتے ہیں، اور یہ اس پر بغلیں بجاتا ہے۔

گوہر شاہی منصب معراج پر:

گوہر شاہی کی زیر طبع، مگر ضبط شدہ کتاب "دین الٰہی" کے صفحہ نمبر ۹ پر اسے "راضیہ"، "مرضیہ" اور "معراج" کے منصب و مرتبہ پر فائز دکھلایا گیا ہے، ملاحظہ ہو "دین الٰہی" کا اقتباس:

"۱۵ر رمضان ۱۹۷۷ء کو اللہ کی طرف سے خاص الہامات کا سلسلہ بھی شروع ہوا تھا۔ راضیہ مرضیہ کا وعدہ ہوا، مرتبہ بھی ارشاد ہوا تھا۔ چونکہ آپ کے ہر مرتبے اور معراج کا تعلق پندرہ رمضان سے ہے، اس لئے اسی خوشی میں جشن شاہی اس روز منایا جاتا ہے۔ آپ نے ۱۹۷۸ء میں حیدر آباد آکر رشد و ہدایت کا سلسلہ جاری کر دیا۔ اور دیکھتے ہی دیکھتے یہ سلسلہ پوری دنیا میں پھیل گیا۔ لاکھوں افراد کے قلوب اللہ اللہ میں لگ گئے۔ بے شمار افراد کے قلوب پر اسم اللہ نقش ہوا، اور ان کو نظر آیا۔ لاتعداد کشف القبور اور کشف الحضور تک پہنچے۔ ان گنت لاعلاج مریض شفایاب ہوئے۔

حضرت سیدنا ریاض احمد گوہر شاہی نے ۱۹۸۰ء میں باقاعدہ تنظیم کے ذریعے پاکستان سے دعوت و تبلیغ کا کام شروع کیا۔ آپ کا پیغام "اللہ کی محبت" کو بہت پذیرائی حاصل ہوئی۔ ہر

Www.Aalehaq.Com

مذہب کے افراد آپ سے عقیدت اور محبت کرنے لگے ،اور اپنی اپنی عبادت گاہوں میں حضرت گوہر شاہی کو خطابت کی دعوت دینے لگے۔ اس کی تاریخ میں نظیر نہیں ملتی کہ کسی شخصیت کو ہر مذہب والوں نے اپنی عبادت گاہوں کے اسٹیج اور منبر پر بٹھا کر عزت دی ہو۔ ہندو، مسلم، سکھ، عیسائی اور ہر مذہب والوں کے دل گوہر شاہی کی صحبت سے ذکر اللہ سے جاری ہوئے، یہ آپ کی ادنیٰ سی کرامت ہے۔ یوں تو آپ کی بے شمار کرامتیں ہیں، ہر ایک کا تذکرہ ناممکن ہے۔

چاند ، سورج، حجر اسود، شیو مندر اور کئی دوسرے مقامات پر بھی تصویر گوہر شاہی، نمایاں ہونے کے بعد اکثر مسلم اور غیر مسلم کا خیال اور یقین ہے کہ یہی شخصیت مہدی، کالکی اوتار اور مسیحا ہے، جس کا مختلف مذہبی کتابوں میں ذکر آیا ہے۔ آیئے آپ بھی ان کو پرکھنے کی کوشش کریں، اور ہم سے تحقیق کے لئے رابطہ کریں، اور ان کی کتب کے ذریعے بھی ان کو پہچاننے کی کوشش کریں۔" (دین الٰہی ص: ۹)

خدائی کے منصب پر :

مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے مرید الملل سے اپنی شان میں وہ رسوائے زمانہ نظم سن کر داد دی تھی، جس میں اس کو "رسول قدنی" کہہ کر پکارا گیا تھا۔ اس کا ظل و بروز ریاض احمد گوہر شاہی بھی لاہور کے لکشمی چوک کے جلسہ عام (منعقدہ

۱۱/اپریل ۱۹۹۶ء) کے اسٹیج پر بیٹھ کر اپنی آٹھ نو برس کی صاجزادی سے اپنی خدائی اور رسالت کا اعلان کراتا ہے۔ ملاحظہ ہو اس کے عقیدت مند کا نذرانۂ عقیدت جو گوہر شاہی کی بیٹی کی آواز میں پیش کیا گیا:

سانسوں میں تیری خوشبو کچھ ایسی سمائی ہے
مستی میں صدا جھوموں یہی دل کی دہائی ہے

کعبے کو بھی دیکھا ہے صورت میں تیری گوہر
میرا عشق یہ کہتا ہے تیرے من میں خدائی ہے

ہیں لوح و قلم تیرے پھر بھی یہی مانگوں
تیرے سامنے موت آئے یہ میری بھلائی ہے

تم یا اللہ کہہ دو، چاہے کہہ دو یا محمد
یا غوث الاعظم کہہ دو یا کہہ دو گوہر شاہی
(عقیدت کے پھول، ص: ۱۳۹)

کفر کی تلقین:

گوہر شاہی کے مریدین کی کس طرح کی تربیت کی گئی ہے؟ اور ان کو کن عقائد کی تلقین کی گئی ہے؟ تعلیمات گوہر شاہی کا ایک شاہکار ملاحظہ ہو، ان کا ایک مرید عقیدت کے پھول صفحہ نمبر ۱۳۹ میں لکھتا ہے:

Www.Ahlehaq.Com

یا مرشد حق ریاض احمد گوہر شاہی
کوئی کافر مجھے سمجھے یا مسلماں سمجھے
تیری پوجا کروں میں تیری پوجا کروں
اپنے من میں بٹھا کر تجھے یا گوہر
تیری پوجا کروں میں تیری پوجا کروں
(عقیدت کے پھول، ص:۱۳۹)

گوہر شاہی کا مردوں کو زندہ کرنا:

دوسری جگہ لکھتا ہے:

بات بگڑی ہوئی سرکار بنا دیتے ہیں
ہر مصیبت سے ہمیں پار لگا دیتے ہیں

میں تو ادنیٰ سا ہوں خادم در گوہر کا
میں نے دیکھا ہے جدھر مردہ جلا دیتے ہیں

نعوذ باللہ اب گوہر شاہی خدا بن گیا کہ وہ مردوں کو بھی زندہ کرنے لگا ہے؟

گوہر شاہی اور یہودیت و عیسائیت کی تبلیغ

آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ: ”لو کان موسیٰ حیا لما وسعه الا اتباعی“۔(اگر حضرت موسیٰ علیہ السلام اس وقت حیات ہوتے تو ان کو بھی میری

جارہی ہے، ورنہ اگر گوہر شاہی کا پورا لٹریچر اور اس کے ملفوظات والہامات کا تفصیلی جائزہ لیا جائے، تو اس کے کفر وزندقہ کا ایک لامتناہی سلسلہ ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ ملعون پوری امت مسلمہ کو نبی رحمت ﷺ کے دامن رحمت سے کاٹ کر اپنے پیچھے لگانا چاہتا ہے۔ اس کے انہی کفریہ عقائد کے پیش نظر یہ اندازہ لگانا کچھ مشکل نہیں کہ اس شخص کی سوچ وفکر مرزا غلام احمد قادیانی سے کسی طرح کم نہیں۔ بلکہ بعض معاملات میں یہ اس کے بھی کان کترتا نظر آتا ہے۔ اس شخص کے نزدیک اسلام، ارکان اسلام اور شعائر اسلام کی کوئی حیثیت نہیں۔ یہ شخص سیدھے سادے مسلمانوں کو اسلام کے متوازی اور اپنے خود ساختہ مذہب کی تعلیم دے کر گمراہ کرنے کی بدترین سازش میں مصروف ہے۔ اور اسلام دشمن قوتیں اسکی پشت پر ہیں۔ علمائے امت کا اخلاقی، مذہبی اور دینی فریضہ ہے کہ اس کا تعاقب کریں، جبکہ حکومتِ پاکستان کو چاہئے کہ اس بد فطرت اسلام دشمن کے منہ میں لگام دے، اور اس کے خلاف عدالت کے فیصلہ پر عمل درآمد کر کے اسے پھانسی کی سزا دے۔

Www.Ahlehaq.Com

Www.Ahlehaq.Com

باب سوم

گوہر شاہی کے کفر و ارتداد پر

اکابرین علماء امت کے فتاویٰ

انجمن سرفروشان اسلام کے بانی ریاض احمد گوہر شاہی کی ارتدادی سرگرمیاں، اس کے ملحدانہ نظریات و معتقدات کے پیش نظر پوری امت کا اتفاق ہے کہ وہ کافر و مرتد اور زندیق و ملحد ہے۔ ذیل میں دیوبندی، بریلوی علماء اور شؤن حرمین کے سربراہ شیخ محمد بن عبداللہ بن سبیّل کے فتاویٰ ترتیب وار نقل کئے جاتے ہیں۔ سب سے پہلے دیوبندی علماء کے فتاویٰ نقل کئے جاتے ہیں۔

ریاض احمد گوہر شاہی نے آج سے چند سال قبل جب پر پرزے نکالنے شروع کئے تو مختلف حضرات نے حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ اور دارالافتاء عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سے متعدد سوالات کئے۔ اس موقع پر حضرت شہیدؒ نے جو سب سے پہلا فتویٰ دیا تھا، مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اسے بطور تبرک سب سے پہلے نقل کر دیا جائے۔

Www.Ahlehaq.Com

Www.Ahlehaq.Com

دار الافتاء ختم نبوت کا فتویٰ

کیا فرماتے ہیں علماء اس کے بارے میں کہ :

۱ :...... کیا یہ ممکن ہے کہ کسی شخص کی ایک نگاہ سے کسی کی تقدیر بدل جاتی ہے ؟

۲...... "یا ریاض احمد گوہر شاہی" اور "یا گوہر" کا وظیفہ کرنے یا کرانے والے مسلمان ہیں ؟

۳ :...... کیا عشق الٰہی میں شریعت کی پابندی ختم ہو جاتی ہے ؟ یا عاشقوں کے لئے حرام، حلال ہو جاتا ہے ؟

۴ :...... گوہر شاہی کا دعویٰ ہے کہ بلا تفریق مذہب کافر و مسلمان کے دل پر اللہ کے نام کو نقش کرتا ہوں، اسلامی اصول کے اعتبار سے اس کا یہ دعویٰ صحیح ہے ؟

۵ :...... کیا شیطان خواب میں حضور علیہ السلام کی شکل میں آسکتا ہے ؟

۶ :...... آج تک کسی نبی، ولی یا بزرگ کی تصویر چاند پر آئی ہے ؟ اگر نہیں تو ایسا دعویٰ کرنے والا مسلمان ہے ؟

جو شخص یہ عقائد و ایمان رکھتا ہو اس کے بارے میں شرعی حکم بتلائیں۔

محمد طاہر کراچی

Www.Ahlehaq.Com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب ومنہ الصدق والصواب :

۱ :...... گوہر شاہی کا یہ کہنا کہ اگر وہ کسی بندے پر کامل نگاہ ڈال لے تو اس سے اس کی تقدیر بدل جاتی ہے ، بالکل باطل اور غلط ہے ۔ شریعت میں ایسی کوئی بات سرے سے نہیں ملتی ۔ ہدایت کا تعلق رب کائنات کی ذات سے ہے اور وہی جس کو چاہتے ہیں ہدایت فرماتے ہیں جس کو چاہتے ہیں گمراہ کرتے ہیں ۔ پھر ایسا شخص جو گناہ اور معصیت کی زندگی میں ملوث ہو ، اس کا یہ دعویٰ کرنا مضحکہ خیزی اور مسلمانوں کو دھوکہ دینے کے سوا کچھ نہیں ۔

۲ :...... "یا گوہر شاہی" ، "یا ریاض گوہر شاہی" اپنے آپ کو کہلوانا اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے برابر کرنا ہے ۔ اس لئے کسی مسلمان سے اس بات کی توقع نہیں کی جاسکتی ۔ لہٰذا گوہر شاہی کا "یا گوہر شاہی" کا وظیفہ پڑھوانا خالص کفر ہے ۔

۳ :...... عشق اگر شریعت کے تابع نہ ہو تو اس کی شریعت میں کوئی حیثیت نہیں ۔ عشق میں کفریہ عقائد رکھنا اور گناہ کبیرہ کا ارتکاب کرنا اور حرام چیز کو حلال قرار دینا ناجائز اور کفر کے زمرے میں آتا ہے ۔

۴ :...... نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ تصور رکھنا کہ شیطان خواب میں آپ کی شکل میں آسکتا ہے ، حدیث شریف کے خلاف ہے ۔ حدیث شریف میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں :

" من رآنی فی المنام فقد رآنی ۔ فإن الشیطان

لا یتمثل فی صورتی " متفق علیه۔ (مشکوٰۃ ص: ۳۹٤)

ترجمہ: "جس نے مجھے سوتے (خواب) میں دیکھا اس نے گویا مجھے ہی دیکھا، کیونکہ شیطان میری شکل میں نہیں آسکتا"

۵ :...... ایسا شخص حضور ﷺ کا جانشین تو کجا مسلمان تک نہیں ہو سکتا۔ صرف اسم ذات کی تبلیغ سے انسان مسلمان نہیں ہوتا بلکہ حضور ﷺ کے دین کے ایک ایک حکم کو ماننا اسلام ہے۔ اور کسی بھی حکم کے انکار کی بنا پر انسان کافر ہو جاتا ہے۔ اس لئے گوہر شاہی کا یہ دعویٰ کہ: "بلا تفریق مذہب صرف اللہ کا نام دل میں نقش کرتا ہوں"، کفر ہے۔

٦ :...... چاند پر تصویر حضور ﷺ سے لے کر آج تک کسی کی نہیں آئی، اس لئے گوہر شاہی کا یہ دعویٰ بھی اسلامی عقائد کے خلاف اور اس کی ذہنی اختراع ہے۔

سوال میں دیئے گئے حوالہ جات کی روشنی میں ریاض احمد گوہر شاہی نامی شخص کی مطبوعہ تصنیفات مثلاً روحانی سفر، رہنمائے طریقت، تحفۃ المجالس، روشناس اور مینارہ نور کے بغور مطالعہ کرنے سے اس شخص کے جو عقائد معلوم ہوئے ہیں، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ شخص ملحد و زندیق ہے۔ لیکن لوگوں کو گمراہ کرنے اور اپنے الحاد و زندقہ کو چھپانے کے لئے تصوف کی اصطلاحات استعمال کر رہا ہے۔

نیز اس نے اپنی کتاب "روحانی سفر" میں لکھا ہے کہ:

"جو نشہ اللہ کے عشق میں اضافہ کرے، یکسوئی قائم رہے، خلق خدا کو بھی کوئی تکلیف نہ ہو وہ مباح بلکہ جائز ہے۔"

جبکہ احادیث نبویہ میں نشہ آور اشیا کو حرام قرار دیا گیا ہے، چنانچہ نبی اکرم ﷺ کا فرمان ہے: "کل مسکر حرام" (ہر نشہ آور چیز حرام ہے)۔

نیز یہ شخص جس فقر اور تصوف کی دعوت دیتا ہے اس کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ لہٰذا ایسے عقائد رکھنے والے شخص کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

واللہ اعلم:

مفتی نظام الدین شامزئی
نگران شعبۂ تخصص
جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن
کراچی

سعید احمد جلالپوری
خادم دار الافتاء عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
واستاذ حدیث مدرسہ امینیہ للبنات۔ کراچی
۱۸/۵/۲۴ھ

مفتی محمد جمیل خان
نائب مدیر
اقرأ روضۃ الاطفال ٹرسٹ
کراچی

نذیر احمد تونسوی
خادم ختم نبوت۔ کراچی

Www.Ahlehaq.Com

Www.Ahlehaq.Com

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ کا آخری فتویٰ:

استفتاءُ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا فرماتے ہیں علماءِ دین، اس کے بارے میں کہ ایک شخص جس کا نام ریاض احمد گوہر شاہی ہے اور اس کی جماعت کا نام "انجمن سر فروشان اسلام" ہے۔ بنیادی طور پر وہ شخص میٹرک پاس ہے، اور پیشہ کے اعتبار سے وہ ویلڈر اور موٹر مکینک ہے۔ نسلاً مغل ہے مگر اپنے آپ کو سید کہلاتا ہے، کوٹری خورشید کالونی، حیدر آباد، سندھ میں "روحانی مرکز" کے نام سے اس نے اپنا اڈا بنایا ہوا ہے اس کا دعوٰی ہے کہ:

۱ :...... جو کچھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم مجھے پڑھاتے ہیں، میں وہی بتاتا ہوں۔

۲ :...... حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اکثر ملاقاتیں ہوتی رہتی ہیں۔

۳ :...... کئی بار رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بالمشافہ ملاقات ہوئی ہے۔

۴ :...... اس کے عقیدت مندوں نے ایک اسٹیکر

Www.Ahlehaq.Com

شائع کیا ہے جس میں لا الٰہ الا اللہ کے بعد محمد رسول اللہ کی جگہ ریاض احمد گوہر شاہی لکھا ہے، مگر یہ شخص اسٹیکر کے بارے میں کہتا ہے کہ اس میں کوئی گناہ نہیں ہے۔

۵ :...... اسلام کے پانچ بنیادی ارکان میں سے نماز، روزہ کو ظاہری عبادت کہہ کر کہتا ہے ان میں روحانیت نہیں ہے، روحانیت دل کی ٹک ٹک میں ہے۔

۶ :...... یہ شخص قرآن کریم کے تیس پاروں کے بجائے کہتا ہے کہ چالیس پارے ہیں، اور اضافی دس پارے ان تیس پاروں سے مختلف مضامین پر مشتمل ہیں۔ ان تیس پاروں میں ہے کہ زکوٰۃ ڈھائی فیصد ہے مگر ان دس پاروں میں ہے کہ زکوٰۃ ساڑھے ستانوے فیصد ہے، تیس پاروں میں ہے کہ نماز پڑھ ورنہ گناہگار ہو جائے گا، اور ان دس پاروں میں ہے کہ تو نے نماز پڑھی تو، تو گناہگار ہو جائے گا، وغیرہ وغیرہ۔

۷ :...... اس کا کہنا ہے کہ میرے معتقد مجھے مہدی سمجھتے ہیں اور جو مجھ کو جیسا کچھ سمجھے گا اس کو اتنا ہی نفع ہوگا۔

۸ :...... اس کا کہنا ہے کہ میری تصویر چاند، سورج اور حجر اسود پر ظاہر ہو چکی ہے جو اس کا انکار کرتا ہے وہ اللہ کی بہت بڑی نشانیوں کو جھٹلاتا ہے۔

۹ :...... میری حجر اسود کی تصویر کی امام حرم حماد بن عبداللہ نے تصدیق کی ہے اور کہا کہ یہ مہدی کی تصویر سے ملتی

WwwAhlehaq.Com

جلتی ہے۔

۱۰ :...... وہ کہتا ہے کہ حضور اکرم ﷺ کے ساتھ میں عالم ارواح میں رہتا تھا، آپ جب دنیا میں آئے اور آپ نے حجر اسود پر میری تصویر دیکھی تو مجھے پہچان لیا اس لئے آپ ﷺ نے میری تصویر کو بوسہ دیا۔

۱۱ :...... وہ کہتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے امریکہ کے ایک ہوٹل میں میری ملاقات ہوئی ہے اور وہ مجھ سے ملنے آئے تھے، اس کا یہ کہنا بھی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہو چکے ہیں۔

۱۲ :...... اس کا کہنا ہے کہ حضرت مہدی علیہ الرضوان پیدا ہو چکے ہیں، اور دعویٰ مہدویت سے اس لئے خاموش ہیں کہ پاکستان میں قانون توہین رسالت کے تحت جیل میں جانے کا خدشہ ہے۔

۱۳ :...... وہ نامحرم خصوصاً چلّہ کے دوران رات رات بھر ایک مستانی سے ہم آغوش رہے مگر اس سے اس کی روحانیت میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔

۱۴ :...... وہ حضرات انبیاءِ کرام میں سے حضرت آدم علیہ السلام کو "حسد" اور "شرارتِ نفس" کا مریض باور کراتا ہے۔

۱۵ :...... وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قبر کو حضرت

Www.Ahlehaq.Com

موسیٰ علیہ السلام کے جسم اطہر سے خالی اور شرک کا اڈا باور کراتا ہے۔

۱۶:......وہ کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ مجبور ہے، اور شہ رگ کے پاس ہوتے ہوئے بھی نہیں دیکھ سکتا۔

۱۷:...... وہ کہتا ہے کہ آنحضرت ﷺ، اللہ سے ملاقات کرنے گئے تو دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں حضرت علی کی انگوٹھی تھی۔

۱۸:......وہ کہتا ہے کہ بھنگ، چرس حرام نہیں بلکہ وہ نشہ جس سے روحانیت میں اضافہ ہو حلال ہے، خواہ مخواہ ہمارے عالموں نے حرام قرار دے دیا۔

۱۹:......وہ کہتا ہے کہ روحانیت سیکھو خواہ تمہارا تعلق کسی بھی مذہب سے ہو، اور جس نے روحانیت سیکھی چاہے اس نے کلمہ اسلام نہیں پڑھا وہ جہنم میں نہیں جائے گا۔

۲۰:......وہ اپنے لئے معراج اور الہام کا دعویدار ہے۔

دریافت طلب امر یہ ہے کہ یہ شخص مسلمان ہے یا کافر و زندیق؟ اس شخص اور اس کی جماعت اور اس کے ماننے والوں کے بارے میں قرآن و سنت اور علمائے امت کی کیا تصریحات ہیں؟ ان لوگوں سے میل جول، رشتہ ناتہ جائز ہے یا نہیں؟ نیز یہ کہ ان کے ذبیحہ کا کیا حکم ہے؟ تفصیل سے مع دلائل بیان فرمائیں۔

والسلام

سائل: سعید احمد جلالپوری، کراچی۔

www.Ahlehaq.Com

الجواب:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی، اما بعد:

برادر محترم مولانا سعید احمد جلالپوری زید مجدہٗ نے ریاض احمد گوہر شاہی کے بارے میں، جس نے اپنی جماعت کا نام "انجمن سر فروشان اسلام" رکھا ہے، یہ سوال نامہ مرتب کیا ہے، اور میرے کہنے پر انہوں نے گوہر شاہی کے عقائد پر ایک کتاب مرتب کی ہے۔ ان کی اس پوری کتاب میں ان مندرجہ بالا سوالات کے بارے میں حوالہ جات موجود ہیں، اور برادر محترم مولانا سعید احمد صاحب نے اس کے ان دعاوی کا خلاصہ بہت خوبصورت الفاظ میں اس سوال نامہ میں نقل کر دیا ہے، اور اس سوال نامہ کے آخر میں انہوں نے یہ سوال کیا ہے کہ یہ شخص ریاض احمد گوہر شاہی مسلمان ہے یا کافر و زندیق؟

۱:...... جس شخص نے اس سوال نامہ کا مطالعہ کیا ہو، وہ بتا سکتا ہے کہ یہ شخص مسلمان نہیں بلکہ کافر و زندیق اور مرتد ہے۔

۲:...... یہ شخص اور اس کی جماعت اور اس کے ماننے والوں کے بارے میں قرآن و سنت اور اکابر امت کی تصریحات یہ ہیں کہ ایسا شخص ہرگز ہرگز مسلمان نہیں ہو سکتا۔

۳:...... ریاض احمد گوہر شاہی اور اس کی جماعت کے لوگوں کے ساتھ تعلق رکھنا اور رشتہ ناتہ کرنا جائز نہیں۔

۴:...... ان لوگوں کا ذبیحہ مردار ہے۔

۵ :...... جس شخص نے کتاب وسنت اور اکابر امت کی تصریحات پڑھی ہوں اس کے لئے مندرجہ بالا امور پر دلیل پیش کرنے کی ضرورت نہیں ہے، بلکہ اس سوال نامہ میں جو کچھ لکھا گیا ہے وہ واضح طور پر ان تمام امور کی دلیل ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

محمد یوسف عفااللہ عنہ

(۱۲؍ صفر ۱۴۲۱ھ)

Www.Ahlehaq.Com

www.Ahlehaq.Com

جامعہ علوم اسلامیہ

علامہ بنوری ٹاؤن کا فتویٰ

الجواب ومنہ الصدق والصواب:

واضح رہے کہ اللہ رب العزت نے آپ ﷺ پر سلسلۂ نبوت کو ختم فرما کر دین کی تکمیل کا اعلان فرمادیا۔ اس ذات کریم نے تمام ادیان میں سے دینِ اسلام کو پسندیدہ دین قرار دیا۔ قرآن مجید میں اس کا تذکرہ ان الفاظ میں آتا ہے:

"وَمَنْ يَبْتَغِ غَيرَ الإسْلَامِ دِيناً فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْه.."

ترجمہ: "اور جو کوئی چاہے اسلام کے سوا کوئی دین، سو اس سے ہر گز قبول نہیں کیا جائیگا۔"

حضور ﷺ پر دین کامل اور مکمل کر دیا گیا ہے جس کا واضح ثبوت ارشاد الٰہی:

"اَلْيومَ أكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَأتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الإسْلَامَ دِيْناً.."

کی صورت میں موجود ہے۔ لہٰذا اگر کوئی آدمی اسلام میں ترمیم واضافہ کرنے کی ناپاک کوشش کرنا چاہے تو مسلمان اسے کسی صورت میں برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں۔

آنحضرت ﷺ کی وفات کے بعد طرح طرح کے فتنے نمودار ہوئے کوئی مدعی نبوت تھا، کوئی مدعی مہدویت تھا، کوئی مدعی مسیحیت۔ ایسے افراد کے گروہ دنیا میں موجود ہیں جنھوں نے اس دعویٰ کے ساتھ ایک نئے مذہبی گروہ کی بنیاد رکھی۔ ایران

www.Anlehaq.com

میں محمد علی باب اور بہاءُ اللہ شیرازی نے مہدی ہونے کے دعویٰ کے ساتھ اپنا سفر شروع کیا اور اس وقت بہائی مذہب کے پیروکار دنیا کے مختلف خطوں میں موجود ہیں۔ امریکہ میں ماسٹر فادر محمد اور عالیجاہ محمد نے بھی مہدی ہونے کی سیڑھی کو نئے مذہب کے آغاز کے لئے استعمال کیا۔ اور ''نیشن آف اسلام'' کے نام سے ان کا مذہب اپنے موجودہ پیشوا لوئس فرحان کی قیادت میں پھیل رہا ہے جو دنیا کے ایک ارب سے زائد مسلمانوں کے مسلمہ دین اسلام سے قطعی طور پر مختلف مذہب ہے۔ اسی طرح پاکستان کے علاقہ مکران میں ذکری مذہب سینکڑوں سال سے چلا آرہا ہے۔ اس کا آغاز بھی ملا محمد اٹکی نے مہدی کے دعویٰ سے کیا تھا۔ اور رفتہ رفتہ اس نے رسول اللہ اور خاتم النبیین کے القاب اپنے لئے مخصوص کر لئے تھے۔

انگریز ملعون نے اپنے دور استبداد میں مسلمانوں کی ملی وحدت کو پارہ پارہ کرنے کے لئے مختلف فتنے برپا کئے۔ غرضیکہ عالم اسلام مختلف فتنوں سے نبرد آزما رہا ہے۔ ان سب سے خطرناک اور بے حد تکلیف دہ وہ جعلی نبوت اور جھوٹے نبی کا فتنہ تھا جسے انگریز نے امت مسلمہ سے جذبۂ جہاد ختم کرنے، منصب نبوت کی تخفیف کرنے اور دین کے مسلمات کو ناقابل اعتبار بنانے کے لئے قادیان سے اپنے جدی پشتی غلام سے دعویٰ نبوت کروا کر امت کو کرب میں مبتلا کر دیا۔ دراصل فتنہ قادیانیت بھی اسلام کے لئے ایک سنگین فتنہ ہے۔ ملت اسلامیہ اور ہندو پاک کے مسلمان اس انگریزی نبی کے انگریزی دین کا زہر ختم کرنے اور اس کے بدبودار لاشے کو دفن کرنے سے ابھی فارغ نہیں ہوئے تھے کہ اس غلیظ فتنے کی کوکھ سے جنم لینے والا اس سے ملتا جلتا روحانیت اور تصوف کے نام پر اس کے گماشتوں نے ایک نیا فتنہ برپا کر دیا، جس کے بانی ریاض احمد گوہر شاہی نے یک لخت پورے دین کی عمارت کو ڈھا دینے کا اعلان کر دیا

ہے جیسا کہ استفتا ئیں میں تحریر کردہ عقائد اور دیگر اس کی کتابوں، رسالوں اور پمفلٹ وغیرہ کے دیکھنے سے معلوم ہوا ہے کہ وہ اسلام اور صاحب اسلام ﷺ کے خلاف توہین آمیز کلمات کہتا ہے، قرآن مجید میں تحریف، کلمہ طیبہ میں تبدیلی۔ چاند، سورج اور حجر اسود میں اپنی شبیہ کا دعویدار ہے اور اس کا کہنا ہے کہ حرم کے امام حماد بن عبد اللہ نے اسکی تصویر حجر اسود پر دیکھی ہے (جبکہ حرم کے ائمہ کے سربراہ الشیخ عبداللہ بن سبیل نے سختی سے اس کی تردید کی ہے اور ایسے شخص کو ضال مضل اور دجالوں میں سے ایک دجال قرار دیا اور فرمایا کہ حماد بن عبد اللہ کے نام سے کوئی امام، حرم میں موجود نہیں ہے) اسی طرح وہ حضرت محمد ﷺ سے براہ راست تعلیم حاصل کرنے کا دعویدار ہے۔ حتیٰ کہ اس نے نماز، روزہ، حج اور دوسرے شعائر اسلام کا انکار کردیا۔ حد تو یہ ہے کہ نجات کے لئے دین، ایمان اور اسلام کی ضرورت کا بھی منکر ہے۔ اور اس کے نزدیک ظاہر شریعت، قرآن وحدیث اور اسکے احکام کی کوئی حقیقت نہیں۔ دیگر باطل عقائد کے علاوہ اس کا یہ کہنا کہ (نعوذباللہ) حضرت عیسیٰ علیہ السلام امریکہ کے ایک ہوٹل میں اس سے ملنے آئے تھے، جس کے بارے میں باقاعدہ انجمن سرفروشان نے پمفلٹ اور رسالوں پر تصویری شکل میں ملاقات کا منظر دکھایا ہے۔

بصورت مسئولہ ایسے عقائد رکھنے والا شخص اور اسکے متبعین علمائے اہل سنت والجماعت کے نزدیک ضال مضل اور دجال ہیں۔ اور دائرہ اسلام سے خارج اور کافر وزندیق ہیں، ان سے میل جول اور رشتہ ناتہ وغیرہ کرنا حرام ہے اور ان کا ذبیحہ حرام ہے۔

کیوں کہ اسکے متبعین گوہر شاہی کو رسول مانتے ہیں۔ اور باقاعدہ اس کا کلمہ پڑھتے ہیں جیسا کہ اسکی کتابوں میں مذکور ہے۔ اور اصول اسلام نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج

کے منکر ہیں۔اس لئے ان کے کافر ہونے میں کسی قسم کا کوئی شک نہیں۔

قال فی الدر (و) حرم نکاح (الوثنیة) قال فی الشامیة تحت (قوله الوثنیة) و یدخل فی عبدة الاوثان عبدة الشمس (الی قوله) وفی شرح الوجیز و کل مذهب یکفر به معتقد آه قلت و شمل ذلك الدروز و النصیریة والتیامنة فلا تحل مناکحتهم ولا تؤکل ذبیحتهم لانهم لیس لهم کتاب سماوی۔

(الشامیہ ص ۳۱۴،ج ا،بحوالہ احسن الفتاویٰ ص ۱۹۷،ج ۱)

ان کے ہاتھ کا ذبیحہ حلال نہیں ہے جیسا کہ عبارت مندرجہ بالا سے معلوم ہوا۔

الجواب صحیح
محمد عبدالمجید

الجواب صحیح
محمد عبدالسلام
رئیس دارالافتاء
جامعۃ العلوم الاسلامیۃ

فقط واللہ اعلم
کتبہ
خواجہ غلام رسول
المتخصص فی الفقہ الاسلامی
دارالافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیۃ
علامہ بنوری ٹاؤن، کراچی نمبر ۵
۱۴۲۱/۲/۲۹ھ ب ۲۰۰۰/۶/۴ء

Www.Ahlehaq.com

Www.Ahlehaq.Com

جامعہ فاروقیہ کا فتویٰ:

الجواب حامداً ومصلیاً:

استفتاء میں مذکور شق نمبر ۴، ۵، ۶، ۸، ۱۱، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۸، ۱۹ جس شخص کے عقائد ہوں وہ دائرہ اسلام سے خارج، گمراہ باغی، اور گستاخِ رسول ہے۔ ایسے شخص یا اس کے پیروکاروں سے میل جول رکھنا ہلاکت کا باعث ہے۔ اور ایسے شخص سے رشتہ قائم کرنا، اور اسی طرح ان کا ذبیحہ کھانا حرام ہے۔

مسلمانوں کا ایسے لوگوں سے میل جول رکھنا ہلاکت اور ایمان کی بربادی ہے۔ مسلمانوں کو چاہئے کہ ان افراد سے ہرگز تعلق نہ رکھیں جو ایسے گمراہ شخص کے پیروکار ہوں (اللہ تعالیٰ ہمیں ان فتنوں سے محفوظ رکھیں)

ذیل میں اس شخص کے کفریہ عقائد کی مختصراً تفصیل بیان کی جاتی ہے:

۱:...... کلمہ میں محمد رسول اللہ کی جگہ اپنا نام لکھنا ناجائز اور حرام ہے۔

۲:...... پوری امت کا اس پر اجماع ہے کہ نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ عبادات، دین میں اصل مقصود ہیں۔ ان کے بارے میں یہ کہنا کہ ان میں روحانیت نہیں کفر ہے۔ (احسن الفتاویٰ، ج ۱، ص: ۳۱۹)

۳:...... اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی حفاظت کا ذمہ خود لیا ہے۔ قرآن کے بارے میں یہ کہنا کہ اس کے چالیس پارے ہیں، نص صریح کے خلاف ہے، جو کہ کفر ہے۔

۴:...... اسی طرح انبیائے کرام علیہم السلام کی شان میں گستاخی کرنے والا

باجماع امت کافر ہے۔

”فی الشامیة: الکافر بسب نبی.......فانه یقتل حدا۔“

(ج ۴، ص ۲۳۱)

۵ :......اس شخص کا یہ کہنا کہ اللہ مجبور ہے، شہ رگ کے قریب ہوتے ہوئے بھی نہیں دیکھ سکتا۔ (نعوذباللہ) کفریہ عقیدہ ہے اور نصوص قطعیہ کا انکار ہے۔ اسی طرح یہ کہنا کہ روحانیت کوئی سیکھے چاہے کلمہ نہ پڑھے، جہنم میں نہیں جائیگا، یہ کفریہ عقیدہ ہے۔ کیونکہ جہنم سے بچنے کے لئے کلمہ پڑھنا ضروری ہے اور اس پر عمل بھی ضروری ہے۔ یہ عقیدہ نصوص قطعیہ کا مخالف ہے۔

الجواب صحیح

بندہ محمد اقبال عفا اللہ عنہ

۱۴۲۱/۲/۲۴ھ

فقط کتبہ :

حماد اللہ وحید

دار الافتا جامعہ فاروقیہ کراچی

Www.Ahlehaq.Com

www.Ahlehaq.com

دار العلوم کراچی کا فتویٰ

الجواب :

نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم ، اما بعد:

سوال میں ریاض احمد گوہر شاہی کے بارے میں پوچھا گیا ہے کہ شرعاً انکا کیا حکم ہے ؟ ان کے متعلق پہلے ان کی تصنیف کردہ کتب ورسائل سے ان کے کچھ نظریات اور قابل اعتراض مواد ہم پیش کریں گے ، پھر ان پر ضروری تبصرہ کریں گے ، اور آخر میں اسکا خلاصہ اور شخص مذکورہ کا حکم تحریر کریں گے۔

مذکورہ شخص کے بوقت تحریر ہمارے پاس جو کتب ورسائل موجود ہیں، ان کے نام درج ذیل ہیں :

۱ :...... مینارۂ نور۔ ناشر : سر فروش پبلی کیشنز پاکستان

۲ :...... تحفۃ المجالس۔ ناشر : سر فروش پبلی کیشنز پاکستان

۳ :...... تحفۃ المجالس (حصہ سوم)۔ ناشر : انجمن سر فروشان اسلام

۴ :...... رہنمائے طریقت واسرار حقیقت۔ ناشر : سر فروش پبلی کیشنز

۵ :...... روشناس۔ ناشر : سر فروش پبلی کیشنز پاکستان

۶ :...... گوہر۔ سالانہ۔ ناشر : سر فروش پبلی کیشنز پاکستان

۷ :...... تراشہ صدائے سر فروش حیدرآباد (پندرہ روزہ)

اب ان کتب ورسائل سے اہم اقتباسات ملاحظہ ہوں :

Www.Ahlehaq.Com

اول :...... اللہ تعالیٰ کی پہچان اور مغفرت کے لئے اسلام ضروری نہیں :

الف :...... ”اللہ کی پہچان اور رسائی کے لئے روحانیت سیکھو، خواہ تمہارا تعلق کسی بھی مذہب سے ہو۔“

(فرمان گوہر شاہی بر پشت روشناس، مینارۂ نور اور تحفۃ المجالس)

ب :...... ”اللہ کی پہچان اور رسائی کے لئے روحانیت سیکھو خواہ تمہارا تعلق کسی بھی فرقہ یا مذہب سے ہو، مسلمان یہ کہیں گے کہ بغیر کلمہ پڑھے کوئی کیسے اللہ تعالیٰ تک پہنچ سکتا ہے؟ جبکہ عملی طور پر ایسا ہو رہا ہے، عیسائی، ہندو اور سکھوں کے ذکر، بغیر کلمہ پڑھے چل رہے ہیں۔“

(گوہر ص ۴ سرفروش پبلی کیشنز پاکستان)

ج :...... ”حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا کہ مجھے حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے دو علم حاصل ہوئے، ایک میں نے تمہیں بتا دیا اور اگر دوسرا تمہیں بتادوں تو تم مجھے قتل کردو گے، اصل میں یہی دوسرا علم ہے کہ بغیر کلمہ پڑھے بھی اللہ تک رسائی حاصل ہو سکتی ہے۔“ (گوہر ص ۴ سرفروش پبلی کیشنز پاکستان)

د :...... ”کچھ لوگ مذہب کے ذریعہ پاک صاف ہوتے ہیں اور کچھ لوگ کسی ولی کی محبت اور نظر سے بھی صاف ہو جاتے ہیں۔“ (گوہر ص ۶ سرفروش)

ھ :...... ”ہم بلا تفریق نسل و مذہب لوگوں کو اللہ کی محبت کا درس دے رہے ہیں، جب اصحاب کہف سے محبت کے سبب اگر ایک کتا ”حضرت قطمیر“ بن کر جنت میں داخل ہو سکتا ہے تو جن کے دل اللہ کی محبت میں اللہ اللہ کر رہے ہوں وہ کیونکر بخشش سے محروم رہیں گے۔“

(صدائے سرفروش ۱۲ربیع الاول ۱۴۱۹ھ)

و :...... ”ایک اور امریکی خاتون شاہ صاحب سے ملاقات کرنے آئی، وہ بھی روحانیت کی طالب تھی، اس امریکی خاتون کے ساتھ ایک پاکستانی جوڑا بھی تھا، پاکستانی جوڑے نے سرکار کو بتایا کہ یہ امریکن خاتون آپ کے ہاتھ پر اسلام قبول کرنا چاہتی ہے، یہ سن کر شاہ صاحب براہ راست اس خاتون سے مخاطب ہوئے اور پوچھا: تمہیں کیا چاہئے صرف اسلام یا خدا؟ اس خاتون نے برجستہ کہا: خدا، شاہ صاحب نے کہا ٹھیک ہے ہم تمہیں خدا کا راستہ بتاتے ہیں..... خدا کی طرف دو راستے جاتے ہیں، ایک راستہ عشق اور محبت کا راستہ ہے۔ (پھر شاہ صاحب نے دونوں راستوں کا فرق بیان کیا کہ اسلام کے راستے میں کچھ قوانین کی پابندیاں ہیں بخلاف راہ عشق کے۔)

(گوہر ص ۷ سرفروش)

ان اقتباسات سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ جناب گوہر شاہی کے نزدیک
صوص طریقہ سے ذکر کرنے سے اللہ تعالیٰ کی پہچان اور اس تک رسائی ہو سکتی ہے،

اور تزکیۂ نفس اور اللہ تعالیٰ کی محبت حاصل ہو سکتی ہے، اسکو حاصل کرنے کیلئے مسلمان ہونا بھی کوئی ضروری نہیں، اسلام کے سوا دیگر مذاہب والے بھی اس کو حاصل کر سکتے ہیں، بلحہ کر رہے ہیں، نیز مقصود اصلی روحانیت ہے جس کیلئے اسلام شرط نہیں، اور غیر مسلم خواہ ہندو ہو، عیسائی یا سکھ، روحانیت حاصل کرنے کے بعد اسکی بھی مغفرت ہو سکتی ہے، اور اللہ تعالیٰ کو حاصل کرنے کیلئے اسلام کوئی ضروری نہیں اس کے بغیر اس کا حصول ممکن ہے، اور اس نظریہ کو ثابت کرنے کیلئے موصوف نے دو دلیلیں بیان کی ہیں، ایک حدیث ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ اور دوسری اصحاب کہف کا کتا جیساکہ اس کی تفصیل اقتباسات میں مذکور ہوئی۔

یہ ساری باتیں قرآن کریم، احادیث طیبہ اور اجماع امت کی رو سے بالکل باطل اور کھلی گمراہی ہیں، کیونکہ "کفر" کے ساتھ کوئی عمل اللہ تعالیٰ کے ہاں مقبول نہیں، اور کوئی ذکر باعث قرب، باعث محبت الٰہی اور تزکیۂ نفس نہیں، کفر کے ساتھ ذکر کرنے سے جو ظاہری فوائد نظر آتے ہیں وہ ذکر و یکسوئی کا ظاہری اثر ہے، لیکن یہ ذکر باعث قرب و رضا اور باعث مغفرت ہر گز نہیں ہو سکتا، قبولیت اعمال صالحہ کے لئے "ایمان" شرط اول ہے، اور ایمان شرعاً اس وقت تک معتبر نہیں جب تک قبولیت اسلام کے ساتھ ساتھ تمام باطل ادیان اور مذاہب سے برأت کا اظہار نہ ہو۔ اس بارے میں قرآن کریم کی چند آیات، حضور اکرم ﷺ کی چند احادیث طیبہ اور عقائد و فقہ کی چند معتبر تصریحات بطور نمونہ ذیل میں ملاحظہ ہوں:

۱:...... "إِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللهِ الإِسْلَامَ" (آل عمران: ۱۹)

ترجمہ:...... "بلا شبہ دین اللہ تعالیٰ کے ہاں صرف اسلام ہی ہے۔"

۲ :...... " وَمَنْ يَبْتَغِ غَيْرَ الاِسْلَامِ دِيْناً فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْه" (آل عمران : ۸۵)

ترجمہ :...... "جو شخص اسلام کے سوا کوئی اور دین اختیار کرے گا تو وہ اس سے قبول نہیں کیا جائے گا۔"

۳ :...... " اُولٰئِكَ الَّذِيْنَ حَبِطَتْ أعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَة " (آل عمران : ۲۲)

۴ :...... " فَحَبِطَتْ أعْمَالُهُمْ فَلاَ نُقِيْمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَزْناً" (کہف : ۱۰۵)

ترجمہ :...... " ان (کفار) کے سارے (نیک) کام غارت ہو گئے تو قیامت کے روز ہم ان (کے نیک اعمال) کا ذرا بھی وزن قائم نہ کریں گے۔"

اس سلسلہ میں چند ارشاد نبویؐ درج ذیل ہیں :

۱ :...... " والذی نفس محمد بیدہ لا یسمع بی احد من ھذہ الامۃ یھودی ولا نصرانی ثم یموت ولم یومن بالذی ارسلت بہ الا کان من اصحاب النار "

(رواہ مسلم، مشکوۃ شریف۔ کتاب الایمان)

ترجمہ :...... "اس ذات کی قسم جس کے قبضہ و قدرت میں محمد (ﷺ) کی جان ہے کہ اس امت میں سے کوئی بھی یہودی یا عیسائی میرے بارے میں سنے اور پھر میرے لائے ہوئے دین پر ایمان لائے بغیر مر جائے تو وہ جہنمی ہی ہو گا۔"

Www.Ahlehaq.Com

www.Ahlehaq.com

" قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِىْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَ
يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ الرَّحِيْم۔"

ترجمہ :...... "آپ فرمائیں اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری اتباع کرو۔ اللہ تعالیٰ تمہیں محبوب بنالے گا اور تمہاری بخشش فرمادے گا۔ بے شک اللہ تعالیٰ بخشنے والا رحم فرمانے والا ہے۔"

بغیر اتباع رسول اللہ۔ بغیر اطاعت نبی اللہ۔ بغیر اتباع شریعت محمدیہ کبھی بھی کوئی منزل مقصود پر نہیں پہنچ سکتا۔ اس لئے کہ :

خلاف پیغمبر کسے راہ گزید
ہر گز بہ منزل نخواہد رسید

علماً کرام، صوفیاً عظام، صلحاً، نجباً، شرفاً، کملاً، بدلاً، اقطاب واغواث کا بیان کردہ اصول شرع ملاحظہ فرمائیں :

" الشريعة كالسفينة، والطريقة كالبحر، والحقيقة كالصدف، والمعرفة كالدر، من اراد الدر ركب على سفينة ۔"

یعنی شریعت المطہرۃ الغرا! کشتی کی مانند ہے۔ طریقت مستقیمہ وسیعہ! سمندر کی مانند ہے۔ حقیقت اصلیہ! سیپیوں کی مانند ہے۔ معرفت مطلوبہ! موتی کی مانند ہے۔ جو موتی کو حاصل کرنے کا ارادہ کرے وہ کشتی میں سوار ہو جائے۔

کوئی فرد! ہوا میں اڑے، آگ پر چلے۔ جب تک اس میں اتباع شریعت

نہیں، ولایت نہیں۔ کرامت نہیں۔ یہ اہانت ہوگی یا استدراج ہوگا۔ جہلا، حمقا، خبثا! کرامت اور اہانت میں فرق نہیں کرتے۔ شیطان! مشرق میں ہو، آن واحد میں مغرب میں پہنچ جائے یہ استدراج ہے۔ اور اگر کسی متبع سنت بزرگ اور ولی کامل سے اس کا صدور ہو تو یہ کرامت ہے۔ خرق عادت یہ ہیں: ارہاص، معجزہ، کرامت، معونت، اہانت اور استدراج۔

ارہاص :...... نبی پاک صاحب لولاک ﷺ سے اظہار نبوت ورسالت سے پہلے جو امور خارق عادت، خلاف عادت صادر ہوئے ان کو "ارہاص" کہتے ہیں۔

معجزہ :...... سرکار دو عالم ﷺ سے اعلان نبوت ورسالت کے بعد جو امور خارق عادت اور خلاف عادت صادر ہوئے وہ "معجزہ" ہیں۔ جیسا کہ "شق القمر"، "رد شمس" اور معراج وغیرہ۔

کرامت :...... سرکار دو عالم ﷺ کے امتی "مرد کامل"، "مقرب بارگاہ الٰہی"، "غوث"، "قطب"، "ابدال"، "ولی اللہ"، "صحابیٔ رسول"، "تابعی"، "تبع تابعی"، "ائمۂ مجتہدین"، "اولیاءٔ کاملین" سے جو امور خرق عادت، خلاف عادت صادر ہوں ان کو کرامات کہتے ہیں، اور کرامات اولیاءٔ حق ہیں۔ (شرح عقائد)

معونت :...... عام مومنین سے جو خرق عادت و خلاف عادت امر صادر ہو وہ معونت ہے۔

اہانت :...... بے باک، فجار یا کفار سے ان کے خلاف خرق عادت امر ظاہر ہو وہ اہانت ہے۔

استدراج :...... بے باک، فجار، یا کفار سے ان کے موافق خرق عادت امر

www.Ahlehaq.Com

ظاہر ہو تو وہ استدراج ہے۔ جیسا کہ ہندو کہتے ہیں کہ ہمارا کرشن جی! اپنی دس گوپیوں کے پاس ایک وقت میں تھا۔ یہ استدراج ہے۔

مسلمانوں کو اصول شرع مذکورہ کے اعتبار سے سمجھ لینا چاہئے کہ ریاض نوکر شاہی کے تمام افعال واقوال، اعمال واحوال وکردار مذکورہ گندے اور غلیظ اور فحش اور نجاسات ہیں۔ مسلمانو! اس سے پیچھے ہٹ جاؤ۔ اس کے اگر تم قریب ہوئے تو تمہیں گندگی کی چھینٹیں پڑیں گی۔ مسلمانو! اس سے پیچھے ہٹ جاؤ۔ اس کے اگر تم قریب ہوئے تو تم فحش اور بے حیائی میں مبتلا ہو جاؤ گے۔ مسلمانو! اس سے پیچھے ہٹ جاؤ۔ اس کے اگر تم قریب ہوئے تو تم نشہ وسکر میں محو ہو جاؤ گے۔

" اتبعو السواد الاعظم من شذ شذ فی النار۔ "سواد اعظم بڑی جماعت کی اتباع کرو جو جماعت سے الگ ہوا وہ نار جہنم میں الگ ہوا۔ علیکم بالجماعۃ جماعت کو لازم پکڑو۔ ایسے عقل کے اندھوں، دل کے گندوں، جاہلوں.......... خباثت کے پتلوں کے پیچھے مت جاؤ۔

مسلمانو! اب اس کو کیا کہو گے۔ جو شراب کے نشہ میں مخمور رہتا ہے، حالانکہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: کل مسکر حرام (ہر نشہ دینے والی (شے) حرام ہے۔) لہٰذا شراب، بھنگ، چرس، افیم، گانجا، تاڑی، سپرٹ، الکوحل یہ سب نشہ دینے والی ہیں حرام ہیں۔

نشہ دینے والی شے جبکہ وہ سیال بہنے والی ہو پانی کی صورت میں ہو تو وہ نجس بھی ہیں۔ لہٰذا شراب اور بھنگ، چرس، گانجا جبکہ گھوٹی گئی ہوں۔ اور تاڑی (دودھ) جب اس میں سکر آجائے اور سپرٹ اور الکوحل یہ سب نجس اور پلید ہیں اور حرام بھی ہیں۔ (کتب فقہ۔ عالمگیری وغیرہ)

مردوں کو عورتوں کا لباس پہننا حرام ہے اور عورتوں کو مردوں کا لباس پہننا حرام ہے۔ حدیث میں ایسے مردوں اور عورتوں پر لعنت آئی ہے۔ سرکار فرماتے ہیں :

" لعن الله المتشبهين من الرجال بالنساء والمتشبهات بالرجال۔"

ترجمہ :...... اللہ تعالیٰ نے ان مردوں پر لعنت فرمائی جو عورتوں کے مشابہ بنتے ہیں اور ان عورتوں پر لعنت فرمائی ہے جو مردوں کی مشابہت کرتی ہیں۔

اب رہا مسئلہ مجذوبیت کا، حقیقی مجذوب احکام شریعت کا انکار نہیں کرتا۔ مجذوب اگر عورتوں کے کپڑے پہن لیتا ہے۔ تو شرعاً اس پر گرفت نہیں کیونکہ وہ مکلف نہیں رہا کیونکہ وہ سلوک طے کر رہا تھا کہ اللہ تعالیٰ کی تجلی اس کے قلب پر واقع ہوئی اور وہ برداشت نہ کر سکا اور اس پر جذب طاری ہو گیا۔ اور عقل گم ہو گئی۔ جس کی وجہ سے وہ مکلف نہ رہا۔

رابعہ بصریہ علیہا الرحمۃ ولیہ تھیں۔ پاکباز تھیں۔ ان کو طوائف کہنا یہ ریاض گوہر شاہی کی خباثت اور ضلالت ہے۔

ریاض نامی اور اس کے معتقدین کو مساجد میں حلقۂ ذکر کرنے کی اجازت دینا اور جگہ دینا فتنہ و فساد کو جگہ دینا ہے۔ اور مساجد میں تخریب کاری کا سامان پیدا کرنا ہے۔ سنی مسلمانوں کو لازمی ہے کہ ان کو ہرگز دل و دماغ، ذہن و فکر، منبر و محراب اور مسجد و مدرسہ میں جگہ نہ دیں۔ اور ان کی صحبت سے بچیں۔ للصحبة تاثير ولو كان ساء......

نظام مصطفیٰ کا نفاذ ہوتا تو قاضیٔ اسلام ایسے لوگوں کو شہر بدر کر دیتا۔

(فتاویٰ عالمگیری، مظہری وغیرہ)

هذا من عندي و الله اعلم بالصواب

کتبہ فقیر ابو العلا محمد عبد اللہ قادری اشرفی رضوی، قصور

Www.Ahlehaq.Com

شئوون حرمین کے رئیس

امام کعبہ : شیخ محمد بن عبداللہ سبّیل کا فتویٰ :

گوہر شاہی ملعون کے دجل وافتراٗ کا یہ عالم ہے کہ اس نے اپنی حجر اسود کی مزعومہ تصویر کے جھوٹ کو سچ باور کرانے کے لئے ائمہ حرم میں سے ایک خود ساختہ امام بنایا، اس کا نام تجویز کیا اور پھر دعویٰ کیا کہ اس نے میری حجر اسود کی تصویر کی تصدیق کی ہے، چنانچہ وہ کہتا ہے کہ "امام حرم حماد بن عبداللہ نے اس کی حجر اسود کی تصویر کی تصدیق کی ہے اور کہا ہے کہ یہ امام مہدی کی تصویر ہے۔" لیکن جب اس سلسلہ میں شئوون حرمین کے سربراہ شیخ محمد بن عبداللہ بن سبّیل سے رابطہ کیا گیا، اور انہیں اس ملعون کی مذکورہ بالا ہفوات اور دعووں پر مشتمل اخبارات ورسائل اور پمفلٹ پیش کئے گئے اور ان کو بتلایا گیا کہ گوہر شاہی ملعون کا یہ دعویٰ ہے کہ امام حرم حماد بن عبداللہ نے بھی اس کی حجر اسود کی تصویر کی تصدیق کی ہے اور کہا ہے کہ یہ اس کی صداقت کا نشان ہے۔ تو شیخ محمد بن عبداللہ بن سبّیل نے اس کو جھوٹ اور فراڈ قرار دیا، اس کی تردید فرمائی اور فتویٰ جاری کیا کہ ایسا دعویٰ کرنے والا شخص دجال و کذاب ہے، اور فرمایا کہ حجر اسود پر ایسی کوئی تصویر ظاہر نہیں ہوئی اور نہ ہی کسی امام نے اس کی تصدیق کی ہے بلکہ اس نام کا کوئی امام ہی نہیں، شیخ سبّیل کے فتویٰ کا ترجمہ اور اس کا عکس درج ذیل ہے :

Www.Ahlehaq.com

"تمام تعریفیں اللہ وحدہ لاشریک کے لئے ہیں، صلاۃ و سلام اس ذات اقدس پر جن کے بعد کوئی نبی نہیں، اور ان کی آل اور ان کے اصحاب پر، امابعد: ہمیں بعض پاکستانی جرائد کے ذریعہ یہ خبر پہنچی ہے کہ انجمن سرفروشان اسلام کا بانی وسربراہ جو ریاض احمد گوہر شاہی نامی شخص ہے، نے دعویٰ کیا ہے کہ وہ مہدی ہے، اور اپنے اس دعویٰ پر اس نے یہ استدلال پیش کیا ہے کہ حجر اسود پر اس کی شبیہ نظر آئی ہے، اور بقول اس کے امام حرم حماد بن عبداللہ نے اس بات کی تصدیق بھی کی ہے، میں حقیقت کی وضاحت اور اظہار حق کے لئے یہ بات مسلمانوں کے نام لکھ رہا ہوں کہ کسی بھی شخص کی تصویر حجر اسود میں ظاہر نہیں ہوئی، اور نہ حرمین شریفین کے اماموں میں سے کسی نے اس بات کی تصدیق کی ہے، بلکہ حرمین شریفین میں حماد بن عبداللہ نام کا کوئی امام سرے سے موجود نہیں ہے، یہ شخص ریاض احمد گوہر شاہی امام مہدی نہیں ہے بلکہ یہ شخص سب سے بڑا جھوٹا، سب سے بڑا گمراہ، لوگوں کو گمراہ کرنے والا، سب سے بڑا دھوکہ باز اور دجالوں میں سے ایک دجال ہے"۔

بسم الله الرحمن الرحيم

المملكة العربية السعودية
الرئاسة العامة لشؤون المسجد الحرام والمسجد النبوي
مكتب الرئيس

الرقم : ....
التاريخ : ....
المشفوعات : ....

Www.Ahlehaq.com

" رسالة إمام الحرم المكي الشريف إلى عموم المسلمين "

الحمد لله وحده والصلاة والسلام على من لا نبي بعده وعلى آله وصحبه أجمعين

أما بعد :

فلقد بلغنا الخبر الذي تناقلته بعض الجرائد الباكستانية بأن رئيس منظمة سرفروشان اسلام المدعو / رياض أحمد جوهر شاهي قد ادعى أنه المهدي ، واستدل على دعواه بأن صورته ظهرت في الحجر الأسود ، وأن إمام الحرم المكي / حماد بن عبد الله قد صادق على ذلك .

وإني - توضيحاً للحقيقة وإظهاراً للحق وأداء للواجب - أكتب هذه الأحرف بياناً للواقع للإخوة المسلمين ، بأنه لم تظهر قطعاً أية صورة لأي أحد في الحجر الأسود . ولم يصادق أحد من أئمة الحرمين الشريفين على ذلك ، بل إنه لا يوجد في الحرمين الشريفين أي إمام باسم (حماد بن عبد الله) .

وإن هذا المدعو (رياض أحمد جوهر شاهي) مدعي المهدوية المذكور ما هو إلا كذاب ضال مضل ودجال من الدجاجلة . والله الهادي إلى سواء السبيل .

محمد بن عبد الله بن سبيل

الرئيس العام لشؤون المسجد الحرام والمسجد النبوي

وإمام وخطيب المسجد الحرام

Www.Ahlehaq.Com

چوتھا باب

فتنہ گوہر شاہی کا تعاقب

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی جانب سے اس فتنہ کی سرکوبی کے لئے عدالتی کاروائی، مقدمات اور فیصلوں کی روئیداد:

ریاض احمد گوہر شاہی نے شروع شروع میں اگرچہ اپنے آپ کو بریلوی مسلک کا باور کرایا۔ اور بریلوی مسلک کے علماؑ سے اپنا ربط و ضبط ظاہر کیا۔ چنانچہ اسکی تحریک کے ابتدائی دور میں متعدد بریلوی زعماؑ نے اپنی تقریروں اور تحریروں سے اس کی تائید و تصدیق کی۔ مگر اس کی اصلیت ظاہر ہونے اور عقائد معلوم ہونے پر رفتہ رفتہ انہوں نے نہ صرف اس کی سرپرستی سے ہاتھ کھینچ لیا بلکہ اس کے کفریہ عقائد سے کھلے عام برأت کا اظہار کرتے ہوئے اس پر کفر وارتداد کا فتویٰ جاری کیا۔

ہماری معلومات کے مطابق بعض جگہوں پر گوہر شاہی نے بریلوی علماؑ کی جانب سے اپنے خلاف لگائے جانے والے کفر وارتداد کے فتویٰ کو عدالت میں چیلنج کیا،

اور اپنے مخالفین کو نیچا دکھانے میں کامیاب ہو گیا۔

یوں وہ پہلے سے زیادہ بے باک بہادر اور جری ہو گیا اور اس نے اپنی ارتدادی سرگرمیاں تیز کر دیں، اس کے کارندے بھی کھلے عام اس کے عقائد و نظریات کا پرچار، اور اس کے لٹریچر کی تقسیم کرنے لگے۔ غالباً ان کے آقاؤں نے انہیں یقین دلا دیا تھا کہ اب فضا ہموار ہے، اور مخالفت کا اندیشہ بھی نہیں ہے۔ اگر کچھ لوگ اس طرف متوجہ ہوئے بھی تھے تو وہ ٹھنڈے ہو چکے ہیں۔ چنانچہ وہ بلا خوف تردید کھلے عام جلسے، جلوس اور محافل قائم کرنے لگے۔ اور تحریف کلمہ پر مشتمل نہایت غلیظ قسم کا ایک اسٹیکر شائع کر کے اسے سیدھے سادے مسلمانوں میں پھیلانے کی کوشش کی گئی۔ سب سے پہلے تھانہ رنگ پور، ضلع مظفر گڑھ کی حدود میں اس کا ایک مرید اسحٰق کھیڑا اس دل آزار اسٹیکر اور دوسرا ارتدادی لٹریچر تقسیم کرتے ہوئے پکڑا گیا اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے تربیت یافتہ کارکن جناب حافظ محمد اقبال صاحب نے نہ صرف اس کی نشاندہی کی بلکہ تھانہ اور عدالت میں جا کر اس کے خلاف چارہ جوئی کی اور اہالیان علاقہ کو اس فتنہ کی سرکوبی کی طرف متوجہ کیا، اور تمام مسلک کے مسلمانوں کو اس فتنہ کی سنگینی سے آگاہ کیا اور متفقہ طور پر مظاہرہ کیا گیا اور انتظامیہ نے مجبوراً اس موذی کو گرفتار کیا اور اس پر مقدمہ قائم کر کے دہشت گردی کی عدالت سے اسے سزا دلائی گئی۔ گوہر شاہی کے عقائد اور اس کی تحریک کے خلاف سب سے پہلی عدالتی چارہ جوئی اور اس میں کامیابی کی رپورٹ ماہنامہ "لولاک ملتان" کے حوالہ سے درج ذیل ہے:

Www.Ahlehaq.Com

فتنۂ گوہر شاہی کے خلاف انسداد دہشت گردی

عدالت ڈیرہ غازی خان کا فیصلہ :

ریاض احمد گوہر شاہی راولپنڈی کے علاقہ کا رہنے والا تھا۔ گزشتہ عشرہ سے یہ کوٹری سندھ میں براجمان ہے۔ اس کے عقائد و نظریات خالصۃً ایک بے دین کے ہیں۔ اس کا رہن سہن، طرز معاشرت، طور و طریق یہ بتلاتا ہے کہ یہ کسی ایجنسی کا شاخسانہ ہے۔ مال و دولت کی ریل پیل نے اسے ایمان، عقیدہ، اخلاق و عمل سے تہی دست کر دیا ہے۔ اس نے اب فتنہ کی حیثیت اختیار کر لی ہے۔ اس کے گروہ کے اثرات پورے ملک میں سرایت کر رہے ہیں۔ تمام مسالک کے علماءؒ نے اس کے خلاف فتویٰ دیا ہے۔ (دیوبندی، بریلوی اکابر اور امام حرم شیخ عبداللہ بن سبیّل کے فتاویٰ جات اس کتاب کے باب سوم میں آچکے ہیں)

دسمبر ۱۹۹۸ء میں گوہر شاہی کے گروہ کے کچھ افراد نے تھانہ رنگ پور ضلع مظفر گڑھ کی حدود میں پر پرزے نکالے اور گوہر شاہی نظریات کی اشاعت کے لئے حرکت کی اور کلمہ کی تحریف پر مشتمل ایک اسٹیکر تقسیم کیا۔ تو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت چناب نگر کے دارالمبلغین سے تازہ فارغ ہونے والے ایک عزیز نوجوان حافظ محمد اقبال کو، جو وہاں کے رہنے والے تھے جب یہ معلوم ہوا تو انہوں نے اس فتنہ کے سدباب کی کوشش کی۔ ۱۱ دسمبر کو رنگ پور میں تمام مکاتب فکر کے رہنماؤں نے اس بے دینی کے خلاف مظاہرہ کیا جس کی اخباری خبر یہ ہے :

"مظفر گڑھ (نامہ نگار) نواحی قصبہ رنگ پور میں کلمہ طیبہ میں تحریف کرنے والے ملعون ریاض احمد گوہر شاہی اور اس کے پیروکاروں کے خلاف جمعہ کے روز زبردست احتجاجی مظاہرہ کیا گیا۔ جس میں اہلسنت، دیوبندی، اہل حدیث، تحریک جعفریہ، انجمن تاجران رنگ پور، انجمن فدایان مصطفیٰ رنگ پور، انجمن طلباءٔ اسلام رنگ پور، جمعیت علماءٔ پاکستان رنگ پور، اور اہل حدیث یوتھ فورس کی کال پر لوگوں نے بھاری تعداد میں شرکت کی۔ احتجاجی مظاہرہ میں نہ صرف ریاض احمد گوہر شاہی کے خلاف زبردست نعرہ بازی کی گئی بلکہ اس کا پتلا بھی جلایا گیا۔ مقررین نے عوام کو تحریف کلمہ کے مجرم ریاض احمد گوہر شاہی کے ناپاک عزائم سے آگاہ کیا اور مطالبہ کیا کہ اس فتنہ کو ختم کرنے کے لئے فوری اور سخت اقدامات کیے جائیں۔ انہوں نے کہا کہ ریاض احمد گوہر شاہی اور اس کے پیروکار کافر، مرتد اور واجب القتل ہیں۔ مسلمان نہ تو انہیں مساجد میں داخل ہونے دیں۔ بلکہ ان کے جنازے میں بھی شریک نہ ہوں۔ اور انہیں مرنے کے بعد اپنے قبرستانوں میں دفن نہ کرنے دیں۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ اسحٰق کھیڑا کے علاوہ اس کے دس ساتھیوں کو جن کی درخواست میں نشان دہی کی جا چکی ہے فی الفور گرفتار کیا جائے۔ اس تنظیم پر سرکاری طور پر پورے ملک میں پابندی لگائی جائے۔ ریاض گوہر شاہی اور اس کے پیروکاروں کے خلاف تحریف کلمہ کا

www.ahlehaq.com

مقدمہ درج کر کے انہیں سر عام پھانسی دی جائے۔ تاکہ آئندہ کسی کو مسلمانوں کے جذبات سے کھیلنے کی جرأت نہ ہو۔ انہوں نے کہا کہ رنگ پور میں اس کے پیروکاروں کو گرفتار نہ کیا گیا تو یہ ہڑتال اور احتجاجی مظاہرے جاری رہیں گے۔ اس موقع پر علاقہ مجسٹریٹ جی ایم ریاض خان اور ان کے معاون چوہدری شفقت بشیر نے مظاہرین کو یقین دلایا کہ ڈپٹی کمشنر اور ایس ایس پی نے اسحٰق کھیڑا کے دیگر ساتھیوں کی گرفتاری کے لئے پولیس کو احکامات جاری کر دیئے ہیں۔ انہوں نے یقین دلایا کہ مجرموں سے کسی قسم کی رعایت نہیں برتی جائے گی۔ ان کی اس یقین دہانی پر مظاہرین پرامن طور پر منتشر ہو گئے۔"

(۱۲ دسمبر ۱۹۹۸ء نوائے وقت ملتان)

حافظ محمد اقبال صاحب کی درخواست لیگل ایڈوائزر کو بھجوادی گئی۔ انہوں نے اپنی رپورٹ میں 295/A کیس کے اندراج کی سفارش کی۔ کیس درج ہوا۔ ملزم گرفتار ہوا۔ اس کی نشاندہی پر لٹریچر، اسٹیکر، آڈیو، وڈیو کیسٹیں برآمد ہوئیں۔ رنگ پور کے مسلمانوں نے بھرپور دینی غیرت کا مظاہرہ کر کے کیس کے لئے شب وروز محنت کی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے دفتر مرکزیہ نے ان کی قانونی معاونت کی۔ ڈیرہ غازی خان کی دہشت گردی کی خصوصی عدالت میں کیس پیش ہوا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ڈیرہ غازی خان کے مولانا صوفی اللہ وسایا صاحب نے اپنے رفقاً

سمیت اس کیس کے لئے شب و روز ایک کر دیئے۔ ڈیرہ غازی خان کے معروف قانون دان وکیل ختم نبوت جناب ملک محمد حسین صاحب کی اس کیس کے لئے خدمات حاصل کی گئیں۔ انہوں نے کوشش کی اور عدالت سے اجازت لے کر وہ ملزم کو ملے۔ اس پر اسلامی تعلیمات پیش کیں۔ اس کی رہنمائی کی، اسے تبلیغ کر کے گوہر شاہی نظریات کا بطلان اس پر واضح کیا۔ لیکن ملزم اتنا جنونی تھا کہ وہ بدستور ان کفریہ نظریات پر ڈٹا رہا۔ مجبوراً کیس کی سماعت شروع ہوئی۔ ڈیرہ غازی خان انسداد دہشت گردی کی خصوصی عدالت کے جج جناب ٹی اے فخری نے قابل فخر فیصلہ دیا۔ فتنہ گوہر شاہی کے خلاف باقاعدہ یہ پہلا تاریخی فیصلہ ہے۔ وکیل ختم نبوت جناب ملک محمد حسین صاحب نے اس کا ترجمہ کیا ہے۔ مکمل فیصلہ کا متن (ترجمہ) قارئین کی خدمت میں پیش کیا جا رہا ہے۔

Www.Ahlehaq.Com

Www.Ahlehaq.Com

بعدالت جناب ٹی اے فخری جج خصوصی عدالت

انسداد دہشت گردی ایکٹ 1997ء حکومت پاکستان

ڈیرہ غازی خان ڈویژن / ڈیرہ غازی خان / انسداد دہشت گردی /ATSC

مقدمہ نمبر 6/98 / ایف آئی آر نمبر 128/98 / بجرم 295-A

تعزیرات پاکستان / تھانہ رنگ پور ضلع مظفر گڑھ

نام ملزم محمد اسحٰق ولد کرم خان ذات کھیڑا سکنہ بہرام پور تھانہ رنگ پور ضلع مظفر گڑھ۔

منجانب سرکار مسٹر محمود اسحٰق شیخ اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ اٹارنی۔

منجانب مدعی ایف آئی آر مسٹر ملک محمد حسین ایڈووکیٹ۔

منجانب ملزم مسٹر ناصر حسین چوہدری ایڈووکیٹ۔

تاریخ دائرگی 27/1/1999

تاریخ فیصلہ 17/3/1999

فیصلہ کا متن:

بمطابق موقف استغاثہ مورخہ 2/12/1998 اہالیان رنگ پور نے بذریعہ حافظ محمد اقبال مدعی نے ایک درخواست ایس ایچ او تھانہ رنگ پور کو پیش کی۔ وہ

درخواست برائے قانونی رائے ڈی ایس پی لیگل کو بھجوائی گئی۔ جس نے یہ رائے دی کہ جرم دفعہ 295 الف کے زمرہ میں آتا ہے۔ تب یہ مقدمہ ایف آئی آر Ex.PB/1 کی صورت میں درج کیا گیا۔

ملزم جس کا نام محمد اسحٰق ہے کو اس مقدمہ میں گرفتار کیا گیا۔ جس کے خلاف الزام یہ ہے کہ یہ شخص ایسا تحریری مواد تقسیم کر رہا تھا جو خوفناک حد تک غلط، توہین آمیز، برخلاف مسلمانان تھا۔ اور اسلام کی نص کے بھی خلاف تھا اور اس قسم کا مواد ملزم سے برآمد (پکڑا گیا) ہوا۔ اور اسی طرح کا مواد اس کے قائم کردہ دفتر واقع رنگ پور سے برآمد ہوا۔ وہ جگہ جہاں سے ملزم مواد تقسیم کر رہا تھا گورنمنٹ ہائی اسکول رنگ پور اور اس کے ساتھ ہی ساتھ ٹیوب ویل محمد شفیع ہیں۔ اس (ملزم) نے اس قسم کا لٹریچر، کتابچے، اسٹیکر، وڈیو کیسٹ اور ریاض احمد گوہر شاہی کے فوٹو، مختلف قسم کے بورڈ اور بینرز برآمد کرائے۔

ملزم کو اس مقدمہ میں زیر دفعہ 295/A تعزیرات پاکستان چالان کیا گیا جو مؤرخہ 27/1/1999 کو اس عدالت میں پیش کیا گیا۔ ملزم کو زیر دفعہ (295ج) فوجداری نقول تقسیم کی گئیں۔ مؤرخہ 3/2/1999 کو ملزم پر فرد جرم عائد کی گئی جو زیر دفعہ 295 الف تعزیرات پاکستان اور دفعہ "8" قانون انسداد دہشت گردی عائد ہوئی۔ جس کا ملزم نے انکار کیا۔ تب مقدمہ کی سماعت ملتوی کر دی گئی۔ شہادت استغاثہ کے لئے استغاثہ نے چھ گواہان پیش کئے۔ تائید استغاثہ میں پھر شہادت ختم کی گئی۔

مؤرخہ 15/3/1999 روزنامہ جرأت کراچی مؤرخہ 24/2/99 اور روزنامہ نوائے وقت مؤرخہ 11/3/99 بھی وکیل استغاثہ کی جانب سے پیش کی گئیں۔

گواہ استغاثہ نمبر 1 حافظ محمد اقبال ہے جو رنگ پور ضلع مظفر گڑھ کا امام مسجد

www.Alhaqq.com

Www.Ahlehaq.Com

ہے۔ اس نے بیان کیا کہ مؤرخہ 2/12/98 کو قریب دواڑھائی بجے بعد دوپہر وہ محمد شفیع کے ٹیوب ویل پر موجود تھا۔ اس نے دیکھا کہ محمد اسحٰق ملزم پوسٹر EX.PA تقسیم کر رہا تھا۔ یہ پوسٹر جو ایک اسٹیکر تھا اس پر کلمہ طیبہ اس طرح چھپا ہوا تھا:

"لاالٰہ الااللہ ریاض احمد گوہر شاہی"

اور اگر لفظ گوہر شاہی اس میں سے حذف کر دیا جائے تو لفظ اللہ بمکمل نہیں رہتا جو کہ کفر ہے اور کلمہ طیبہ کی مخالفت بھی۔ گوہر شاہی کی تصویر چاند میں دکھائی گئی تھی۔ اس متذکرہ اسٹیکر میں جو مخصوص نشان P.1 ہے۔ ریاض احمد گوہر شاہی اس تصویر میں سورج میں دکھائی دے رہا ہے۔ نشان P.2 ہے وہ ریاض احمد گوہر شاہی "حجر اسود" میں دکھایا گیا ہے۔ مزید اس نے ظاہر کیا اپنے آپ کو فضا (خلاً) میں متذکرہ اسٹیکر میں ریاض احمد گوہر شاہی کا کلمہ :

"لاالٰہ الااللہ ریاض احمد گوہر شاہی"

چاند میں نشان مخصوص P.5 اسٹیکر پر دکھلایا گیا۔ ایک شعر جو اس اسٹیکر کے اوپر سامنے تحریر ہے صاف ظاہر کر رہا ہے گوہر شاہی اب ظاہر ہوا ہے تمام پوشیدہ مقام میں سے۔ یہ شعر مخصوص نشان P.6EX. ہے۔ گواہ نے مزید بیان کیا کہ اس (گواہ) نے احتجاج کیا اور ملزم محمد اسحٰق کو متذکرہ بالا اسٹیکر تقسیم کرنے سے روکا لیکن ملزم نے اصرار کیا کہ ریاض احمد گوہر شاہی اس کا (ملزم) کا نبی ہے اور وہ (ملزم) اس کے لئے اپنی جان تک دینے کے لئے تیار ہے۔ اور کوئی شخص اس (ملزم) کو اس اسٹیکر پر چھپا ہوا پیغام تقسیم کرنے سے نہیں روک سکتا۔ دوسرے لوگ بشمول ڈاکٹر غلام مشتاق نے بھی ملزم کو لٹریچر، اسٹیکر تقسیم اور چسپاں کرتے ہوئے دیکھا۔ پھر ایک درخواست EXPB تحریر کی گئی جو لوگوں کے مطالبے پر (اہالیان رنگ پور) ایس ایچ او تھانہ رنگ

Www.Ahlehaq.Com

پور کو پیش کی گئی۔ پھر 6/12/98 کو ایس ایچ او نے مدعی کو بشمول خواجہ مشتاق چوہدری الطاف، ملک فرید، حاجی محمد یار اور عاشق وغیرہ کو بلایا اور ملزم نے آگے آگے چل کر جو کہ ملزم ہتھکڑی میں تھا۔ اس (ملزم) نے اپنے دفتر واقع رنگ پور کا دروازہ کھولا، لائیٹ جلائی اور مندرجہ ذیل کتابیں اور لٹریچر برآمد کرایا۔

کتاب	نشان صفحہ	تعداد
روشناس	7	5
مینارۂ نور	8	15
روحانی سفر	9	9
تریاق قلب	18	10
یادگار لمحات	11	2
نور ہدایت	12	1
تصویر حضرت عیسیٰ	16	

اسٹیکر پی 14 تعداد 8، ویڈیو کیسٹ پی 15 تعداد 8، 50 ہینڈ بل پی 17 تعداد 50، 40 فوٹو ریاض احمد گوہر شاہی پی 18 تعداد 40، تین بینر ز اور آٹھ مختلف تصاویر برآمد ہوئیں۔

تمام مندرجہ بالا چیزیں پولیس نے بذریعہ فرد مقبوضگی EX P-C اس کی (مدعی) اور دیگر گواہان کی موجودگی میں قبضہ میں لیں اور انہوں نے فرد پر دستخط کیے۔ اگلا گواہ ملازم حسین جو بطور گواہ نمبر 2 کی حیثیت سے پیش ہوا۔ اس نے (گواہ نمبر 2) نے بیان کیا کہ وقوعہ کے روز ملزم محمد شفیع کے ٹیوب ویل کے نزدیک اسٹیکر تقسیم کر رہا تھا۔ جو سخت قابل اعتراض تھے۔ کلمہ ان پر اس طرح چھپا ہوا تھا" لا الٰہ الا اللہ

ریاض احمد گوہر شاہی" وہ (گواہ) ان کو پڑھ کر آپے سے باہر ہو گیا اور اس لٹریچر سے بحیثیت مسلمان ہونے کے اس (گواہ) کے جذبات شدید مجروح ہوئے۔ استغاثہ نمبر 3 محسن مشتاق ہے۔ اس گواہ نے بھی استغاثہ کے موقف کی مکمل تائید کی۔ گواہ نے بیان کرتے ہوئے کہا کہ ملزم محمد اسحٰق اسٹیکر تقسیم کر رہا تھا۔ جس پر "لاالٰہ الا اللہ ریاض احمد گوہر شاہی" چھپا ہوا تھا اور الفاظ محمد رسول اللہ تحریر نہیں تھے۔ گواہ استغاثہ نمبر 4 خواجہ مشتاق احمد نے کہا کہ وہ چوک رنگ پور کے نزدیک محمد اسحٰق کے دفتر کے نزدیک موجود تھا کہ پولیس ملزم کو لے آئی وہ اس وقت ہتھکڑی میں تھا اس (ملزم) نے دروازہ کھولا، لائیٹ جلائی، لکڑی کی الماری (جنوبی طرف کمرہ میں تھی) کھولی اس میں کتب روحانی سفر P.9 روشناس P.7 تحفۃ المجالس، تریاق قلب P.18 اور اسی طرح دوسری کتابیں پولیس کو پیش کیں۔ اس نے (ملزم) نے اسٹیکر جس پر "لاالٰہ الا اللہ ریاض احمد گوہر شاہی" چھپا ہوا تھا 8/9 ویڈیو کیسٹ بھی تھیں۔ فوٹو گراف حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور گوہر شاہی اور پمفلٹ بھی پولیس کو پیش کئے۔ ایس ایچ او نے تمام چیزوں کی فہرست بنائی اور فرد مقبوضگی پر دستخط میں نے کئے۔ عبدالرحیم حوالدار محرر نمبر 280 گواہ استغاثہ نمبر 280 کی حیثیت سے پیش ہوا اور اس نے FIR جو ڈی ایس پی قانونی کو بھیجی گئی درج کی۔ فتح محمد خان سب انسپکٹر گواہ استغاثہ نمبر 6 پیش ہوا۔ جس نے مقدمہ کی تفتیش کی جب مؤرخہ 2/12/1998 کو بطور ایس ایچ او رنگ پور تعینات تھا۔ متذکرہ تاریخ کو حافظ محمد اقبال گواہ استغاثہ نمبر 1 نے درخواست (شکایت) EX.PB اور اسٹیکر EX.PA اس ایس ایچ او (مجھے) پیش کی۔ اس کے بعد ایس ایچ او نے روزنامچہ واقعاتی میں رپٹ درج کی ۔ ڈی ایس پی قانونی کی رائے حاصل کرنے کے لئے رپورٹ کی۔ مؤرخہ 4/12/1998 کو ڈی ایس پی

www.Aalenaq.Com

قانونی کی رائے موصول ہوئی۔ جو ایف آئی آر کی بنیاد ہے۔ EX.PB درج ہوئی۔ اللہ دتہ سب انسپکٹر ایڈیشنل ایس ایچ او تھانہ رنگ پور نے تین کیس گواہان کے بیانات تحریر کئے۔ جن کے نام حافظ محمد اقبال گواہ نمبر 1 ملازم حسین اور محسن مشتاق۔ اس نے یہ بھی کہا کہ اس نے (گواہ) متذکرہ بالا سب انسپکٹر کی تحریر کو بھی شناخت کرنا ہے۔ جو اس نے تحریر کی اور دستخط کئے۔

گواہ نے مزید کہا کہ مؤرخہ 6/12/98 کو اس نے تفتیش کا آغاز کیا، جائے وقوعہ پر جاکر ملاحظہ موقع کیا، نقشہ موقع EX.PD تیار کیا۔ اس نے نقشہ جائے برآمدگی بھی تیار کیا۔ گواہان کے بیانات قلمبند کئے۔ بعد ازاں تکمیل تفتیش ملزمان کو حوالات جوڈیشنل بھیجا گیا۔

فاضل وکیل صفائی نے تمام گواہان استغاثہ پر طویل جرح کی اور موقف اختیار کیا کہ ملزم سے کوئی قابل اعتراض مواد برآمد نہیں ہوا اور لٹریچر جس کی برآمدگی ملزم سے دکھلائی گئی ہے جعلی ہے اور ملزم کو محض گواہان سے مذہبی اختلافات کی بنیاد پر ملوث کیا گیا ہے۔ ملزم اہلسنت والجماعت سے تعلق رکھتا ہے۔ جبکہ مدعی اور گواہان دیوبندی خیالات کے ہیں۔ ملزم کا بیان زیر دفعہ 342 ضابطہ فوجداری قلمبند ہوا۔ جس میں اس نے تمام الزامات سے انکار کرتے ہوئے غلط مقدمہ میں ملوث کیا جانا بیان کیا، اور اپنے آپ کو بے گناہ ظاہر کیا۔ ملزم نے اپنی صفائی میں دو گواہ پیش کئے۔ جن میں سے گواہ نمبر 1 محمد عظیم نے بیان کیا کہ مؤرخہ 4/12/98 کو ملزم محمد اسحٰق اپنے کھیت کو پانی لگا تا رہا۔ اس کا بھائی احسان احمد (گواہ) اس کے پاس آیا اور کہا کہ وہ پولیس کو مطلوب ہے۔ وہ (ملزم) پولیس کے پاس گیا تو پولیس نے اسے حراست میں لے لیا۔ گواہ نے کہا کہ وہ اس (ملزم) کے پیچھے تھانہ پر گیا اور ایس ایچ او فتح محمد نامی سے التجا کی کہ ملزم

بے گناہ ہے۔ اس کو چھوڑ دیں۔ ایس ایچ او نے اسے ہدایت کی کہ مدعی مقدمہ کو قائل کرلے۔ اس نے (گواہ) نے ایس ایچ او سے کہا کہ معاملہ کو قرآن پر طے کریں۔ ایس ایچ او نے اس (گواہ) سے کہا کہ بیس ہزار روپے رشوت دے تب وہ ملزم کو رہا کریگا۔ اس نے مزید کہا کہ ملزم اس کا چچازاد بھائی ہے۔ اور وہ بے گناہ ہے۔ گواہ نے مزید بیان کیا کہ ملزم ریاض احمد گوہر شاہی کا پیروکار ہے۔ گواہ صفائی نمبر 2 محمد امین نے بیان کیا کہ تین چار ماہ قبل تقریباً پانچ بجے شام وہ ہوٹل پر موجود تھا۔ اس کا ہوٹل (چائے کا) شفیع والا ٹیوب ویل کے ساتھ ہے۔ جو رنگ پور سے تین چار کلومیٹر کے فاصلہ پر ہے۔ اس نے مزید کہا کہ اس نے کوئی وقوعہ نہیں دیکھا۔ جیسا کہ وہاں بجلی نہیں ہے گواہ نے دوپہر ہی کو اپنا چائے خانہ بند کردیا تھا۔ ملزم خود بر حلف زیر دفعہ (2)340 ضابطہ فوجداری گواہ کے کٹہرے میں پیش ہوا۔ وکیل صفائی نے ملزم کی جانب سے بحث کرتے ہوئے کہا کہ تفتیشی آفیسر کی جانب سے تیار شدہ نقشہ غلط ہے۔ کیونکہ اس نقشہ میں ٹیوب ویل شفیع والا ظاہر نہیں کیا گیا۔ ملزم کو مدعی اور گواہان نے محض فرقہ وارانہ اختلافات کی بنیاد پر ملوث کیا ہے۔ کیونکہ ملزم اہل سنت والجماعت سے تعلق رکھتا ہے۔ جبکہ مدعی اور گواہان دیوبندی مکتب فکر سے تعلق رکھتے ہیں۔ ملزم نے کوئی اسٹیکر تقسیم نہیں کیا اور نہ ہی اس نے گوہر شاہی کے نظریات کا پرچار کیا۔ کوئی آزاد گواہ استغاثہ نے پیش نہیں کیا۔ تفتیشی آفیسر نے دفعہ 103 ضابطہ فوجداری کی خلاف ورزی کرتے ہوئے جائے برآمدگی کا کوئی گواہ نہیں رکھا۔ جہاں سے لٹریچر اور دوسری چیزیں ملزم کے قبضہ سے اس کے دفتر سے قبضہ میں لیں۔ انہوں نے (وکیل صفائی) نے کہا کہ استغاثہ اپنا کیس ثابت کرنے میں ناکام ہو گیا ہے۔ اور ملزم بے گناہ ہے۔ آخر میں گواہ صفائی نے بحث کرتے

ہوئے کہا کہ گواہان صفائی نمبر 1، نمبر 2 نے ملزم کے موقف کی تائید کی ہے۔ فاضل وکیل نے صفائی میں کچھ دستاویزات بھی پیش کیے۔ان میں سے ایک جریدہ "امت۔ کراچی" ایک نقل فوٹو کاپی مراسلہ مؤرخہ 1/3/1997 انچارج شعبہ نشر و اشاعت جاری شدہ انجمن سر فروشان اسلام ضلع مظفر گڑھ، رقم کی وصولی مؤرخہ 26/8/98 اور 4/9/98 نشان DB`DB/1`DB/2`DB/3`DB/4 جو پراسیکیوٹر کے اعتراض داخل کیے گئے اسی پر ہی شہادت صفائی کا اختتام ہوا۔

اس کے بر عکس فاضل اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ اٹارنی جن کی معاونت ملک محمد حسین ایڈووکیٹ کونسل مدعی نے کی۔ بحث کرتے ہوئے کہا کہ اسٹیکر EXPA سے صاف ظاہر ہے کہ نیت گوہر شاہی کی دعویٰ نبوت کی ہے۔اس نے اپنا نام اس اسٹیکر پر لاالہ الااللہ سے آگے ریاض احمد گوہر شاہی چھپوایا۔ جس کے معنی یہ ہے کہ وہ اپنے آپ کو اللہ تبارک وتعالیٰ کا نبی ظاہر کرنا چاہتا ہے۔ متذکرہ اسٹیکر صاف طور پر ظاہر کر رہا ہے کہ ریاض احمد گوہر شاہی اپنے آپ کو نبی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔ غلام احمد قادیانی نے کلمہ طیبہ میں اپنا نام شامل کرنے کی جرأت نہیں کی جس کو پوری دنیائے اسلام نے کافر قرار دیا ہے۔انہوں نے دلائل دیتے ہوئے کہا کہ ریاض احمد گوہر شاہی نے اپنے آپ کو متذکرہ اسٹیکر میں اللہ تعالیٰ کا پیغمبر ظاہر کیا ہے۔انہوں نے مزید بحث کی کہ مذکورہ ریاض احمد گوہر شاہی نے اس اسٹیکر کے ذریعہ اپنے آپ کو چاند، سورج اور اس قسم کی چیزوں میں ظاہر کیا۔ مزید کہا کہ یہ تعجب کی بات ہے کہ وہ چاند اور سورج میں کس طرح پہنچ گیا ہے اور پھر حجر اسود میں۔ جبکہ اللہ کے آخری پیغمبر اور رسول ﷺ بھی معراج النبی کے موقع پر براق پر تشریف لے گئے۔اس طرح ریاض احمد گوہر شاہی نے اپنے آپ کو پیغمبر ﷺ سے بھی برتر ثابت کرنے کی کوشش کی ہے (نعوذباللہ)۔ انہوں

نے تمام کتب اور لٹریچر جو محمد اسحٰق ملزم کے دفتر سے برآمد ہوا کا حوالہ دیتے ہوئے کہا، جس میں ریاض احمد گوہر شاہی نے قابل اعتراض، توہین آمیز اور غلط مواد اور اسلام کی صریح نص کے بھی خلاف ہے۔ شہادت جو صفائی میں پیش کی گئی وہ موقف دفاع کی کوئی مدد نہیں کرتی۔ ایک گواہ صفائی ملزم کا چچازاد اور بہنوئی ہے۔ جبکہ گواہ صفائی نمبر 2 کا جہاں تک تعلق ہے اس نے کوئی چیز ملزم کے دفاع میں پیش نہیں کی۔ عدالت نے فریقین کے دلائل تفصیل سے سنے اور ریکارڈ کو بھی بغور ملاحظہ کیا۔ بالخصوص لٹریچر، ویڈیو کیسٹ، سمعی کیسٹ، اسٹیکر وغیرہ جو ملزم کے قبضہ سے برآمد ہوئے اس کے دفتر سے جو اس نے گوہر شاہی کے غیر اسلامی توہین آمیز اور غلط نظریات اور افکار کو پھیلانے کے لئے کھولا ہوا ہے۔ وہ اہم ترین گواہان مقدمہ جو اس کیس کی گہرائی تک گئے ہیں۔ گواہ استغاثہ نمبر 1 حافظ محمد اقبال، گواہ استغاثہ نمبر 2 ملازم حسین اور محسن مشتاق، گواہ استغاثہ نمبر 3 جو کہ چشم دید گواہان ہیں۔ علاوہ ازیں گواہ استغاثہ نمبر 4 خواجہ مشتاق احمد جو اس قابل اعتراض اور خلاف اسلام لٹریچر، ویڈیو کیسٹ، اور آڈیو کیسٹ اور اسٹیکرز وغیرہ کی برآمدگی کا گواہ ہے۔ تمام مندرجہ بالا گواہان نے استغاثہ کے موقف کو ہر پہلو سے مطابق قانونی تقویت دی ہے۔ ان کی شہادت ایک دوسرے کی بھی تائید کرتی ہے۔ اور یہ بات شک و شبہ سے بالاتر ثابت ہے کہ ملزم نے جرائم زیر دفعہ 8 قانون دہشت گردی اور زیر دفعہ 295 الف کا ارتکاب کیا ہے۔ علاوہ ازیں ملزم کی جانب سے پیش کردہ صفائی ملزم کے موقف کی کوئی امداد نہیں کر سکتی۔ گواہ صفائی نمبر 1 ملزم کا چچازاد بھائی اور بہنوئی ہے اور ایک ہی گھر میں ملزم کے ساتھ رہائش رکھتا ہے۔ وہ استغاثہ کی جانب سے پیش کردہ موقف اور ثبوت کی تردید میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔ جبکہ صفائی کا گواہ نمبر 2 نے ایک لفظ بھی ملزم کے حق میں نہیں کہا۔ ملزم نے زیر

دفعہ 8 قانون انسداد دہشت گردی کا ارتکاب جرم کیا جو خلاف اسلام غلط اور توہین آمیز ہے۔ اور اس قسم کا مواد شہادت استغاثہ میں پوری تفصیل کے ساتھ موجود ہے کہ ملزم اس قسم کے عقائد کو پھیلانے کے لئے دفتر چلا رہا تھا۔ مزید بر آں ملزم نے اپنے بیان زیر دفعہ 342 ضابطہ فوجداری میں کہا کہ وہ (ملزم) ریاض احمد گوہر شاہی کا پیروکار ہے۔ اسٹیکر EXPA غیر اسلامی، جذبات کو مجروح کرنے والا اور اسلام کی نظر میں قابل اعتراض ہے۔ پس محمد اسحٰق کو ارتکاب جرم دفعہ 8 قانون انسداد دہشت گردی میں سات سال قید بامشقت اور پچاس ہزار روپے جرمانہ کی سزا دی جاتی ہے۔ عدم ادائیگی جرمانہ کی صورت میں چھ ماہ قید محض بھگتنی ہو گی۔ ملزم کو ارتکاب جرم زیر دفعہ 295 الف تعزیرات پاکستان دس سال قید بامشقت اور پچاس ہزار روپے جرمانہ کی سزا سنائی جاتی ہے۔ عدم ادائیگی جرمانہ کی صورت میں چھ ماہ قید محض بھگتنی ہو گی۔ ملزم کو آگاہ کیا جاتا ہے کہ میعاد اپیل 7 یوم ہے۔ مال مقدمہ بعد گزرنے میعاد اپیل و نگرانی ضبط سمجھی جائے گی۔ ہر دو سزائیں ایک ساتھ شروع ہو نگی۔ دفعہ 382ب ضابطہ فوجداری کی رعایت ملزم کو دی جاتی ہے۔ نقل فیصلہ ملزم کے حوالہ کیا گیا اور فیصلہ بغیر کسی اجرت کے کھلی عدالت میں سنایا گیا۔

بی اے فخری

جج خصوصی عدالت انسداد دہشت گردی

ڈیرہ غازی خان ڈویژن

Www.Ahlehaq.Com

Www.Ahlehaq.Com

گوہر شاہی کے خلاف
دوسری عدالتی کاروائی کی روئیداد:

گوہر شاہی فتنہ کے خلاف سب سے پہلے قانونی گرفت کے سلسلے میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے قدم اٹھایا ہے۔ اس ضمن میں ابھی تک حکومت اور انتظامیہ جرأت مندانہ اقدام سے گریز کر رہی ہے۔ تاہم رنگ پور ضلع مظفر گڑھ کے مقدمہ کے بعد مولانا احمد میاں حمادی نے ریاض احمد گوہر شاہی کے خلاف قانون سے مدد طلب کرتے ہوئے اب تک جو کارروائی کی ہے وہ پیش خدمت ہے:

ترجمہ ایف۔آئی۔آر گوہر شاہی

ایف۔آئی۔آر نمبر: ۱۰۸

تاریخ : ۲ مئی۔۱۹۹۹ء

مدعی : علامہ احمد میاں حمادی

دفعات : اے ۲۹۵۔بی ۲۹۵۔سی ۲۹۵، ۱۸اے ٹی اے

گزارش ہے کہ میں مذکورہ بالا پتہ پر رہتا ہوں۔ جامع مسجد ختم نبوت میں خطیب اور مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کا صوبائی کنوینر ہوں۔ مورخہ ۹۸۔۱۲۔۸ کو میں اپنی جامع مسجد کے دفتر میں موجود تھا، تقریباً ۱۰:۹ بجے کا وقت تھا۔ روز نامہ "امت" کراچی اور روزنامہ "کاوش" حیدرآباد منگوائے جن میں ریاض احمد گوہر شاہی ساکن "خدا کی بستی" نزد کوٹری ضلع دادو کا انٹرویو پڑھا جس میں اس نے کہا ہے کہ:

۱ ...... جو کچھ مجھے محمد ﷺ پڑھاتے ہیں وہی میں بتاتا ہوں۔

۲ ...... حضور پاک ﷺ سے اکثر ملاقاتیں ہوتی رہتی ہیں۔

۳ ...... جس اسٹیکر پر لا الہ الا اللہ کے بعد محمد رسول اللہ کی جگہ اس کا نام ریاض احمد گوہر شاہی تحریر ہے اس کے متعلق کہا کہ شائع کرانے میں کوئی بھی جرم نہیں۔

۴ ...... قرآن مجید کی سورتیں ۱۰-۱۱-۱۲-۱۴-۱۵ کا ابتدائی جملہ "الٓر" کی بابت اپنے مریدوں کے حوالے سے کہا ہے کہ "الف" سے اللہ۔ "ل" سے لا الہ الا اللہ اور "ر" سے ریاض احمد گوہر شاہی مراد ہے۔

۵ ...... اس کے مریدوں نے اسے امام مہدی کہا ہے اور یہ کہ اس کی تصویر چاند اور بیت اللہ کے حجر اسود میں موجود ہے۔ ریاض احمد گوہر شاہی نے ان باتوں کی تردید نہیں کی۔

۶ ...... قیمتی گاڑیوں میں نوجوان لڑکیوں کے ساتھ سفر کرنے اور عیش والی زندگی گزارنے کو رسول پاک ﷺ کے جہادی سفر میں اعلیٰ قسم کے گھوڑوں پر سواری کرنے سے تشبیہ دے کر جائز قرار دیتا ہے۔

۷ ...... اسلام کے بنیادی پانچ ارکان میں سے دو ارکان نماز اور روزہ کو ظاہری عبادت کہہ کر، غیر اسلامی کارروائیوں کو اہم قرار دے کر، اسلام کے بنیادی ارکان کو حقارت آمیز انداز میں بیان کر کے، حضور پاک ﷺ کی توہین، قربانی کی بے حرمتی، مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو مجروح کرتا ہے۔

میں نے ایسی درخواستیں ضلعی انتظامیہ کو بھی دی ہیں۔ استدعا ہے کہ قانونی کارروائی کی جائے۔ میں ان الزامات سے متعلق "آڈیو" اور "وڈیو" کیسٹیں پیش کرونگا۔

نوٹ: فریادی کے اس بیان کو درست تسلیم کرتے ہوئے دستخط کر دیئے۔

Www.Ahlehaq.Com

بخدمت جناب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ، ڈپٹی کمشنر۔ سانگھڑ۔

بخدمت جناب ایس۔پی۔ سانگھڑ، ڈی۔ایس۔پی۔ ٹنڈوآدم، ایس۔ایچ۔او ٹنڈوآدم

بخدمت جناب اے۔سی، ایس۔ڈی۔ایم۔ ٹنڈوآدم

عنوان: ریاض احمد گوہر شاہی کے خلاف زیر دفعات

اے ۲۹۵۔بی ۲۹۵ سی۔ ۲۹۵ الیف۔آئی۔آر کا اندراج:

گزارش ہے کہ نام نہاد انجمن سرفروشان اسلام کے سربراہ ریاض احمد گوہر شاہی ساکن "خدا کی بستی" نے مورخہ ۷ دسمبر ۹۸ء کو توہین رسالت، توہین قرآن اور مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو مجروح کرنے کا ارتکاب کیا ہے۔ جسے روزنامہ "امت" اور روزنامہ "کاوش" نے مورخہ ۸ دسمبر ۹۸ء کو شائع کیا ہے۔ جو مندرجہ ذیل ہیں:

۱ ...... جو کچھ مجھے محمد ﷺ پڑھاتے ہیں وہی میں بتاتا ہوں۔

۲ ...... حضور پاک ﷺ سے اکثر ملاقاتیں ہوتی رہتی ہیں۔

۳ ...... کئی بار رسول اکرم ﷺ سے بالمشافہ ملاقات ہوئی ہے۔

۴ ...... جس اسٹیکر پر لا الہ الا اللہ کے بعد محمد رسول اللہ کی جگہ اس کا نام ریاض احمد گوہر شاہی تحریر ہے اس کے متعلق کہا کہ شائع کرانے میں کوئی بھی جرم نہیں۔

۵ ...... قرآن مجید کی سورۃ نمبر ۲ کے ابتدائی جملہ "الٓمٓ" کا مطلب بتاتے ہوئے کہ "الف" سے اللہ، "ل" سے لا الہ الا اللہ، "م" سے محمد ﷺ ہے، بتا کر اپنے مریدین کی طرف سے سورۃ نمبر ۱۰-۱۱-۱۲-۱۴-۵ ا پانچ سورتوں کے ابتدائی جملہ "الٓر" کے بارے میں "الف" سے اللہ۔ "ل" سے لا الہ الا اللہ اور "ر" سے ریاض احمد ہے یہ بتا کر رسول اکرم ﷺ پر اپنی برتری ظاہر کی۔

www.Aalehaq.com

۶ ...... اس کے مرید اسے امام مہدی کہتے ہیں۔ اور اس کی تصویر چاند اور بیت اللہ کے حجر اسود میں موجود ہے۔

۷ ...... قیمتی گاڑیوں میں غیر ملکی لڑکیوں کے ساتھ سفر کرنے اور پر تعیش زندگی گزارنے کو رسول پاک ﷺ کے جہادی سفر میں اعلیٰ قسم کے گھوڑے پر سواری کرنے کی وجہ سے جائز قرار دیا ہے۔

۸ ...... اسلام کے بنیادی پانچ ارکان میں سے دو ارکان نماز اور روزہ کو ظاہری عبادت کہہ کر، اپنی غیر اسلامی کارروائیوں کو اہم قرار دیا ہے، اور اسلام کے بنیادی ارکان کو حقارت آمیز انداز میں بیان کیا ہے۔

اس طرح اس شخص ریاض احمد گوہر شاہی نے رسول اکرم ﷺ پر اپنی برتری جتاتے ہوئے کلمہ طیبہ میں محمد رسول اللہ کی جگہ ریاض احمد گوہر شاہی لکھنے اور تقسیم کرنے پر اپنے غیر مسلم مریدوں کو کچھ نہ کہہ کر بلکہ راضی ہو کر توہین رسالت کا ارتکاب کیا ہے۔ اور قرآن مجید کی پانچ سورتوں کے ابتدائی جملہ "الٓر" میں اس کے مریدوں نے اس کا ذکر بتا کر رسول اللہ ﷺ پر اپنی برتری ظاہر کرنے اور قرآن مجید کا مطلب غلط بیان کر کے توہین قرآن کا ارتکاب کیا ہے۔ نیز اس کی ان تمام بکواسات سے تمام باشعور مسلمانوں کے مذہبی جذبات مجروح ہوئے ہیں جس کا ثبوت ۸ دسمبر ۹۸ء کی بعد نماز عصر اس کی بکواسات چھپنے کے بعد تمام نمازیوں نے اپنے جذبات کا اظہار کر کے مہیا کر دیا ہے۔

گزارش ہے کہ اس ریاض احمد گوہر شاہی کے خلاف زیر دفعات ۲۹۵ اے۔ ۲۹۵ بی۔ ۲۹۵ سی کے تحت ایف-آئی-آر درج کر کے کارروائی کا حکم صادر فرمادیں۔ (دونوں اخبارات نشان زدہ اس کے ہمراہ ارسال خدمت ہیں)

Www.Ahlehaq.Com

علامہ احمد میاں حمادی

صدر تنظیم تحفظ ناموس خاتم الانبیاء پاکستان۔

وامیر مجاہدین ختم نبوت پاکستان۔

ومرکزی رکن شوریٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مرکزی دفتر ملتان۔

وصوبائی کنوینئر مجلس عمل تحفظ ختم نبوت سندھ

وخطیب جامع مسجد ختم نبوت ٹنڈوآدم۔

نوٹ : اب ذیل میں گوہر شاہی نے اس ایف-آئی-آر کے جواب میں ڈپٹی کمشنر دادو کو جو درخواست بھیجی وہ ملاحظہ فرمائیں۔

بخدمت جناب ڈپٹی کمشنر دادو

بخدمت جناب ایس-پی دادو

معرفت : جناب انچارج پولیس چوکی P.P ''خداکی بستی'' کوٹری (دادو)

عنوان : مخالفت میں تحریری درخواست کے اعتراضات کے جوابات۔

جناب عالی :

انچارج پولیس چوکی P.P ''خداکی بستی'' کوٹری ضلع دادو کی معرفت میری مخالفت میں آپ کو احمد میاں حمادی (صدر تنظیم تحفظ ناموس خاتم الانبیاؑ پاکستان وامیر مجاہدین تحفظ ختم نبوت پاکستان مرکزی دفتر ملتان۔ وصوبائی کنوینئر مجلس عمل تحفظ ختم نبوت سندھ وخطیب جامع مسجد ختم نبوت ٹنڈوآدم) نے ایک تحریری درخواست دی جن کے اعتراضات کے جوابات حاضر خدمت ہیں۔

اعتراض نمبر ۱ تا ۳ کے جواب میں کہ یہ عقیدے کا اختلاف ہے بعض عقیدے کے لوگوں کے نزدیک حضور پر نور احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ کی شخصیت

(نعوذ باللہ) ایک عام انسان کی حیثیت کی سی ہے جبکہ دوسرے عقیدے کے لوگ آپ ﷺ کو حیات النبی ﷺ تسلیم کرتے ہیں۔ (یہ اختلاف قدیمی اختلاف ہے۔ جس کی تائید اور تردید میں لاتعداد کتب عام مل سکتی ہیں) میرا تعلق اسی عقیدے کے لوگوں سے ہے۔ حضور اکرم ﷺ کو حیات النبی ﷺ ماننے کے ساتھ ساتھ سلاسل طریقت (قادری، چشتی، نقشبندی اور سہروردی) اولیاءً کاملین کی کاملیت کے معترف ہیں۔ ہمارے عقیدے کے لوگوں کے نزدیک حضور پاک ﷺ سے بالمشافہ ملاقات ہو سکتی ہے۔ اس کے لئے عمل تکسیر سکھایا جاتا ہے۔ جس کا طریقہ حضرت سخی سلطان باہو کی کتاب نور الہدیٰ میں درج ہے۔ ہمارے عقیدے کے اولیاءً کاملین کی کتابوں کے مطابق غوث قطب ابدال و دیگر ۳۶۰ افراد بامرتبہ ولی (رجال الغیب) دنیا کے نظام کو چلانے کے لئے ہر وقت دنیا میں موجود ہوتے ہیں۔ یہ افراد حضور اکرم ﷺ کی مجلس میں بالمشافہ ہی ملاقات کرتے ہیں۔

جس علم کا میں ذکر کر رہا ہوں، یہ علم مکمل طور پر کتابوں سے حاصل نہیں ہوتا۔ ظاہری کتابوں میں اور علم کے اشارے ملتے ہیں، یہ علم مکمل طور پر سینہ بہ سینہ سکھایا جاتا ہے۔ لہٰذا میں نے گزشتہ دنوں المرکز روحانی کوٹری شریف میں حیدرآباد کے صحافیوں کی کثیر تعداد سے گفتگو کرتے ہوئے ایک سوال کے جواب میں کہا تھا کہ مجھے بھی یہ علم حضور پاک ﷺ کے سینۂ مبارک سے حاصل ہوا۔ جیسا انہوں نے سکھایا اور بتایا ویسا ہی لوگوں تک پہنچا رہا ہوں۔ (سینہ بہ سینہ علم کا ثبوت ولیوں کی کتابوں میں موجود ہے جو ہم دکھا سکتے ہیں۔) جیسا کہ ہر عالم جانتا ہے کہ جب حضرت شاہ شمس نے مولانا رومی سے حدیث فقہ کے متعلق پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ یہ وہ علم ہے جسے تم نہیں جانتے اور جب شاہ شمس نے پانی کے حوض میں کتابیں ڈال کر خشک

Www.Ahlehaq.Com

www.Ahlehaq.Com

نکالیں تو حضرت مولانا رومی نے کہا یہ کیا ہے؟ تو حضرت شاہ شمس نے کہا کہ یہ وہ علم ہے جسے تم نہیں جانتے۔ چنانچہ حدیث میں ہے کہ حضرت ابو ہریرۃؓ نے فرمایا کہ مجھے حضور پاک ﷺ سے دو طرح کے علم حاصل ہوئے ایک تمہیں بتادیا اور دوسرا بتاؤں تو تم مجھے قتل کردو۔

اعتراض نمبر ۴ تا ۵: "آر" اسٹیکر ہندوؤں نے R.A.G.S. انٹر نیشنل انگلینڈ کے تحت چھپوا کر تقسیم کیا تھا جس کا ہمیں قطعی طور پر پیشگی علم نہ تھا لیکن ان کے عقیدے کے مطابق وہ کہتے ہیں کہ اللہ کے بعد ہمارا اوتار ریاض احمد گوہر شاہی ہے۔ گزشتہ دنوں پریس بریفنگ میں بھی میں نے ایک سوال کے جواب میں واضح کردیا تھا کہ یہ ان کے عقیدے (ہندوؤں) کے مطابق کوئی جرم نہ تھا لیکن غلط فہمی سے مسلمانوں کے جذبات مجروح ہو سکتے تھے اس لئے اس اسٹیکر کو فوری ضبط کرلیا گیا ہے۔ اور ہدایات جاری کردیں کہ آئندہ مرکزی کمیٹی کی اجازت کے بغیر کوئی بھی اسٹیکر شائع نہیں کیا جائے۔

ہندوؤں کے مطابق "آر" سے مراد "الف" سے اللہ۔ "ل" سے لا الہ الا اللہ اور "ر" سے ریاض احمد گوہر شاہی تھا جس کی ہم تائید نہیں کرتے یہ ان کا اپنا خیال تھا۔ جس کے لئے ہم اخبارات میں تردید کر چکے ہیں۔ ہمارے نزدیک نبوت ختم ہو چکی ہے۔ اور حضور پاک ﷺ کی نبوت کے بعد نبی ہونے کا دعویٰ کرنے والا کافر ہے، بے شک میں نے مسلمانوں کو "الٓمٓ" (الف۔ل۔م) کا مطلب بتایا کہ "الف" سے مراد اللہ، "ل" سے لا الہ الا اللہ، "م" سے محمد ﷺ ہے۔ اس پر ہندوؤں نے "آر" کا مطلب اپنے خیال سے لے لیا وہ لوگ بھی قرآن کا جائزہ لیتے رہتے ہیں کیونکہ بیرون ممالک میں مسلمان بھی ان کے ساتھ اس جماعت میں ہیں اور رسول اکرم ﷺ پر

www.Alhaq.com

برتری کا اظہار کے اعتراض کے جواب میں کہ رسول اکرم ﷺ پر کوئی بھی برتری حاصل نہ تو کر سکا اور نہ کر سکتا ہے۔ ہم تو حضور اکرم ﷺ کے ادنیٰ سے غلام ہیں۔

اعتراض نمبر ٦ : اگر معتقد امام مہدی کہتے ہیں تو ان سے پوچھا جائے کہ وہ کیوں کہتے ہیں۔ ہم نے تو ابھی تک ایسا کوئی دعویٰ نہیں کیا اور نہ ہی ہمیں اللہ کی طرف سے کوئی الہام ہوا۔ البتہ نشانی بتاتا ہوں کہ جس کی پشت پر کلمہ کے ساتھ مہر مہدیت ہوگی وہی امام مہدی ہوگا۔ رہا چاند اور حجر اسود پر شبیہ (تصویر) کا تو ہم اخبارات کے ذریعے کئی بار حکومت پاکستان سے اپیل کر چکے ہیں کہ اس تصاویروں کی تحقیق کی جائے۔

اعتراض نمبر ۷ کے جواب میں تقریباً روزانہ شام کو سیر کے لئے نکلتا ہوں جس میں میری بیوی اور بچی بھی ساتھ میں ہوتی ہیں۔ کبھی کبھی پنجاب یا بیرون ممالک سے بھی انجمن کی کارکن جنکا تعلق شعبہ خواتین سے ہوتا ہے ہمارے یہاں آجاتی ہیں اور کہتی ہیں کہ ہمیں بھی اپنا شہر دکھائیں تو ہم ان کو بھی اپنی گاڑی میں بٹھا لیتے ہیں۔ ان میں میری فیملی کے علاوہ کوئی باپردہ ہوتی ہیں تو کوئی بے پردہ، خاص کر بیرون ممالک کی خواتین اکثر بے پردہ ہوتی ہیں۔ رہا سوال گاڑی کا، گاڑی گاڑی ہے سستی ہو یا مہنگی البتہ پریس بریفنگ کے دوران صحافیوں کے سوال کے جواب میں ہم نے کہا کہ واقعی آپ ﷺ کے دور میں لینڈ کروزر نہیں تھی اس زمانے میں گھوڑے تھے۔ حضور اکرم ﷺ وقت کے لحاظ سے اعلیٰ قسم کے گھوڑوں پر سواری فرمایا کرتے تھے۔

اعتراض نمبر ۸ کے جواب میں عرض ہے کہ اسلام کے پانچوں بنیادی ارکان کا تعلق ظاہری عبادت سے ہے۔ جس سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ ہماری تعلیمات کا تعلق بھی اسلام کے پہلے بنیادی رکن یعنی کلمہ طیبہ سے ہے اور کلمہ طیبہ کا تعلق ذکر

سے ہے اس کو غیر اسلامی کارروائی کہنا کفر ہے۔ اس ذکر کی بابت قرآن مجید نے سختی سے عمل کی تاکید کی ہے (اللہ کا ذکر کثرت سے کرو) اور جب تم نماز سے فارغ ہو جاؤ تو اٹھتے بیٹھتے حتی کہ کروٹوں کے بل بھی اللہ کا ذکر کرو۔ حتی کہ خرید و فروخت میں بھی اس سے غافل نہ رہنا۔ اگر ان کی حقارت کا کوئی ثبوت ہے تو پیش کریں۔

جناب عالی: میں اس بات کو واضح کرتا چلوں کہ اصل چیز یا مسئلہ تو حجر اسود یا چاند کی شبیہ کا ہے اس کے بارے میں کیوں شور نہیں اٹھاتے؟ حکومت اس کی کیوں تحقیق نہیں کرتی؟ چند فرقے جو تصویروں کو حرام سمجھتے ہیں وہ جانتے ہوئے بھی کہ حجر اسود پر شبیہ (تصویر) ہے لوگوں کے ذہن الجھانے کے لئے اور حجر اسود کی تصویر جیسے اہم مسئلہ کو دبانے کیلئے ایسے بے مقصد حربے استعمال کر رہے ہیں تاکہ اس اہم مسئلے سے عوام کی توجہ ہٹی رہے۔

جناب عالی: ہماری پوری تعلیم وڈیو کیسٹ نمبر ۲ اور کتب میں موجود ہے لیکن اس میں کوئی شبہ نہیں کہ مخالفین اس تعلیم میں بھی ردوبدل کر کے عوام الناس کو شک و شبہ میں ڈال رہے ہیں۔ چاند اور حجر اسود کے علاوہ بھی اللہ کی طرف سے مصدقہ نشانیاں ہیں جن کے ثبوت ہم فراہم کر سکتے ہیں اللہ کی نشانیوں کو جھٹلانا منافقت ہی ہے۔ اگر اس کی تحقیق نہ کی گئی تو بہت بڑا فتنہ اٹھنے کا خطرہ ہے۔ جب فتنہ کے وقت حکومت تحقیق کرلے گی تو بہتر ہے کہ فتنہ سے پہلے ہی تحقیق ہو جائے تاکہ فتنہ ہی نہ اٹھے۔

اپنے خلاف اعتراضات کے جوابات کے ساتھ ملکی و غیر ملکی اخبارات کی کاپیاں، چاند اور حجر اسود کے اوریجنل فوٹوز، حجر اسود کی کمپیوٹر تصدیق سرٹیفکیٹ اور تعلیمات پر مبنی وڈیو کیسٹ بھی ہمراہ ہے۔

www.Ahlehaq.Com

نوٹ : علامہ احمد میاں حمادی نے تفتیش کے لئے جو درخواست دی وہ ملاحظہ ہو :

بخدمت جناب ڈی-ایس-پی صاحب۔ ٹنڈوآدم

و جناب ایس-ایچ-او صاحب پی-ایس۔ ٹنڈوآدم

و ایس-ڈی-ایم صاحب۔ ٹنڈوآدم

عنوان : دوبارہ تفتیش مقدمہ گوہر شاہی

گزارش یہ ہے کہ ملزم نام نہاد گوہر شاہی نے اپنے خلاف ایف-آئی-آر میں عائدالزامات کادفاع کرتے ہوئے الزام نمبر ۱تا۳ کے بارے میں لکھاہے کہ :

۱...... ان الزامات کا تعلق عقیدہ کے اختلاف سے ہے۔اس کے مطابق اسکا عقیدہ یہ ہے کہ حضور ﷺ زندہ ہیں اور میرا عقیدہ ہے اس کے خلاف ہے۔ جبکہ یہ سراسر غلط ہے۔

میرے اکابر اور میرا عقیدہ ہے کہ آنحضرت ﷺ حیات ہیں۔ اس لئے کہ اللہ پاک نے قرآن مجید کے سورۃ نمبر ۳ اور آیت نمبر ۱۶۹ میں فرمایا ہے کہ :

"جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل ہوگئے ان کے بارے میں مردہ ہونے کا گمان بھی نہ کروبلکہ وہ زندہ ہیں اپنے رب کے ہاں ان کو رزق ملتاہے۔"

اللہ کے بعد سب سے بڑے ہمارے رسول پاک ﷺ ہیں۔ آپ ﷺ کے بعد باقی رسولوں اور نبیوں کا درجہ ہے، ان کے بعد صدیقین کا درجہ ہے، ان کے بعد شہیدوں کا درجہ ہے۔ تو جب صدیقین سے بھی کم رتبے والے شہداء زندہ ہیں تو صدیقین سے اوپر انبیاؑ اور ان سے بڑے ہمارے رسول پاک ﷺ کیوں زندہ نہ ہوں

Www.Ahlehaq.Com

Www.Ahlehaq.Com

گے۔ یقیناً وہ زندہ ہیں یہ صرف بات کو الجھانے کے لئے اس نے الزام لگایا ہے اسی طرح اس نے یہ بھی کھلا ہوا جھوٹ بولا ہے کہ میں رسول پاک ﷺ کو ایک عام انسان جیسا سمجھتا ہوں۔ جھوٹے پر خدا کی لعنت۔ تمام علماءِ اہل سنت یعنی علماءِ دیوبند کا بلکہ تمام امت مسلمہ کا عقیدہ ہے کہ آنحضرت ﷺ اللہ رب العزت کے بعد ساری مخلوق سے افضل واعلیٰ ہیں:

بعد از خدا بزرگ توئی مختصر

میرا بھی یہی عقیدہ ہے اسی طرح میں اور میرے اکابر تصوف کے تمام سلسلوں کو بھی مانتے ہیں۔ میرے سگے دادا حضرت مولانا حماد اللہؒ بہت بڑے عالم اور سلسلۂ قادریہ کے پیر تھے۔ آج تک سلسلۂ قادریہ کی گدی ھا لیجی شریف پنوں عاقل میں قائم ہے۔ میرے چچازاد بھائی مولانا عبدالصمد اب گدی نشین ہیں۔ میں خود سلسلۂ قادریہ میں اپنے دادا سے بیعت ہوں۔

۲...... اور اسی طرح حضور ﷺ اپنے حقیقی تابعداروں، سنت کے مطابق زندگی بسر کرنے والوں یعنی اپنے سچے غلاموں کو اپنی زیارت بابرکت سے مشرف فرماتے ہیں۔ مگر حضور ﷺ کے سچے غلام یہ کبھی نہیں کہتے کہ ہم بارہا حضور ﷺ سے بالمشافہ ملاقات کرتے رہتے ہیں۔ ان الفاظ میں گستاخی کی بو ہے اور یہ الفاظ گستاخ رسول گوہر شاہی کے ہیں۔ نیز رسول اکرم ﷺ کسی بھی عیاش، مذہب کی آڑ میں بدکار اور بیگانہ عورتوں سے بدن دبوانے والے منحوس شخص کو اپنی زیارت سے مشرف نہیں فرماتے بلکہ ایسے بدقماش شخص پر آپ ﷺ نے لعنت بھیجی ہے جو آپ ﷺ کے حوالے سے شیطانی کھیل کھیل رہا ہو۔

۳...... تمام اہل اسلام کے نزدیک دینی علوم قرآن وسنت میں بند ہیں۔ اس

سے باہر جو بھی علم ہو گا وہ دینی علم نہیں ہو گا۔ حضرت مولانا رومی اور شاہ شمس تبریز یقیناً اللہ والے تھے۔ اس شخص کو ان سے کوئی نسبت نہیں۔ ان حضرات کے بابرکت ناموں کو اپنے ناجائز اغراض و مقاصد کے لئے استعمال کر رہا ہے۔

۴......اعتراض نمبر ۴ تا ۵ کے بارے میں اس نے لکھا ہے کہ قرآن مجید کی سورتوں کے ابتدائی جملہ "آلر" کے اسٹیکر R.A.G.S. انٹرنیشنل انگلینڈ کے تحت ہندوؤں نے چھپوا کر تقسیم کیا۔ اس کو اس کا پہلے علم نہ تھا لیکن عقیدے کے مطابق اللہ کے بعد ہندوؤں کا اوتار ریاض احمد گوہر شاہی ہے اور اس نے ایک سوال کے جواب میں کہا تھا کہ یہ بات ہندوؤں کے عقیدے کے مطابق کوئی جرم نہ تھی۔ یہ بھی اس کا جھوٹ اور سراسر دھوکہ والی بات ہے۔ کوئی مرید اپنے مرشد کی رضا و اجازت کے بغیر مرشد کے بارے میں یا مرشد کے عقیدے اور تعلیم کے بارے میں کچھ بھی نہیں لکھ سکتا۔ اگر اس کی یہ بات مان بھی لی جائے تو "عذر گناہ بدتر از گناہ" والی مثال ہو گی۔ تو کافر مسلمان کا مرید کیسے ہو سکتا ہے؟ رسول پاک ﷺ، صحابہ کرام، اہل بیت عظام سے متعلق ایک بھی ایسی مثال نہیں ملتی۔ کوئی شخص ان حضرات کو مرشد بھی مانے اور کافر بھی رہے جو کافر ہے وہ اللہ اور اس کے رسول اور اسلام و اہل اسلام کا دشمن ہے۔ سورۃ نمبر :۳۔ آیت نمبر :۲۸ میں ہے: "نہ بناؤ مومنو! کافروں کو دوست مومنوں کے سوا"۔

اسی طرح سورۃ نمبر :۵۔ آیت نمبر :۵۱ میں ہے: "اے ایمان والو! نہ بناؤ یہود و نصاریٰ کو دوست، بعض ان کے دوست ہیں بعض کے اور تم میں سے جو ان کو دوست بنائے گا تو وہ ان ہی میں سے ہو گا، بے شک اللہ تعالیٰ ہدایت نہیں فرماتے ظالموں کو"۔

مرید تو دوست سے کہیں زیادہ فرمانبردار اور دلی تعلق رکھنے والا ہوتا ہے۔ تو

www.Ahlehaq.com

اس کے کافر مریدوں نے جب قرآن کریم کی اور رسول اکرم ﷺ کی بے حرمتی اور گستاخی کی تو اس نے بھی ان کے خلاف کوئی بھی کارروائی نہیں کی صرف مسلمانوں کے رد عمل سے بچنے کیلئے کہہ دیا کہ ان کے اسٹیکر وغیرہ ضبط کر لئے گئے۔ ان کو اپنے مریدوں کی فہرست سے خارج نہیں کیا۔ ان کی گستاخانہ و کافرانہ باتوں پر خاموش رہ کر اور ان کی باتوں کو نظر انداز کر کے خود بھی گستاخی اور کفر کا مرتکب ہوا۔ مزید یہ لکھا کہ اس قسم کی باتیں ہندوؤں کے عقیدے کے مطابق کوئی جرم نہ تھا۔ اپنے گستاخ رسول وکافر ہونے کی تصدیق کر دی۔ رسول پاک ﷺ اور قرآن مجید کی گستاخی ہر انسان (خواہ مسلمان ہو یا کافر) کے لئے نا قابل معافی جرم ہے۔ یعنی وہ واجب القتل ہے۔ مزید یہ لکھا کہ ہندوؤں نے اپنے خیال سے "آر" کا مطلب لے لیا کیونکہ وہ قرآن مجید کا جائزہ لیتے رہتے ہیں۔ کیا کسی کافر کو اپنی غیر اسلامی رائے کے مطابق قرآن کریم یا رسول اکرم ﷺ کے بارے میں گستاخانہ رائے قائم کرنے کا حق ہے۔ ہر گز نہیں بلکہ ایسے کافر تو کیا کہنا، اگر کوئی مسلمان بھی گستاخانہ رائے قائم کرے تو اس کو بھی از روئے اسلام اور ملکی قانون کی دفعہ b-۲۹۵ اور c-۲۹۵ کے تحت سزائے عمر قید اور سزائے موت دی جائے گی۔ انہی دفعات کے تحت اس کے خلاف ایف۔آئی۔آر درج کرائی گئی۔ اس کے علاوہ .R.A.G.S انٹرنیشنل کی طرف سے اللہ پاک کے ذاتی نام "اللہ" کے ڈیزائن کے اندر لا الہ الا اللہ لکھ کر محمد رسول اللہ کی جگہ ریاض احمد گوہر شاہی لکھا گیا۔ اللہ کا نام اس طرح لکھا کہ ریاض احمد گوہر شاہی کو ہٹایا جائے تو اللہ کا نام بھی نہیں رہتا۔ کیا اس گستاخی کی بھی کوئی حد ہے؟ اس نے دھوکہ دینے کے لئے لکھا ہے کہ وہ رسول اکرم ﷺ کا ادنیٰ غلام ہے۔ یہ بھی اس کا سیاہ جھوٹ ہے۔ اگر ادنیٰ غلام ہے تو پھر اپنے آقا محمد رسول اللہ ﷺ کی جگہ اپنا نام کیوں لکھوایا؟ اگر اس کے غیر مسلم

www.Ahlehaq.com

مریدوں نے لکھا تو ان کے خلاف اس نے کوئی بھی موثر کارروائی کیوں نہیں کی؟ یا کم از کم اپنی مریدی سے ہی خارج کیوں نہیں کیا؟ اب بھی وہ اس کے مرید ہیں۔ اس کی تمام باتیں جھوٹ اور دھوکے کی باتیں ہیں۔

۵......اس نے یہ بھی لکھا ہے کہ "آر" کے "الف" سے اللہ، "ل" سے لا الہ الا اللہ اور "ر" سے ریاض احمد گوہر شاہی ہندوؤں نے لکھا۔ جس کی یہ تائید نہیں کرتا مگر یہ بھی لکھتا ہے کہ یہ ہندوؤں کا اپنا خیال تھا۔ پھر یہ بھی لکھتا ہے کہ ہندو بھی قرآن مجید کا جائزہ لیتے رہتے ہیں۔ کیا کسی کافر کو قرآن مجید کا جائزہ لینے کی اجازت ہے؟ ہرگز نہیں۔

۶......اس نے لکھا ہے کہ اس کے معتقد اسے امام مہدی کہتے ہیں تو ان سے پوچھا جائے کہ وہ کیوں کہتے ہیں۔ مرید اس کے، گستاخانہ اور کفریہ باتیں یہ لوگ لکھیں اور پوچھیں ہم؟ اس نے کیوں نہیں پوچھا کہ اسلامی تعلیمات کے خلاف اس کو امام مہدی کیوں کہتے ہیں امام مہدی کی تو ایک بھی نشانی اس میں نہیں پھر اس پر خاموشی اور رضا۔ یہ اسلام دشمنی اور فروغ کفر نہیں تو اور کیا ہے؟ ہر مسلمان تو حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی بتائی ہوئی بات کو اٹل اور یقینی سمجھتا ہے۔ ذرا سا شک اور پوچھ پاچھ کو بھی کفر سمجھتا ہے۔ اس نے کہا ہے کہ اس نے امام مہدی ہونے کا دعویٰ نہیں کیا اور نہ ہی اسے اللہ کی طرف سے کوئی الہام ہوا۔ البتہ امام مہدی کی نشانی یہ بتاتا ہے کہ جسکی پشت پر کلمہ کے ساتھ مہر مہدیت ہوگی وہی امام مہدی ہوگا۔ کچھ عرصہ بعد اپنی پشت پر کلمہ طیبہ اور مہر مہدیت لکھوا کر کہے گا کہ میں نے جو امام مہدی کی نشانی بتائی تھی وہ دیکھو میری پشت پر موجود ہے اور میں امام مہدی ہوں۔

۷......رہی بات چاند اور حجر اسود پر اس کی تصویر کی تو یہ بھی اس کا دھوکہ اور

فریب ہے۔ جو بات قرآن و حدیث میں نہیں اس کی کوئی حیثیت نہیں۔ پہلی صدی ہجری کے سال ۹۰ ھ میں ایک شخص "حارث کذاب" نے نبوت کا دعویٰ کیا۔ اپنی جھوٹی نبوت منوانے کے لئے کچھ پڑھ کر آسمان کی طرف پھونک دیتا تھا تو آسمان پر نورانی گھوڑوں پر نورانی سوار تمام حاضرین کو نظر آتے تھے مگر ایسے شخص کو بھی ماننے کے بجائے مسلمانوں نے جہنم رسید کر کے دم لیا۔ جبکہ نام نہاد گوہر شاہی کی تصویر کسی بھی مسلمان کو حجر اسود یا چاند پر نظر نہیں آئی۔ یہ تو اس نے شیطانی شوشہ چھوڑا ہے۔ اگر یہ بات سچی ہے تو لاکھوں مسلمان ہر سال حج پر جاتے ہیں اور ہزاروں روزانہ عمرہ ادا کرتے رہتے ہیں تو وہ ضرور دیکھ لیتے اور یہ ساری چیزیں ساری دنیا میں نہ سہی عالم اسلام میں تو مشہور ہو جاتی۔ اسی طرح چاند کو کروڑوں انسان دیکھتے ہیں اگر یہ حقیقت ہوتی تو پوری دنیا میں یہ بات پھیل جاتی حتیٰ کہ اسے جھوٹی تصویر شائع کروانے اور اخبارات کے اعلانات کروانے کی ضرورت بھی پیش نہ آتی۔ یہ بھی اس کا سیاہ جھوٹ ہے اور فریب کاری ہے۔

۸...... اس شخص کا کہنا ہے کہ اس کی روحانی تربیت رسول اکرم ﷺ نے فرمائی۔ استغفر اللہ۔ معاذ اللہ۔ اگر یہ سچ ہوتا تو زندگی رسول اکرم ﷺ کے نقش قدم کے مطابق ہوتی نہ یہ کہ نوجوان خوبصورت عورتوں سے ٹانگیں دبواتا۔ رسول اکرم ﷺ بہت بڑی ذات ہیں مگر کسی صحابی یا اہل بیت کے کسی فرد یا کسی غوث و قطب نے ایسی حرکت تو کیا اس سے ملتی جلتی بھی نہیں کی کہ وہ بے پردہ نوجوان خوبصورت لڑکیوں کو اپنے ساتھ سیر و تفریح کرواتا رہا ہو یا لڑکیوں نے اس کو سیر و تفریح کروائی ہو۔ مگر اس شخص کا ایسا کردار ویڈیو کیسٹوں میں محفوظ ہے اور یہ تمام باتیں متفقہ طور پر شریعت اسلامی کے خلاف ہیں۔

۹......یہ صحیح ہے کہ حضور اکرم ﷺ کے زمانہ میں لینڈ کروزر نہیں تھی اس لئے اعلیٰ قسم کے گھوڑوں پر سفر کیا جاتا تھا اور حضور ﷺ نے بھی سفر کئے مگر یہ سفر جہادی سفر تھے تفریحی اور عیاشی کے سفر ہرگز نہیں تھے جبکہ اس شخص کے سفر نوجوان لڑکیوں کے ساتھ غیر شرعی اور عیاشی کے سفر ہیں۔ ان سفروں کو حضور پاک ﷺ کے سفروں کے ساتھ ملانا اور اپنے غیر شرعی سفروں کے لئے وجہ جواز بنانا انتہائی بدترین گستاخی ہے بلکہ غیر شعوری طور پر مسلمانوں کے دلوں میں حضور پاک ﷺ کی شان اقدس کو داغ دار بنانے کی ناپاک سازش ہے۔

۱۰......اس نے لکھا ہے کہ اسلام کے پانچ بنیادی ارکان کا تعلق ظاہری عبادت سے ہے اور اس کی تعلیمات کا تعلق اسلام کے پہلے بنیادی رکن یعنی کلمہ طیبہ سے ہے اور کلمہ طیبہ کا تعلق ذکر سے ہے مگر اس کی یہ بات سراسر غلط ہے۔ یہ شخص کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی تعلیم دیتا یا اس کا ورد بتاتا تو بات کچھ بن جاتی مگر یہ تو صرف اللہ ہو اللہ کا ذکر بتاتا ہے اور اس کے مقابلے میں نماز کو ظاہری عمل کہہ کر ایک طرح نماز کو رد کرتا ہے۔ جبکہ اسلام کے تمام اعمال میں سے برتر عمل نماز ہے۔ حضور پاک ﷺ نے فرمایا کہ میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے۔ نیز فرمایا کہ نماز مومن کی معراج ہے۔ نیز فرمایا کہ بندے اور کفر کے درمیان فرق والی چیز نماز ہے۔ ایسی اہم عبادت کو اس ملحد و زندیق نے ظاہری عمل کہہ کر رد کر دیا۔

۱۱......اس نے لکھا ہے کہ اصل چیز یا مسئلہ تو حجر اسود یا چاند پر اسکی شبیہ (تصویر) کا ہے۔ اس اہم مسئلہ کو دبانے کیلئے حربے کے طور پر شور کیا جا رہا ہے تا کہ اس اہم مسئلہ سے عوام کی توجہ ہٹی رہے۔ اس کی یہ بات بھی بالکل بے ہودہ بات ہے۔ پہلے عرض کر چکا ہوں کہ قرآن و حدیث میں کہیں بھی یہ بات نہیں کہ کسی شخص کی تصویر حجر اسود اور چاند میں ظاہر ہو گی اور وہ اللہ کا برگزیدہ بندہ ہو گا۔ جو بات قرآن و حدیث

میں نہیں وہ سراسر گمراہی ہے۔ اس سے بڑھ کر تو مذکورہ بالا شخص ''حارث کذاب'' کا کرتب تھا کہ آسمان کی طرف پھونک مارتا تو نورانی گھوڑے اور نورانی سوار نظر آتے تھے۔ مگر مسلمانوں نے اسے بھی تہِ تیغ کر دیا۔ جبکہ خود ساختہ تصویر سوائے چند وہم پرست افراد کے (جو کہ گمراہ ہیں) کسی کو نظر نہ آئی۔ غور طلب بات یہ ہے کہ چاند کی ٹکیہ نظر آتی ہے مگر ہے لاکھوں مربع میل پر محیط۔ اس کے کہنے کے مطابق چاند پر نظر آنے والی اس کی تصویر ہے جب کہ چاند کی ایک تہائی یا ایک چوتھائی پر محیط ہے۔ اگر یہ مان لیا جائے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کی تصویر کتنی ہو گی کہ اس کی ناک کا سوراخ پہاڑ کی غار کے برابر ہو گا۔ اس کا سر امریکہ کے ملک کے برابر ہو گا ٹانگیں اور باقی جسم کتنا بڑا ہو گا۔ اس کے کان اور ہاتھ اور ہونٹ اور دانت، داڑھی کتنی بڑی ہو گی۔ خدا کی پناہ اتنی جسامت تو دوزخ میں دوزخیوں کی ہو گی۔ خدا کی پناہ!۔ وہ خود بھی اس پر غور کرے۔

آخری بات یہ ہے کہ اس شخص نے اپنی کتاب مینارہ نور کے آخری صفحہ پر ''فرمان گوہر شاہی'' کے عنوان سے لکھا ہے کہ:

''اللہ کی پہچان اور رسائی کیلئے روحانیت سیکھو، خواہ تمہارا تعلق کسی بھی مذہب سے ہو۔''

اسی طرح ایک امریکی خاتون جب پاکستانی جوڑے کے ساتھ اس کے پاس پہنچی اور اس جوڑے نے کہا کہ یہ خاتون آپ کے ہاتھ پر اسلام قبول کرنا چاہتی ہے تو اس نے اس خاتون سے پوچھا: ''تمہیں کیا چاہئے صرف اسلام یا خدا؟ خدا کی طرف کئی راستے جاتی ہیں۔ ایک راستہ دین سے ہو کر جاتا ہے۔ دوسرا راستہ عشق و محبت کا راستہ ہے۔'' اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تک رسائی کے لئے رسول اکرم ﷺ اور دین اسلام غیر ضروری ٹھہرے۔ کیونکہ اللہ تک رسائی کے لئے رسول اکرم ﷺ اور دین

Www.Arlenaq.Com

اسلام سے ہٹ کر متبادل دوسرا راستہ عشق و محبت کا بھی ہے۔ جبکہ اللہ کا فرمان ہے کہ اللہ کے نزدیک پسندیدہ دین فقط اسلام ہے۔ جس طرح سورۃ نمبر : ۲۔ آیت نمبر : ۱۹ میں اسی طرح فرمان الٰہی ہے۔ ”جو شخص اسلام کے سوا کوئی اور دین چاہے گا تو وہ اس سے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا۔ اور وہ آخرت میں نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو گا۔“

اس کی غیر اسلامی بکواسات بہت سی ہیں مگر ان ہی پر اکتفا کرتا ہوں۔ میری گزارش ہے کہ ملکی عدالتیں اس مقصد کے لئے ہیں کہ صحیح اور غلط، سچ اور جھوٹ کو نکھار کر سامنے لایا جائے۔ یہ مقدمہ بھی عدالت کے حوالہ کیا جائے جس شخص کی تصویر حجر اسود یا چاند پر ہو، جو یہ کہتا ہو کہ مجھے گرفتار کرنے والا پولیس افسر اندھا ہو جائے گا اور وزیر اعظم پاکستان میاں نواز شریف کو سندھی اخبار روزنامہ ”سندھو“ حیدرآباد مورخہ ۳ مارچ ۱۹۹۹ء بذریعہ کھلا خط لکھا ہو کہ اگر وزیر اعظم اور اسکی حکومت نے اس کی درخواست پر نوٹس نہ لیا تو غیبی اور روحانی طاقت سے چند دنوں کے اندر بغیر کسی واویلا کے، اس حکومت کو توڑا جا سکتا ہے۔ تو ایسے شخص کو عدالت میں جا کر اپنے مقدمہ کا سامنا کرنے میں کیا تکلیف ہوئی کہ یہ شخص سندھ ہائی کورٹ کراچی و حیدرآباد میں ضمانت قبل از گرفتاری کی درخواست دے کر، پھر بیماری کے بہانہ پر تین بار حاضر نہ ہو کر، غیر قانونی حربے استعمال کر کے مقدمے کو خراب اور ختم کروانے کی مذموم کوشش کرتا رہا۔ اتنی غیر معمولی طاقت والا انسان تو ہر جگہ اپنی صفائی کیلئے حاضر ہو سکتا ہے اور اپنی روحانی طاقت کے ذریعے مقدمہ کا فیصلہ بھی اپنے حق میں کروا سکتا ہے۔ مگر یہ شخص ایک دم روپوش ہو گیا اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ شخص بڑا فراڈی اور دھوکہ باز ہے۔ براہ کرم اس کا مقدمہ معمول کے مطابق فوری طور پر متعلقہ عدالت میں سماعت کے لئے پیش کیا جائے۔

Www.Ahlehaq.Com

میں آنجناب کی خدمت میں اس کی تقاریر اور غیر ملکی سفر کے تین ویڈیو کیسٹ اور اس کی اپنی اخبار

نمبر ۱: پندرہ روزہ صدائے سر فروش حیدر آباد مورخہ یکم تا ۱۵ اکتوبر ۱۹۹۸ء

نمبر ۲: اسی اخبار کا شمارہ مورخہ ۱۶ تا ۳۰ جون ۱۹۹۸ء اور

نمبر ۳: ۱۶ تا ۳۱ دسمبر، ۲۶ شعبان تا ۱۱ رمضان المبارک ۱۴۱۹ھ اور

نمبر ۴: ۱۶ تا ۳۰ جون ۱۹۹۹ء اور

نمبر ۵: اسی اخبار کا خصوصی ضمیمہ ۲۵ نومبر، جشن یوم ولادت اور

نمبر ۶: ویکلی اپریش فیصل آباد، چیف ایڈیٹر لیاقت کمال۔

نمبر ۷: اسی کی کتاب روحانی سفر کے متعلقہ صفحات تعداد ۸ بمعہ ٹائٹل کے فوٹو اسٹیٹ۔

اور ہفت روزہ تکبیر کے صفحہ نمبر ۹ مورخہ ۲۰ مئی ۱۹۹۹ء میں جسٹس تقی عثمانی و دیگر ممتاز علماء کا فتویٰ۔

اور ہفت روزہ تکبیر صفحہ نمبر ۸ تا ۱۰ مورخہ ۱۵ اپریل ۱۹۹۹ء میں گوہر شاہی کے ایک پیروکار کو ۱۷ سال قید با مشقت اور ایک لاکھ جرمانہ کی سزا کے تراشے کا فوٹو اسٹیٹ۔

اور ماہنامہ شہادت مورخہ فروری ۹۹ء میں بہ عنوان "مسیلمہ کذاب سے گوہر شاہی تک"۔

اور ماہنامہ شہادت دسمبر ۹۸ء میں بہ عنوان "جیسے آج صلیب ٹوٹ گئی" فوٹو اسٹیٹ۔

اور انسداد دہشت گردی کی عدالت ڈیرہ غازی خان کے اصلی فیصلے کی فوٹو اسٹیٹ پہلے پیش خدمت کر چکا ہوں۔

Www.Ahlehaq.com

اور کلمہ طیبہ کا اسٹیکر مصدقہ بھی جن سے یہ بات واضح ہو جائیگی کہ یہ فراڈی شخص بنام ریاض احمد گوہر شاہی کس درجہ کا گستاخ رسول اور اسلام دشمن کفر کا ایجنٹ ہے۔ اس کی غیر اسلامی حرکات اور دربار رسالت کے بارے میں کی گئی گستاخیوں کو فوری طور پر نہ روکا گیا تو یہ ملک وملت کے لئے بہت بڑا سانحہ ہوگا جو کہ ایک خطرناک اور خونی تصادم کا سبب بھی بن سکتا ہے۔ جیسے کہ خود اس نے اپنے کھلا خط بنام وزیر اعظم میں لکھا ہے۔

فقط والسلام

خدا آپ کا حامی وناصر ہو۔

نوٹ : ان کارروائیوں کے جواب میں گوہر شاہی کے غنڈوں نے کراچی کے دفتر پر حملہ کیا اس کے جواب میں یہ درخواست لکھی گئی۔

عنوان : گوہر شاہی کے غنڈوں کی دفتر ختم نبوت پرانی نمائش پر اشتعال انگیز نعرے بازی کی روک تھام۔

گزارش یہ ہے کہ آج مورخہ ۹۹-۷-۰-۲۵ بوقت تقریباً ایک بجے دوپہر ٹرکوں پر گوہر شاہی کے کچھ لوگ ایم اے جناح روڈ سے گزرتے ہوئے شدید اشتعال انگیز نعرے بازی کرتے ہوئے گرومندر کی طرف جاکر واپس ہوئے اور پھر انہوں نے شارع قائدین روڈ سے گزرتے ہوئے دفتر ختم نبوت پرانی نمائش مسجد باب الرحمت کے سامنے تھوڑی دیر رک کر شدید نعرے بازی کی اور ہمارے کارکنوں اور دفتر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے دھمکی آمیز نعرے لگائے۔ اس دوران مسلسل دفتر، کارکنوں کی طرف مکے بنا کر اشارے کر رہے تھے۔ ان کے ہمراہ تھانہ سولجر بازار کی پولیس موبائل پیچھے پیچھے چل رہی تھی۔ ہماری گزارش ہے کہ اس پولیس موبائل کے ذریعے ان شرپسندوں کے نام اور پتے معلوم کر کے فوری طور پر قانونی کارروائی کی جائے اور دفتر اور کارکنوں کو تحفظ فراہم کیا جائے۔

www.Ahlehaq.Com

انسداد دہشت گردی عدالت میرپور خاص کا فیصلہ

خصوصی مقدمہ نمبر 27/99

سرکار بنام: ریاض احمد گوہر شاہی ولد فضل حسین، سکنہ: خدا کی بستی کوٹری، ذات: مغل، جرم نمبر 108/99 پولیس اسٹیشن ٹنڈو آدم، زیر دفعہ 295 الف، ب، ج تعزیرات پاکستان، جناب انور جمال وکیل استغاثہ برائے سرکار، جناب نظام الدین پیرزادہ حکومتی اخراجات پر وکیل برائے مفرور ملزم

فیصلہ کا متن

مندرجہ بالا ملزم نے اپنے خلاف جرائم زیر دفعہ 295۔ اے، بی، سی تعزیراتِ پاکستان، زیر دفعہ ۸ انسداد دہشت گردی ایکٹ ۱۹۹۷ء اور زیر دفعہ ۶۔ب انسداد دہشت گردی ایکٹ کے تحت ایف آئی آر نمبر 108/99 کی بنا پر کارروائی کا سامنا کیا۔

مقدمے کے واقعات یہ ہیں کہ مدعی علامہ احمد میاں حمادی نے مورخہ ۲۰/ مئی ۹۹ء بوقت دوپہر ساڑھے بارہ بجے پولیس اسٹیشن ٹنڈو آدم میں ایف آئی آر درج کروائی، جس کے مطابق وہ ایف آئی آر میں دیئے گئے پتے پر سکونت رکھتے ہیں اور مسجد ختم نبوت کے خطیب اور مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے صوبائی کنوینر ہیں۔

Www.Ahlehaq.Com

ایف آئی آر کے مطابق مورخہ ۸ / دسمبر ۹۸ء کو بوقت نو بج کر دس منٹ صبح، مدعی اپنے دفتر میں موجود تھے، انہوں نے کسی کو روزنامہ "امت" کراچی اور "کاوش" حیدر آباد خریدنے کے لئے بھیجا، جس میں انہوں نے ریاض احمد گوہر شاہی کا انٹرویو پڑھا جس میں ریاض احمد گوہر شاہی نے کہا کہ :

۱ :...... "جو کچھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان کو پڑھاتے ہیں وہ وہی لوگوں کو بتاتے ہیں۔"

۲ :...... "ان کی حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی ملاقاتیں ہوئی ہیں۔"

۳ :...... "انہوں نے اسٹیکر، جس پر محمد رسول اللہ کی جگہ لا الہ الا اللہ کے بعد ریاض احمد گوہر شاہی لکھا ہے، کی تصدیق کی اور کہا کہ اس چھپائی یا اشاعت میں کوئی مضائقہ نہیں۔"

۴ :...... "قرآن مجید کی آیت نمبر ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۴ اور ۱۵ کے بارے میں اپنے مریدوں کے حوالے سے کہا کہ الف کا مطلب "اللہ" لام کا مطلب "لا الہ الا اللہ" اور ر "ریاض احمد" کی طرف اشارہ کرتا ہے۔

۵ :...... "اس کے مرید اس کو امام مہدی کہتے ہیں، اور یہ کہ اس کی شبیہ چاند اور بیت اللہ میں حجر اسود پر نمودار ہوئی ہے، اور ریاض احمد نے اس کی کوئی تردید نہیں کی۔"

۶ :...... "پر تعیش کاروں میں نوجوان لڑکیوں کے ساتھ سفر اور اپنی پر تعیش زندگی کو اس نے رسول پاک کے دوران جہاد استعمال ہونے والے قیمتی گھوڑوں کے مشابہ قرار دیا ہے اور اس کو درست کہا ہے۔"

۷ :...... "اسلام کے پانچ ارکان میں سے خاص طور پر دو ارکان نماز اور روزے" کو ظاہری عبادت قرار دیا ہے۔ اور غیر اسلامی چیزوں کو اہمیت دی ہے، اور بنیادی اسلامی ارکان کے خلاف نفرت کا اظہار کیا ہے۔

ایف آئی آر کے مطابق ملزم نے توہین رسالت اور توہین قرآن پاک کی ہے، اور مسلمانوں کے جذبات کو مجروح کیا ہے۔ مدعی کے مطابق اس نے صوبائی ایڈمنسٹریشن کو قانونی اقدام کے لئے درخواست دی اور ویڈیو، آڈیو کیسٹ ان الزامات کے ثبوت میں پیش کرنے کی ذمہ داری اٹھائی۔ ایف آئی آر جرم نمبر 108/99 پولیس اسٹیشن ٹنڈو آدم ضلع سانگھڑ زیر دفعہ 295-اے،بی، سی تعزیرات پاکستان اور زیر دفعہ ۸ انسداد دہشت گردی ایکٹ کے طور پر درج کی گی۔ تفتیش کے دوران ملزم کو گرفتار نہ کیا جاسکا لہذا اس کو چالان میں جو کہ اس عدالت میں داخل کیا گیا، مفرور دکھایا گیا۔

چونکہ ملزم کو چالان میں مفرور دکھایا گیا تھا، اس لئے مختلف تاریخوں میں اس کے خلاف ناقابل ضمانت وارنٹ جاری کئے گئے، مگر ان میں سے کسی کی بھی تعمیل نہ ہو سکی اور بالآخر عدالتی سمن رساں ایس ایچ او پولیس اسٹیشن ٹنڈو آدم نے اپنی رپورٹ میں کہا کہ ملزم اپنی گرفتاری کے خطرے کی وجہ سے ملک سے فرار ہو گیا اور امریکہ چلا گیا اور یہ کہ اس کی گرفتاری کے امکانات نہیں۔ اس عدالتی سمن رساں کا حلفیہ بیان قلم بند کرنے کا حکم دیا گیا جو کہ قلم بند کیا گیا۔ بعد ازاں حلفاً بیان کی بنیاد پر حکم مورخہ ۲۰ / جنوری ۲۰۰۰ء پاس کیا گیا، جس کے تحت ملزم کی غیر حاضری میں کارروائی جاری رکھنے کا دفعہ ۱۹ (۱۰) انسداد دہشت گردی ایکٹ دفعہ 512 ضابطہ

فوجداری کے تحت کیا گیا، اس شرط کے تحت کہ اعلان تین اخبارات میں جن میں سے ایک اردو کا ہو شائع کیا جائے۔

لہذا ضروری اشتہارات روزنامہ "ڈان" مورخہ ۲۴/ جنوری ۲۰۰۰ء، روزنامہ "جسارت" مورخہ ۲۵/ جنوری ۲۰۰۰ء اور سندھی روزنامہ "سندھ" میں مورخہ ۲۳/ جنوری ۲۰۰۰ء میں شائع کئے گئے مگر اس کے باوجود ملزم سات یوم کے اندر عدالت میں حاضر نہ ہوا۔

یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ جس تاریخ کو چالان پیش کیا گیا یعنی مورخہ ۲/ اگست ۱۹۹۹ء کو جناب نثار احمد درانی ایڈووکیٹ نے ملزم کی طرف سے وکالت نامہ داخل کیا اور متفرق درخواست داخل کی جس میں صحیح حالات اور واقعات جو کہ درخواست میں دیئے گئے تھے کو مدِ نظر رکھتے ہوئے، صحیح اور قانونی حکم جاری کرنے کی استدعا کی گئی۔ اس درخواست کا نوٹس معزز وکیل استغاثہ کو دیا گیا، مگر ملزم کو حکم دیا گیا کہ وہ پہلے عدالت کے سامنے پیش ہو، یہ درخواست فیصلہ طلب ہے، اور جناب نثار احمد درانی ایڈووکیٹ اس کے ساتھ عدالت میں پیش نہ ہوئے۔ بالآخر جب سرکاری خرچ پر وکیل رکھا گیا تو اس درخواست کو یکم مارچ ۲۰۰۰ء کو لاحاصل ہونے کی بنا پر خارج کرنے کا حکم جاری کیا گیا، کیونکہ ملزم کی درخواست رد برد عدالت عالیہ سندھ عدم تعمیل کی وجہ سے خارج کردی گئی تھی۔ معزز عدالت عالیہ سندھ کا حکم فاضل وکیل استغاثہ نے اس عدالت میں پیش کیا، جس کی ایک نقل اس عدالت کے حکم مورخہ یکم مارچ ۲۰۰۰ء کے ساتھ منسلک ہے۔

عدالت نے سرکار کے خرچے پر جناب نظام الدین پیرزادہ کو ملزم کا دفاع

www.Ahlehaq.com

www.Ahlehaq.com

کرنے کے لئے مقرر کیا۔ اس عدالت نے ملزم کے خلاف چالان زیر دفعہ 295اے، بی اور سی تعزیرات پاکستان اور دفعہ ۸ تعزیرات پاکستان جو کہ زیر دفعہ ۹ انسداد دہشت گردی ایکٹ کے مستوجب سزا ہے، اور زیر دفعہ ۶ (ب) جو کہ دفعہ ۷ انسداد دہشت گردی ایکٹ کے تحت مستوجب سزا ہے، پیش کیا۔ چونکہ ملزم مفرور ہے اس لئے متعلقہ فارم میں "عذر" کے خانے میں یہ کہا گیا کہ: تصور کیا جائے گا کہ ملزم نے صحت جرم سے انکار کیا ہے۔ اس سے قبل میں نے بطور عدالت کے پرزائیڈنگ آفیسر کے زیر دفعہ ۱۶ انسداد دہشت گردی ایکٹ مطلوبہ حلف اٹھالیا۔

استغاثہ نے مستغیث کی جانب سے گواہی ریکارڈ کرنے سے قبل ایک درخواست زیر دفعہ ۵۴۰ ضابطہ فوجداری دائر کی جس میں سول جج اور فرسٹ کلاس مجسٹریٹ، ٹنڈو آدم کو بوجہ ان کا بیان اہم ہونے کے، اور مستغیث کا نام گواہوں کی فہرست میں نہ ہونے کے طلب کرنے کی استدعا کی گئی تھی۔

وکیل دفاع کی طرف سے عدم اعتراض کے بموجب اس درخواست کو منظور کیا گیا، بعد ازاں استغاثہ نے اپنا کیس پایہ ثبوت کو پہنچانے کے لئے مستغیث علامہ احمد میاں حمادی کو بطور گواہ پیش کیا۔ اس گواہ نے ایف آئی آر، اجازت نامہ از ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سانگھڑ زیر دفعہ ۱۹۶ ضابطہ فوجداری، روزنامہ "امت" (اصل)، سندھی روزنامہ "کاوش" (اصل) اور ایک کتاب جس کا نام "گوہر: حق کی آواز" تھا، پیش کی جس کا نام سبز مار کر سے کتاب کے سامنے والے صفحہ پر لکھا ہوا تھا۔ استغاثہ نے ایک اور درخواست زیر دفعہ ۵۴۰، ضابطہ فوجداری، دائر کی جس

www.Ahlehaq.com

میں ڈی ایس پی ٹنڈو آدم شوکت علی کھتیان کو طلب کرنے کی استدعا کی گئی تھی، جنھوں نے ویڈیو کیسٹ ریکارڈ کی تھی، جن کا نام چالان میں نہیں تھا۔ یہ درخواست بھی وکیل دفاع کے عدم اعتراض کے باعث قبول کی گئی۔ بعد ازاں، استغاثہ نے ایک بیان داخل کیا جس کے ذریعے استغاثہ نے گواہ یار محمد کا نام ترک کر دیا۔

اس کے بعد استغاثہ نے گواہان، استغاثہ گلزار احمد، محمد اظفر، عبدالحفیظ عابد، جس نے اسٹیکر پیش کیا، کو عدالت میں گواہی کے لئے پیش کیا۔ اس کے بعد محمد ناصر کو پیش کیا گیا جس نے روزنامہ امت، پبلک، انتخاب، پرچم، احتساب، جرأت، سندھو، عبرت، سچ، بھگوار اور پندرہ روزہ صدائے سرفروش کی کٹنگ کی فوٹو کاپیاں پیش کیں۔ اس کے بعد استغاثہ نے مشیر محمد شفیق کو گواہی کے لئے پیش کیا، نے جائے واردات کا مشیر نامہ اور اخبارات، اسٹیکر، میگزین "شہادت" کے صفحہ نمبر ۲۰ کی فوٹو کاپی اور ایک پوسٹر کا مشیر نامہ پیش کیا۔ اس مشیر نے ملزم کے ویڈیو کیسٹ کی برآمدگی کا مشیر نامہ بھی پیش کیا۔ مشیر نے اپنا قومی شناختی کارڈ بھی پیش کیا جس کی نقل لے کر اصل کو واپس کر دیا گیا۔

اس کے بعد اے ایس آئی محمد اسحاق، جس نے ایف آئی آر لکھی تھی اور ۱۶۱ کے تحت گواہان کا بیان لکھا تھا، کی گواہی قلم بند کی گئی، اس نے اپنی درخواست بنام ایس ڈی پی او ٹنڈو آدم برائے طلبی اجازت روانگی برائے دادو، جہاں ملزم رہائش پذیر ہے، اور اجازت جو کہ اس درخواست پر دی گئی تھی، پیش کی۔ بعد ازاں سول جج اور فرسٹ کلاس مجسٹریٹ ٹنڈو آدم جناب عبدالحئی میمن کو پیش کیا گیا، جنھوں نے استغاثہ کے گواہان عبدالحفیظ عابد، ناصر، محمد اظفر اور گلزار کا بیان زیر دفعہ ۱۶۴،

ضابطہ فوجداری قلم بند کرنے کے لئے ایس ایچ او کی درخواست پیش کی۔ انہوں نے مندرجہ بالا گواہان کے بیانات زیر دفعہ ۱۶۴ ضابطہ فوجداری بمعہ ان کے شناختی کارڈ کی نقول کے پیش کئے۔ اس کے بعد سب انسپکٹر عظیم رندھاوا پولیس اسٹیشن منگلی کو پیش کیا گیا جس نے کیس کی کچھ تفتیش کی تھی، اس نے کچھ اخبارات کے تراشے اور یادگار لمحات "گوہر" "سر فروش پبلی کیشنز کی کتاب اور "روحانی سفر" نامی کتابوں کے کچھ صفحات کی نقول اور ان کتابوں کی ریکوری کا مشیر نامہ پیش کیا۔ اس گواہ نے اسلامک نیشنل نامی کتابچہ، مستغیث کا خط بنام اے ایس پی، اخبار کے تراشوں کی برآمدگی کا مشیر نامہ، ویڈیو کیسٹ، اور روزنامہ جرأت کی نقل پیش کی۔ آخر میں استغاثہ نے پولیس اسٹیشن ٹنڈو آدم کے ایس ایچ او انسپکٹر خالد مگر کو گواہی کے لئے پیش کیا، جس نے روزنامہ "امت" کی نقل کا تصدیق نامہ پیش کیا۔ استغاثہ نے گواہ شوکت علی کھتیان کو پیش نہ کرنے کا فیصلہ کیا۔

بعد ازاں استغاثہ نے درخوست دائر کی جس میں استدعا کی گئی تھی کہ ویڈیو کیسٹ کورٹ میں دکھائی جائے، جس کے لئے استغاثہ نے تمام انتظامات کرنے کی ذمہ داری اٹھائی۔ دونوں پارٹیوں کو سننے کے بعد یہ درخواست قبول کی گئی اور ویڈیو کیسٹ مورخہ ۸ / مارچ ۲۰۰۰ء کو دیکھنے کا حکم ہوا، جو کہ وکیل استغاثہ اور وکیل صفائی کی موجودگی میں دیکھی گئی۔

اس سے قبل مورخہ ۷ / مارچ ۲۰۰۰ء کو وکیل صفائی نے ایک بیان داخل کیا کہ ملزم مفرور ہے اور اس کی رہائش کی کوئی خبر نہیں ہے۔ اس لئے اس کا بیان زیر دفعہ ۳۴۲ ضابطہ فوجداری قلم بند نہ کیا جاسکا، اور یہ کہ اس کے نمائندے کو گواہی

دینے کی اجازت دی جائے۔ اس کے ساتھ ہی فاضل وکیل نے ایک درخواست زیر دفعہ ۵۴۰ ضابطہ فوجداری دائر کی جس میں ملزم کے نمائندے شبیر احمد کو بلانے کی درخواست کی کہ اس کی گواہی کیس کا منصفانہ فیصلہ کرنے کے لئے اشد ضروری ہے۔ گو کہ وکیل استغاثہ نے اس درخواست پر کوئی اعتراض نہیں کیا مگر عدالت نے ریکارڈ کی جانچ کے بعد فیصلہ کیا کہ ملزم جان بوجھ کر غیر حاضر رہا، مفرور ہے یا پھر کم از کم وہ کیس کا سامنا کرنے سے احتراز کر رہا ہے اور یہ کہ ملزم کو کیس کے بارے میں معلوم ہے جیسا کہ اس کی پچھلی درخواست سے ظاہر ہوتا ہے جو کہ اس نے وکیل یوسف لغاری کے ذریعہ داخل کی تھی۔ لہٰذا اس کے نمائندے کو ملزم کے گواہ کی حیثیت سے گواہی دینے کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔ مگر انصاف کے تقاضے کو مد نظر رکھتے ہوئے، مذکورہ نمائندے کو بحیثیت عدالتی گواہ پیش ہونے کی اجازت دے دی گئی۔

بعد ازاں شبیر احمد کو عدالتی گواہ کی حیثیت سے پیش کیا گیا۔ اس گواہ نے قرآن مجید کا ایک نسخہ، کتاب مشکوٰۃ شریف، شمائل ترمذی، انجمن سر فروشان اسلام کا رجسٹریشن سرٹیفکیٹ، اس کے اہداف اور نظریات کی نقل، روزنامہ "امت" مورخہ ۳/ دسمبر ۱۹۹۸ء اور ۱۹/ جولائی ۱۹۹۷ء روزنامہ "جرأت" سندھو، سچ، عبرت، بختاور، دس روزہ صدائے سرفروش کے اصل تراشے اور اخبارات پرچم، جرأت، انتخاب، پرچم کے تراشوں کی نقول اور روزنامہ "پبلک" کے اصل تراشے پیش کیے۔ اس نے آئی جی سندھ کو دی گئی درخواست کی کاپی بھی پیش کی۔ پھر ڈپٹی کمشنر میرپور خاص کے نام درخواست اور اس پر صادر کیے گئے احکامات، ہائی کورٹ

Www.Anlehaq.Com

کے نوٹس کی کاپی، ٹی سی ایس کی رسید، کمشنر میرپور خاص کے معاملات کا تبصرہ اور ہائی کورٹ سرکٹ بینچ کا حکم پیش کیا۔

چونکہ ملزم مفرور ہے اور نہ ہی اس کا اپنے کیس کے بارے میں حلفیہ بیان قلم بند کیا گیا ہے، نہ ہی کوئی گواہ ان کی طرف سے پیش کیا گیا ہے، اس وجہ سے ویڈیو کیسٹ دیکھنے کے بعد حتمی دلائل سنے گئے۔

مندرجہ ذیل نکات توجہ طلب ہیں:

۱:...... کیا ملزم ریاض احمد گوہر شاہی نے اپنے انٹرویو / کانفرنس جو کہ اخبارات میں شائع ہوئی ہے، میں کہا ہے کہ جو کچھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان کو سکھاتے ہیں وہی وہ لوگوں کو بتاتے ہیں، اور یہ کہ وہ نبی علیہ السلام سے ملاقات کرتے رہتے ہیں اور محمد رسول اللہ کی جگہ جو "ریاض احمد گوہر شاہی" اسٹیکر میں لکھا ہوا ہے وہ کوئی گناہ کی بات نہیں ہے، اور اپنے مریدوں کے ذریعے اپنے آپ کو امام مہدی کہلوایا اور دعویٰ کیا کہ اس کی شبیہ / تصویر حجر اسود میں نمودار ہوئی ہے اور اس نے پر تعیش کاروں میں نوجوان لڑکیوں کے ہمراہ اپنے سفر کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جہاد کے دوران نایاب گھوڑوں سے تشبیہ دی ہے اور نماز اور روزوں کو ظاہری عبادت سے تشبیہ دی ہے اور ان عبادات کے خلاف نازیبا الفاظ استعمال کئے ہیں؟

۲:...... کیا ملزم کا عمل یہی ہے؟ اور اس نے مسلمانوں کے جذبات کو ٹھیس پہنچائی ہے؟ اور حضور علیہ السلام، قرآن شریف اور حجر اسود کی شان میں گستاخی کی ہے؟

www.Ahlehaq.Com

۳ :...... کیا ملزم ریاض احمد گوہر شاہی کے اخلاق پر عمل فرقہ داریت کی ذمہ دار ہے؟

۴ :...... کیا ملزم کا عمل عوام میں دینی عدم تحفظ کا ذمہ دار ہے اور دہشت گردی کے زمرے میں آتا ہے؟

۵ :...... اگر ملزم کو کوئی سزا دی جائے تو کون سی دی جائے؟

میں نے جناب انور کمال فاضل وکیل استغاثہ اور جناب نظام الدین پیر زادہ، فاضل وکیل صفائی سرکار کی طرف سے دلائل کو سنا۔

فاضل وکیل استغاثہ نے ۴ ۷ ۲، ایس ایل ۱۹۹۵، پی ایل ڈی ۱۵، ۱۹۹۴ایم ایل ڈی، ۸۱۲ پی جی ایل وائی، ۱۹۹۵اور ۱۰ ایس ایل، ۱۹۹۱پی ایل ڈی پر انحصار کیا جبکہ وکیل صفائی نے ۷ ۸ ۷ ایس سی ایم آر، ۱۹۸۱ء پر انحصار کیا۔ میں نے کیس کی فائل کا تفصیل سے معائنہ کیا ہے اور شہادتوں کا بھی جو کہ قلم بند کی گئی ہیں، مندرجہ بالا نکات پر میری عدالت کی تجویز مندرجہ ذیل ہے:

نکتہ نمبر ۱ :...... اس کے بعد حصے ثابت ہو گئے جیسا کہ ذیل میں درج ہے۔

نکتہ نمبر ۲ :...... جی ہاں۔

نکتہ نمبر ۳ :...... جی ہاں۔

نکتہ نمبر ۴ :...... جی ہاں۔

نکتہ نمبر ۵ :...... ملزم کو زیر دفعہ ۲۹۵ اے، پی پی سی مجرم گردانتے ہوئے دس سال قید بامشقت کی سزا، اور پانچ ہزار روپے جرمانہ، عدم ادائیگی جرمانہ کی صورت میں مزید ۶ ماہ قید، ملزم کو زیر دفعہ ۲۹۵-سی مجرم قرار دیتے ہوئے عمر قید

اور پانچ ہزار روپے جرمانہ کی سزا دی جاتی ہے۔ ملزم کو زیر دفعہ ۲۹۵- سی تعزیرات پاکستان مجرم قرار دیتے ہوئے عمر قید اور پانچ ہزار روپے جرمانہ کی سزا دی جاتی ہے۔ سزائے موت زیر دفعہ ۲۹۵- سی اس لئے نہیں دی جارہی کہ کیس کو ملزم کی غیر حاضری میں چلایا گیا ہے، ملزم کو سات سال قید بامشقت اور تیرہ ہزار روپے جرمانہ کی سزا بھی دی جاتی ہے اور عدم ادائیگی جرمانہ کی صورت میں ۸ ماہ قید کی سزا دی جاتی ہے۔ ملزم کو زیر دفعہ ۶ (ب) انسداد دہشت گردی ایکٹ جو کہ زیر دفعہ ۷ (ب) مذکورہ ایکٹ قابل سزا ہے، عمر قید اور پچاس ہزار روپے سزا دی جاتی ہے اور بصورت عدم ادائیگی مزید ایک سال قید کی سزا دی جاتی ہے۔ سزائے قید علیحدہ علیحدہ یکے بعد دیگرے نافذ العمل ہوں گی۔

وجوہات :

مندرجہ بالا نتائج کے لئے مندرجہ ذیل ہیں :

نکات ۱ اور ۲ :

ایف آئی آر میں ملزم کے خلاف درج کئے گئے الزامات کے سلسلے میں مستغیث نے عدالت کے روبرو اپنے بیان میں ایف آئی آر میں درج الزامات کی تصدیق کی ہے۔ اپنی گواہی میں اس نے کہا کہ وہ محکمہ اوقاف کے ضلعی خطیب اور جامع مسجد ٹنڈو آدم کے خطیب ہیں۔ وہ مجلس عمل ختم نبوت کے صوبائی کنویز بھی ہیں۔ انہوں نے اپنی گواہی میں کہا کہ انہوں نے مورخہ ۸ / دسمبر ۱۹۹۸ء کو دو اخبار روزنامہ "امت" اور روزنامہ "کاوش" خریدے جبکہ یار محمد، اظفر، گلزار اور

ایک دو دوسرے اشخاص ان کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے جبکہ وقت قریباً ۹ بجے یا سوا نو بجے کا تھا۔ دونوں اخبارات میں ریاض احمد گوہر شاہی کا انٹرویو چھپا تھا۔ انہوں نے انٹرویو پڑھنے کے بعد اخبار اپنے پاس بیٹھے ہوئے دوسرے لوگوں کو بھی پڑھنے کو دیا۔ انہوں نے انٹرویو میں شامل قابل اعتراض حصوں کی نقل بھی دی جو کہ ایف آئی آر میں درج ہے، اور یہ کہ انٹرویو پڑھنے سے ان کے جذبات مجروح ہوئے ہیں، انہوں نے کہا کہ انہوں نے ملزم کے قابل اعتراض انٹرویو کے سلسلے میں ایک درخواست ایس ایچ او پولیس اسٹیشن ٹنڈو آدم کو اور ایس ایس پی سانگھڑ کو دی اور اسی طرح کی درخواست ڈی سی سانگھڑ اور ہوم سیکریٹری کو بھی دی۔ جس میں اجازت طلب کی گئی تھی کہ ملزم کے خلاف ایف آئی آر زیر دفعہ ۲۹۵-اے تعزیرات پاکستان و دفعہ ۸ / انسداد دہشت گردی ایکٹ درج کی جائے۔ بعد ازاں اجازت ملنے پر ایف آئی آر درج کی گئی۔ انہوں نے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سانگھڑ کے اجازت نامہ کو عدالت میں پیش کیا۔ اس موقع پر وکیل صفائی نے اعتراض کیا کہ یہ مواد مستغیث نے اپنی جیب سے پیش کیا ہے لہذا گواہی میں پیش نہیں کیا جاسکتا۔ اس اعتراض کا فیصلہ آخری مباحثے کے وقت طے کرنا کا حکم دیا گیا۔ مگر آخری مباحثہ کے وقت انہوں نے اس اعتراض کے بارے میں دلائل نہیں دیئے لہذا یہ تصور کیا گیا کہ انہوں نے اپنے اعتراض پر زور نہیں دیا۔ مستغیث نے روزنامہ امت ۸ / دسمبر ۱۹۹۸ء کی نقل پیش کی، اور ساتھ ہی کاوش کی بھی اسی تاریخ کی نقل پیش کی۔ جرح کے وقت اس کی گواہی منتشر نہیں تھی۔ اس مقدمے میں گواہان استغاثہ عبدالحفیظ، عابد اور محمد ناصر اہم گواہان ہیں۔

عبدالحفیظ عابد نے اپنی گواہی میں کہا کہ وہ این این آئی کے بیورو چیف ہیں اور روزنامہ "امت" کے حیدر آباد کے لئے بیورو چیف ہیں، انہوں نے کہا کہ ماہ دسمبر میں ایک اسٹیکر ریاض احمد گوہر شاہی کا ملا جو کہ انہوں نے روزنامہ "امت" میں شائع کیا۔ اس اسٹیکر میں ریاض احمد گوہر شاہی کی شبیہ چاند، سورج اور حجر اسود میں دکھائی گئی، اس پر کلمہ طیبہ بھی لکھا ہوا تھا مگر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جگہ "ریاض احمد گوہر شاہی" لکھا ہوا تھا، گواہ نے مزید کہا کہ اس اسٹیکر کی اشاعت کے بعد انجمن سر فروشانِ اسلام، جو کہ ریاض احمد گوہر شاہی کی تنظیم ہے، کا ایک وفد ان کے پاس آیا اور اس نے کہا کہ چونکہ انہیں (یعنی گواہ کو) ریاض احمد گوہر شاہی کے متعلق کچھ غلط فہمیاں ہیں، لہٰذا وہ ان غلط فہمیوں کو دور کرنے آئے ہیں۔ انہوں نے گواہ مذکورہ کو ایک پریس کانفرنس میں شرکت کی دعوت دی۔

یہ پریس کانفرنس مورخہ ۷ / دسمبر ۹۸ء کو آستانہ گوہر شاہی خدا کی بستی کوٹری میں ہوئی۔ گواہ نے نمائندہ امت ناصر شیخ اور این این آئی کے نمائندے عابد لاکھڑ کو پریس کانفرنس میں شرکت کے لئے بھیجا، جنہوں نے پریس کانفرنس کی روئیداد کو کیسٹ میں اور قلم کے ذریعے نوٹ کیا۔

گواہ نے کہا کہ پریس کانفرنس کی روئیداد کے نوٹس اور کیسٹ ملنے پر انہوں نے انٹرویو کے بارے میں مواد اکٹھا کیا اور اس کو این این آئی کے ذریعے دوسرے اخبارات کے علاوہ اپنے اخبار روزنامہ امت میں بھی شائع کیا۔ گواہ نے کہا کہ پریس کانفرنس کی روئیداد کی اشاعت کے بعد مولانا احمد میاں حمادی نے ان سے رابطہ کیا اور دریافت کیا کہ کیا وہ اس انٹرویو کی حقانیت کا اقرار شائع کرنے کو تیار ہیں؟

بعد ازاں وہ ٹنڈو آدم پولیس اسٹیشن گئے، جہاں پر گواہ کا بیان لیا گیا جس میں انہوں نے اخبار میں شائع شدہ پریس کانفرنس کے بارے میں حقائق کو تسلیم کیا۔ اس کے بعد ایک پولیس آفیسر ان کو کورٹ لے کر گیا، جہاں پر ان کا بیان لیا گیا، انہوں نے اقرار کیا کہ روزنامہ امت اور کاوش وہی ہیں جن میں انٹرویو چھپا تھا۔ گواہ نے اسٹیکر بھی عدالت کے روبرو پیش کیا، جرح کے دوران گواہ کے بیان سے کسی قسم کا تضاد ظاہر نہ ہو سکا۔

جہاں تک گواہ محمد ناصر کا تعلق ہے، اس نے اپنی گواہی میں کہا کہ وہ روزنامہ امت حیدر آباد کے لئے رپورٹر ہے۔ انہوں نے کہا کہ مورخہ ۷/دسمبر ۹۸ء کو دوپہر ۱۲ بجے انجمن سرفروشان اسلام کے کچھ نمائندوں نے اخبارات کے رپورٹرز کو پریس کلب سے اپنی گاڑیوں میں کوٹری پہنچایا، جہاں پر ان کو مدرسہ، مسجد اور مسافر خانے کا دورہ کرایا۔ گواہ نے کہا کہ مرکزی داخلی دروازے پر ایک اسٹیکر نمایاں تھا "لا الہ الا اللہ" کے بعد "ریاض احمد گوہر شاہی" لکھا ہوا تھا اور اس کی شبیہ اسٹیکر کے چاروں کونوں میں چاند، سورج اور حجر اسود میں دکھائی گئی تھی۔ اس کے بعد ان کو ریاض احمد گوہر شاہی کے آستانے پر لے جایا گیا جہاں پریس کانفرنس کا انعقاد ہوا اور اس نے نوٹس لئے، یہ نوٹس گواہ نے اپنے بیورو چیف کو اشاعت کے لئے فراہم کئے۔ اس کے بعد مورخہ ۲۸/دسمبر ۹۸ء کو وہ پولیس اسٹیشن ٹنڈو آدم گئے جہاں ان کا بیان ہوا، بعد ازاں ان کو مجسٹریٹ درجہ اول کے پاس لے جایا گیا، جہاں ان کا بیان زیر دفعہ ۱۶۴، ضابطہ فوجداری ریکارڈ ہوا۔ اسٹیکر کے بارے میں انہوں نے تصدیق کی کہ یہ وہی ہے جو انہوں نے دیکھا تھا۔ جرح کے دوران ان کے بیان میں بھی کسی قسم کا

فرق نہ آیا، لیکن صرف جرح کے دوران انہوں نے کہا کہ مستغیث مولانا حمادی مجسٹریٹ کے ساتھ تقریباً ۲۰ منٹ تک رہے، جب وفد ۱۶۴ کا بیان قلم بند ہو رہا تھا۔

فاضل وکیل صفائی نے میری توجہ اس طرف مبذول کرائی کہ مولانا حمادی کس قدر اثر ورسوخ کے حامل ہیں اور یہ کہ بیانات زیر دفعہ ۱۶۴ صرف ان کے اثر ورسوخ کے تحت قلمبند کیے گئے ہیں۔ اس کے بارے میں، میں اتنا کہوں گا کہ اگر وکیل صفائی کے بیان کو درست تسلیم کیا جائے اور بیانات زیر دفعہ ۱۶۴ کو رد کر دیا جائے اور شہادت سے نکال دیا جائے، تب بھی ان دو گواہان کی شہادت، بغیر ان کے دفعہ ۱۶۴ کے بیانات کے کافی شہادت ہے۔ ان گواہان پر جرح کے دوران یہ بات پایہ ثبوت کو نہیں پہنچی ہے کہ ان گواہان کو سرے سے سول جج اور مجسٹریٹ درجہ اول کے سامنے پیش ہی نہیں کیا گیا۔

مندرجہ بالا گواہان عبدالحفیظ عابد اور محمد ناصر کے علاوہ، گواہان استغاثہ گلزار احمد اور اظفر کی گواہی بھی موجود ہے۔ ان دونوں نے اپنی گواہی میں کہا ہے کہ وہ جامع مسجد ٹنڈو آدم میں موجود تھے جہاں پر مستغیث اور دوسرے بھی موجود تھے، اور یہ کہ وقت تقریباً صبح ۹ بجکر دس منٹ کا تھا اور یہ کہ روزنامہ "کاوش" حیدر آباد، روزنامہ "امت" کراچی خریدے گئے تھے جو کہ انہوں نے پڑھے، جس میں ریاض احمد گوہر شاہی کا انٹرویو شائع ہوا تھا۔ انہوں نے انٹرویو کے اقتباسات دیئے، جس کے سلسلے میں ریاض احمد گوہر شاہی پر فرد جرم عائد کی گئی ہے، اور ایف آئی آر اور دعوے کی تصدیق کی ہے۔ ان دونوں نے کہا کہ انٹرویو کی وجہ سے ان کے

WWW.Aleraq.Com

جذبات مجروح ہوئے ہیں۔ ان دو گواہان کی گواہی میں بھی جرح کے ذریعے کوئی نہ فرق پیدا کیا جا سکا۔

اس کیس میں استغاثہ نے مشیر محمد شفقت کو بھی پیش کیا جس نے جائے واردات کے مشیر نامے، روزنامہ "امت" مورخہ ۸/دسمبر ۹۸ء، مذکورہ اسٹیکر اور دوسرے کاغذات کی برآمدگی کی تصدیق کی۔ مشیر نے کہا کہ ۱۵/جولائی ۹۹ء کو مولانا حمادی نے تین ویڈیو کیسٹ ایس ایچ او ٹنڈو آدم پولیس اسٹیشن کے روبرو ان کی موجودگی میں پیش کئے اور مشیر نامہ تیار کیا گیا، جس پر اس نے دستخط کئے، انہوں نے مشیر نامے کی تصدیق کی۔ گواہ نے تین ویڈیو کیسٹ روزنامہ "امت" اور دوسری برآمد کی گئی اشیاء کی تصدیق کی۔

عملہ تفتیش کی جانب سے اے ایس آئی محمد اسحٰق، جس نے ایف آئی آر، بیانات زیر دفعہ ۱۶۱ ضابطہ فوجداری، مشیر نامہ جائے واردات، اخبارات، اسٹیکر اور دوسری اشیا کی برآمدگی کی، اور اس کیس کی کچھ تفتیش کی ہے پر جرح ہوئی۔ اس گواہ نے تصدیق کی کہ مشیر نامے اس نے تیار کئے ہیں اور اشیا درج شدہ کو اس نے برآمد کیا ہے۔

اس گواہ کی شہادت کو بھی وکیل صفائی دوران جرح مجروح نہ کر سکا۔

جناب عبدالحئ سول جج اور مجسٹریٹ درجہ اول کو بھی پیش کیا گیا، جنہوں نے تصدیق کی کہ گواہان کے بیانات زیر دفعہ ۱۶۴ انہوں نے قلمبند کئے تھے، ملزم کے حق میں کوئی قابل ذکر بیان ان سے اخذ نہ کیا جا سکا۔ وکیل صفائی نے صرف بیانات زیر دفعہ ۱۶۴ کے بارے میں شکوک پیدا کرنے کی کوشش کی۔ اس سلسلہ میں یہ

بات سامنے لائی گئی کہ ایس ایچ او کے خط بنام سول جج برائے قلم بندی بیان زیر دفعہ ۱۶۴ پر جج کے حکم کے نیچے مہر موجود نہیں۔ مگر چونکہ مذکورہ خط کورٹ کی فائل سے تیار کیا گیا ہے، جو کہ روزمرہ کے معمولات کا حصہ ہے، لہذا اس پر عدالت کی مہر کی ضرورت نہیں۔

سب انسپکٹر محمد عظیم جو کہ اس وقت پولیس اسٹیشن مانگلی کے ایس ایچ او تھے، اور انہوں نے اس کیس کی کچھ تفتیش کی تھی، اس گواہ نے اپنی کارروائی کے بارے میں شہادت قلم بند کروائی جس کو جرح کے دوران مجروح نہ کیا جاسکا۔

گواہ استغاثہ خالد تگڑ ایس ایچ او پولیس اسٹیشن ٹنڈو آدم نے اپنی گواہی میں کہا کہ انہوں نے تین ویڈیو کیسٹ مشیر نامے کے تحت وصول کئے اور تصدیق کی کہ مشیر نامے پر ان کے دستخط ہیں۔

اس کیس میں یہ بات قابل ذکر ہے کہ دونوں جانب سے فوٹو کاپیاں پیش کی گئیں اور دونوں جانب سے ان فوٹو کاپیوں کی قبولیت پر اعتراض کیا گیا، وکیل سرکار نے وکیل صفائی کے اعتراض پر کہا کہ فوٹو کاپیاں گواہی میں قابل قبول ہیں کیونکہ مشینی ذریعے سے حاصل کی گئی ہیں۔

یہ بات حیرت انگیز ہے کہ ایک طرف وہ فوٹو کاپیوں پر اعتراض کرتے ہیں اور دوسری طرف فوٹو کاپیوں کو جو کہ مشینی عمل کے ذریعے حاصل کی گئی ہیں قابل قبول کہتے ہیں۔ اس سلسلے میں میرا نظریہ یہ ہے کہ فوٹو کاپیاں اس وقت تک جب تک اصل نہ پیش کرنے کے لئے کوئی قابل ذکر وجہ نہ پیش کردی جائے قابل قبول نہیں، لہذا دونوں طرف سے پیش کی گئی فوٹو کاپیاں نظر انداز کی جاتی ہیں۔

www.Ahlehaq.Com

فاضل وکیل صفائی نے یہ نکتہ اٹھایا کہ 1981-S-C-M-R-734 کے تحت اخبارات کی خبر گواہی میں شامل نہیں، لہذا اقتباسات کو نظر انداز کر دیا جائے۔ مگر میں اس سے متفق نہیں کیونکہ قانون اب بدل چکا ہے اور 1995P.Cr.L.J.P میں یہ کہا گیا ہے کہ اخباری رپورٹ، اگر رپورٹر ان کی تصدیق کریں، قابل قبول ہیں، اس کیس میں چونکہ عبدالحفیظ عابد بیورو چیف این این آئی اور روزنامہ ''امت'' اور اسی طرح محمد ناصر شیخ روزنامہ ''امت'' کے رپورٹر کو پیش کیا گیا، جنہوں نے مذکورہ خبر کی تصدیق کی، لہذا وکیل صفائی کے اس اعتراض میں کوئی وزن نہیں۔

اس کیس میں دونوں جانب سے کچھ کتابیں پیش کی گئیں، مستغیث نے ایک کتاب پیش کی جبکہ عدالت کے گواہ شبیر احمد نے، جو کہ اپنے بیان کے تحت ملزم کا نمائندہ ہے، ملزم کے دفاع میں قرآن مجید، مشکوۃ شریف، شمائل ترمذی پیش کی۔ مشکوۃ شریف اور شمائل ترمذی کو ناشر یا مصنف کی جانب سے تصدیق کی عدم موجودگی میں زیر غور نہیں لاسکتا۔ عدالت صرف کتب قوانین، نوٹیفکیشن، کیلنڈر اور قرآن شریف کا نوٹس لے سکتی ہے، مگر مندرجہ بالا وجوہات کی بنا پر ان کتابوں کا نوٹس نہیں لے سکتی۔ جہاں تک قرآن شریف کا تعلق ہے، اسے عدالتی گواہ شبیر احمد نے پیش کیا ہے مگر اس نے صرف اتنا کہا ہے کہ ملزم ریاض احمد گوہر شاہی اس قرآن شریف اور احادیث کی روشنی میں تعلیم دیتا ہے، مگر اس نے کسی آیت یا سپارے کا ذکر نہیں کیا۔

فاضل وکیل صفائی نے اپنے بیان میں گواہ استغاثہ گلزار احمد، محمد

www.Ahlehaq.Com

اظفر، عبدالحفیظ عابد، محمد ناصر سے کئے گئے سوالات کی طرف اشارہ کیا، پہلے انہوں نے یہ کہا کہ گلزار احمد اور محمد اظفر کے دستخط جو کہ ان کے بیانات زیر دفعہ ۱۶۴ پر ہیں اور جو کہ ان کے شناختی کارڈ پر ہیں، ان میں فرق ہے، اس سے ان کا مقصد یہ ہے کہ مذکورہ اشخاص سول جج اور مجسٹریٹ درجہ اول کے روبرو اپنا بیان زیر دفعہ ۱۶۴ ضابطہ فوجداری قلم بند کرانے حاضر نہیں ہوئے، مگر بیانات زیر دفعہ ۱۶۴ اور شناختی کارڈ ملاحظہ کرنے کے بعد میرے خیال میں مذکورہ افراد کے دستخطوں میں کوئی فرق نہیں۔ فاضل وکیل صفائی نے کہا کہ گواہان عبدالحفیظ عابد، محمد ناصر نے اپنے بیانات میں اضافہ کیا ہے اور کچھ واقعات جو کہ انہوں نے اپنی شہادت میں قلم بند کرائے ہیں ان کا ذکر ان کے بیانات زیر دفعہ ۱۶۴ میں اور زیر دفعہ ۱۶۱ میں موجود نہیں ہیں۔ مگر میرے نزدیک یہ اعتراض ان کی شہادت کو رد کرنے کے لئے کافی نہیں۔

PLD. 1999 S.C.1444 میں کہا گیا ہے کہ اس قسم کی مجروح بات کو نظر انداز کر دینا چاہئے۔ اس کو زیادہ سے زیادہ وضاحتی بیان کہا جا سکتا ہے، مگر بیان میں بہتری نہیں کہا جا سکتا جس کو کہ قانون میں ترقی کے بعد رد نہیں کیا جا سکتا۔

میرے سامنے یہ بھی کہا گیا ہے کہ گواہان استغاثہ گلزار، اظفر، عبدالحفیظ عابد اور محمد ناصر شیخ کے بیانات سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ان کو اسلام اور مذہب کے بارے میں کوئی معلومات نہیں، لہٰذا ان کا کہنا کہ ان کے جذبات مجروح ہوئے ہیں یا یہ کہ ملزم کا عمل قابل اعتراض ہے، اس کو زیر غور نہیں لایا جا سکتا۔ میں فاضل وکیل صفائی سے اس بنا پر متفق نہیں کہ کم از کم ان گواہان کو دین اور اسلام کے بارے میں

عام معلومات ہیں اور اسی لئے وہ کہتے ہیں کہ ان کے جذبات مجروح ہوئے اور یہ کہ ملزم کا عمل قابل اعتراض ہے۔

وکیل صفائی نے کہا کہ تفتیش کی ٹنڈو آدم پولیس اسٹیشن سے ایس ایچ او مانگلی کو تبدیلی کے بعد مستغیث نے تین ویڈیو کیسٹ پیش کیں، اور یہ کہ جب تفتیش ٹنڈو آدم پولیس اسٹیشن سے لے کر ایس ایچ او مانگلی کے سپرد کی جاچکی تھی "اس قسم کی برآمدگی نہیں کی جاسکتی تھی"۔ چونکہ یہ اعتراض بھی تکنیکی نوعیت کا ہے لہٰذا PLD.1999. S.C.1444 کو مد نظر رکھتے ہوئے رد کیا جاتا ہے، بصورت دیگر بھی ایف آئی آر ٹنڈو آدم پولیس اسٹیشن میں درج کی گئی تھی اور ایس ایچ او ٹنڈو آدم نے ہی کیس کا چالان پیش کیا تھا۔ وکیل صفائی موجودہ کارروائی کے قانونی جواز کو زیر بحث لائے ہیں کہ اجازت زیر دفعہ 196 ضابطہ فوجداری غیر قانونی ہے اور یہ کہ مستغیث نے جامع مسجد کا خطیب ہونے کا کوئی ثبوت پیش نہیں کیا، اور یہ کہ اجازت نامہ صرف جرم زیر دفعہ 295-A تعزیرات پاکستان کے لئے عطا کیا گیا، لہٰذا بعد کی تمام کارروائی باطل اور غیر قانونی ہے۔

فاضل وکیل سرکار نے اس سلسلے میں دفعہ 196 ضابطہ فوجداری کی طرف توجہ مبذول کرائی جو کہ واضح الفاظ میں کہتی ہے کہ ایسی اجازت صرف جرم زیر دفعہ 295-A کے لئے دی جاسکتی ہے۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ اجازت نامے کے نیچے شمارہ نمبر ۳ پر مستغیث کے نام کے بعد ان کو ضلعی خطیب جامع مسجد دکھایا گیا ہے۔

فاضل وکیل صفائی نے اس بات پر بھی اعتراض کیا ہے کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اجازت نامہ نہیں دے سکتا چونکہ تفویض شدہ اختیارات مزید کسی کو تفویض نہیں

کئے جاسکتے۔ ان کا مطلب یہ ہے کہ صرف ہوم سیکریٹری جس کو حکومت سندھ نے اختیار تفویض کیا تھا، اجازت دے سکتا تھا، جیسا کہ مستغیث نے کہا ہے کہ پہلے وہ ہوم سیکریٹری کے پاس گئے اور اس کے بعد ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے پاس، جس نے ان کی عرض سننے کے بعد اجازت نامہ دیا، مگر فاضل وکیل نے اس نوٹیفکیشن کو جس کا ذکر اجازت نامہ میں ہے اور جس کے تحت اجازت دی گئی ہے، نظر انداز کردیا ہے۔ اس کے علاوہ صوبہ سندھ کا نمائندہ آئین کے تحت ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ہے۔ اس لئے فاضل وکیل کے دلائل میں کوئی زور نہیں ہے۔

لہذا مستغیث کو حق حاصل ہے کہ وہ استغاثہ دائر کرے اور مزید یہ کہ جرم زیر دفعہ 295-B اور 295-C تعزیرات پاکستان کے لئے سیکشن 196 کے تحت اجازت کی ضرورت نہیں ہے۔

جرح کے دوران، وکیل صفائی نے مستغیث کی دینی اسلامی معلومات کو جانچنے کی کوشش کی اور دلائل کے دوران فاضل وکیل صفائی نے کہا کہ آیات نمبر ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۴ اور ۱۵ کے بارے میں مستغیث نے لاعلمی ظاہر کی ہے، لہذا ان کو دینی علم نہیں ہے، لہذا وہ کس طرح ملزم کے خلاف استغاثہ دائر کرسکتے ہیں؟ مگر وکیل صفائی نے خود مشیر شفیق کی جرح کے دوران یہ کہا ہے کہ مستغیث ایک عالم ہے۔

وکیل صفائی کا کہنا ہے کہ یہ کیس مستغیث اور ملزم کے مابین رقابت و دشمنی کا نتیجہ ہے، اور یہ کہ مستغیث ملزم کے خون کا پیاسا ہے، اس لئے ایف آئی آر ایک طے شدہ معاملہ ہے جو کہ بدنیتی کی وجہ سے دو ہفتے کی تاخیر سے درج کی گئی تھی جبکہ

www.Ahlehaq.Com

اجازت نامہ ۱۳/اپریل ۹۹ء کو مل گیا تھا، یہ درست ہے کہ اجازت نامہ ۱۳/اپریل ۹۹ء کو مل گیا تھا اور ایف آئی آر ۲/مئی ۹۹ء کو یعنی دو ہفتے کی تاخیر کے بعد درج کی گئی تھی لیکن فاضل وکیل صفائی نے مستغیث اور ملزم کے مابین دشمنی کی کوئی مثال بطور نمونہ پیش نہیں کی۔

ان حالات میں یہ ممکن ہے کہ چونکہ کیس کا تعلق دینی معاملات سے تھا لہذا ممکن ہے کہ پولیس اور انتظامیہ ایف آئی آر درج کرنے سے احتراز کر رہی ہو، وکیل صفائی کا کہنا یہ ہے کہ چونکہ ایسا کوئی واقعہ ظہور پذیر نہیں ہوا اس لئے ضلع دادو کی انتظامیہ نے مدعی کی درخواست کو داخل دفتر کر دیا اور کوئی کیس درج نہیں کیا، مگر فاضل وکیل نے ایسا کوئی حکم کہ مدعی کی درخواست کو داخل دفتر کر دیا جائے، پیش نہیں کیا۔

اس کیس کا ایک اہم پہلو ویڈیو کیسٹ ہیں، یہ ویڈیو کیسٹ وکیل سرکار اور وکیل صفائی کی موجودگی میں کمرہ عدالت میں دیکھے گئے تھے اور اس دوران عدالت کے استفسار پر وکیل صفائی نے انکار نہیں کیا کہ تمام ویڈیو کیسٹ کا تعلق ریاض احمد گوہر شاہی (ملزم) سے ہے۔ ویڈیو کیسٹ زیر عنوان "ریاض احمد گوہر شاہی سے سوال وجواب" میں ملزم نے کہا ہے کہ برطانیہ اور امریکہ کے کمپیوٹر رپورٹ کے مطابق ملزم کی تصویر چاند پر نمودار ہوئی ہے، اور اس نے حکومت سے کہا ہے کہ اگر وہ غلط ہو تو حکومت اس کے خلاف کارروائی کرے۔ لیکن کسی نے اس کے خلاف کارروائی نہ کی۔ اسی کیسٹ میں اس نے کہا کہ قرآن شریف کے ۴۰ سپارے ہیں۔ ملزم نے "الم" اور "الر" کے بارے میں کوئی جواب دینے سے اجتناب کیا۔ اسی

www.Ahlehaq.com

کیسٹ میں حجر اسود میں اپنی تصویر کے بارے میں ملزم نے ایک سوال کے جواب میں کہا اگر حجر اسود کو الٹا کر کے دیکھا جائے تو ایک تصویر نظر آتی ہے اور یہ کہ وقت بتائے گا کہ یہ تصویر کس کی ہے اور یہ کہ اس کا کھوج کمپیوٹر کے ذریعے لگایا جائے، لیکن اس نے الزامات کا واضح اور صاف انکار نہیں کیا۔ آخری کیسٹ میں جبکہ ملزم امریکہ میں صوفی ازم کی تعلیم دے رہا ہے، خواتین اور مرد دائرے میں ایک قسم کا رقص کر رہے ہیں، مردوں نے عورتوں کے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے تھے اور "اللہ، اللہ" کہہ رہے تھے جبکہ گوہر شاہی درمیان میں کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ کیسٹ کا یہ حصہ عدالتی گواہ شبیر احمد کے اس بیان کو جھٹلاتا ہے جس میں اس نے کہا ہے کہ ملزم نے سخت پردہ کا حکم دیا ہے اور یہ کہ کوئی عورت بغیر پردہ اس کے سامنے حاضر نہیں ہو سکتی اور یہ کہ کوئی بھی عورت پردہ کے پیچھے سے کوئی مسئلہ پوچھ سکتی ہے، کیسٹ کے اس حصہ میں گٹار بھی بجتا ہوا سنایا گیا ہے۔

اپنی تصویر کے چاند اور حجر اسود میں نمودار ہونے کے بارے میں ملزم کے دعویٰ کا پچھلے تقریباً سو سال میں کسی شخص یا ادارے نے مذہبی ہو یا غیر مذہبی کبھی اظہار نہیں کیا۔ صرف ملزم ہی ایسا کر رہا ہے۔ لہٰذا ملزم کے اس دعویٰ نے یقینی طور پر مسلمانوں کے جذبات کو مجروح کیا ہے۔ بلاشک وشبہ انسان چاند پر پہنچ گیا ہے مگر ملزم کا دعویٰ اس سے مختلف ہے، وہ اپنے آپ کو ایک بزرگ ہستی کی شکل میں پیش کر رہا ہے اور اپنے آپ کو اسلام کی عظیم شخصیتوں کے برابر کھڑا کر رہا ہے، جبکہ وہ کہتا ہے کہ وہ امام مہدی نہیں ہے، لہٰذا اس کی کوشش ہے کہ مسلمانوں کو ان کے طے شدہ اسلامی اصولوں سے بھٹکا دے، اس لئے مستغیث نے صحیح کہا ہے کہ اس کے

جذبات مجروح ہوئے ہیں۔ خصوصاً جبکہ اس (ملزم) نے اپنی پُر تعیش موٹر کاروں کو حضور علیہ السلام کے گھوڑوں سے تشبیہ دی ہے، اور خصوصاً جبکہ وہ کہتا ہے کہ اس نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ملاقات کی اور کیسٹ میں اس کے اپنے بیان کے بموجب حضور علیہ السلام اس کے قریب آئے۔ اس کیسٹ کے ذریعے حجر اسود میں تصویر نظر آنے کا الزام بھی پایہ ثبوت کو پہنچتا ہے۔

جہاں تک اسٹیکر کا تعلق ہے جس پر "محمد رسول اللہ" کی جگہ "ریاض احمد گوہر شاہی" لکھا ہوا ہے، گواہ محمد ناصر شیخ نے کہا ہے کہ اس قسم کے اسٹیکر ملزم کے مدرسہ اور مسجد میں لگے ہوئے تھے جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ یہ اسٹیکر ملزم کی تخلیق / پیداوار ہیں۔ خاص طور پر کیسٹ میں اس نے "الم" اور "الر" کے بارے میں جوابات دینے سے پہلو تہی کی ہے۔

گو کہ گواہ استغاثہ عبدالحفیظ عابد نے اعتراف کیا ہے کہ ملزم کے تردیدی بیان مختلف اخبارات میں شائع ہوئے ہیں مگر مندرجہ بالا کی موجودگی میں ان بیانات کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ فاضل وکیل صفائی نے کوشش کی ہے کہ یہ دکھایا جائے کہ کوئی ہنگامہ اور بلوہ وغیرہ نہیں ہوا، لہذا کوئی بھی مجروح نہیں ہوا، لہذا کیس جھوٹا ہے، مگر کم از کم اخبارات، استغاثہ کے گواہان عبدالحفیظ عابد اور محمد ناصر شیخ کے بیانات اور ویڈیو کیسٹ تو موجود ہیں۔

اسی طرح مدعی کے بیانات اور ملزم کے قابل اعتراض بیان پایہ ثبوت کو پہنچتے ہیں۔ کیس صرف اس لئے جھوٹا نہیں ہو سکتا کہ کوئی ہنگامہ اور بلوہ نہیں ہوا۔

وکیل صفائی نے اپنے دلائل میں کہا کہ یہ دو مذہبی گروہوں میں مذہبی تنازعہ کا

معاملہ ہے، لہٰذا قانون اور آئین کے تحت اس کو اسلامی نظریاتی کونسل کو بھیج دیا جانا چاہئے۔ انہوں نے مجھے قانون یا آئین کی شق نہیں بتائی۔

وکیل صفائی نے استغاثہ کے گواہان عبدالحفیظ عابد اور محمد ناصر شیخ پر الزام عائد کیا ہے کہ انہوں نے ملزم سے کمپیوٹر کا مطالبہ کیا تھا اور ملزم کے انکار پر انہوں نے غلط خبر کو ملزم سے منسوب کر کے شائع کیا ہے، مگر یہ بات ریکارڈ پر ہے کہ اخبارات نے، خصوصی طور پر وہ اخبارات جو کہ عدالتی گواہ شبیر احمد نے پیش کیے ہیں، جن میں ملزم نے تردیدی بیانات شائع کیے ہیں، کسی بھی جگہ گواہان عبدالحفیظ عابد اور محمد ناصر شیخ پر اس قسم کے الزامات عائد نہیں کیے ہیں۔ حالانکہ اخبارات جو کہ شبیر احمد نے پیش کیے ہیں شہادت میں قبول نہیں کیے گئے، جن میں سے کچھ فوٹو کاپی تھے، مگر ناقابل قبول دستاویزات کا بھی اس قسم کے موضوع پر موازنہ کے لئے نوٹس لیا جا سکتا ہے۔

وکیل صفائی کا کہنا ہے کہ یہ کیس ملزم اور مدعی کے مابین مذہبی چپقلش کا نتیجہ ہے لہٰذا جماعت اسلامی جو کہتی ہے کہ: ”پاکستان کا مطلب کیا لا الہ الا اللہ“ شیعہ جو کہتے ہیں کہ: ”حضرت علی خدا ہیں“ اور پیر پگارا کے پیروکار جو کہ ”بھیج پکارہ“ کا نعرہ لگاتے ہیں کے خلاف مقدمہ قائم نہیں کیا گیا، جبکہ مدعی نے جرح کے دوران یہ اعتراف کیا ہے کہ اس کا عقیدہ یہ ہے کہ جو کوئی بھی تعلیمات اسلام جیسا کہ حضور علیہ السلام نے بتائی ہیں، پر عمل کرے گا، اس کو بشارت اور زیارت رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہو سکتی ہے۔

اس نے یہ اعتراف بھی کیا ہے کہ بشارت / زیارت کے دوران رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم اس شخص کو ہدایت بھی دے سکتے ہیں، بجز ملزم کے چونکہ اس کا چال چلن قرآن اور سنت کی ہدایت کے مطابق نہیں ہے۔

میں مندرجہ بالا حصہ پر اس فیصلہ میں کوئی بحث نہیں کروں گا۔ اس کے علاوہ چاند اور حجر اسود میں تصویر نظر آنے کے الزام اور اسٹیکر میں "محمد رسول اللہ" کی جگہ "ریاض احمد گوہر شاہی" کے الفاظ جو کہ پایہ ثبوت کو پہنچ چکے ہیں، کے سوا کسی اور الزام پر بحث نہیں کروں گا۔ نعروں اور دیگر الزامات کے بارے میں میرا خیال ہے کہ کافی بحث / تمحیص کی ضرورت ہے جس کا نہ یہاں موقع ہے اور نہ وقت، اور دینی امور کے بارے میں ماہرین کی آراگی بھی ضرورت ہے۔

آخر میں ضمانت کا حکم جو کہ عدالتی گواہی بشیر احمد نے پیش کیا ہے، کو اس لئے زیر غور نہیں لایا جارہا چونکہ یہ نقل ہے اور مقدمہ کی اصل کاپی نہیں ہے، بلکہ یہ حکم بھی جداگانہ حیثیت رکھتا ہے کیونکہ اس کا تعلق سٹی پولیس اسٹیشن حیدر آباد سے ہے اور ضمانتی حکم میں ایف آئی آر کے حقائق نہیں دیئے گئے۔

مندرجہ بالا کو مد نظر رکھتے ہوئے اور وکیل سرکار کی طرف سے جو عدالتی نظائر پیش کئے گئے، ملزم نے مندرجہ بالا اعمال جان بوجھ کر کئے تھے، اور یہ کہ استغاثہ کے ملزم کے خلاف نکتہ نمبر ۱ اور نکتہ نمبر ۲ پر اب یہ کیس پایہ ثبوت کو پہنچ چکا ہے، میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ استغاثہ نے ملزم کے خلاف نکتہ نمبر ۱ کو پایہ ثبوت تک پہنچادیا ہے، جبکہ نکتہ نمبر ۲ پر میرا جواب اقرار میں ہے۔

نکتہ نمبر ۳ :

نکات اول اور دوم پر مقدمہ بالا بحث کو مد نظر رکھتے ہوئے اور مدعی کی شہادت

Www.Ahlehaq.Com

کے ساتھ ساتھ گواہان گلزار، اظفر، عبدالحفیظ اور محمد ناصر شیخ کی گواہی کی موجودگی میں یہ عیاں ہے کہ ملزم کے افعال سے توہین رسالت، توہین قرآن اور توہین حجر اسود اور وکیل صفائی کے استدلال کہ ہنگامے پھوٹ پڑنے چاہئے تھے، ملزم اپنے افعال کے ذریعے مذہبی منافرت پھیلانا چاہتا تھا اور چونکہ اندریں حالات مذہبی منافرت پھیلنے کا اندیشہ ہے، لہذا میرا جواب نکتہ نمبر ۳ پر بھی اقرار میں ہے۔

نکتہ نمبر ۴ :

مندرجہ بالا شہادت از مدعی، گواہان استغاثہ گلزار، اظفر، عبدالحفیظ عابد، اور محمد ناصر شیخ سے یہ بات واضح ہوئی ہے کہ لوگوں میں مذہبی عدم تحفظ کا احساس پایا جاتا ہے، لہذا میرا جواب نکتہ ۴ پر بھی اقرار میں ہے۔

نکتہ نمبر ۵ :

نکات نمبر ۱ تا ۴ پر میرے جوابات کو مدنظر رکھتے ہوئے، ملزم گوہر شاہی کو زیر دفعہ 295-A تعزیرات پاکستان مجرم قرار دیتے ہوئے ۱۰ سال قید اور پانچ ہزار روپے جرمانہ کی سزا اور عدم ادائیگی جرمانہ کی صورت میں مزید ۶ سال قید کی سزا دی جاتی ہے۔

ملزم کو زیر دفعہ 295-B مجرم قرار دیتے ہوئے عمر قید کی سزا دی جاتی ہے، ملزم کو دفعہ 295-A کے تحت مجرم قرار دیتے ہوئے سزائے عمر قید اور پچاس ہزار روپے جرمانے کی سزا دی جاتی ہے۔ عدم ادائیگی جرمانہ کی صورت میں ملزم کو ۱۲ ماہ قید کی سزا دی جاتی ہے۔ ملزم کو زیر دفعہ 295-C موت کی سزا اس لئے نہیں دی

جاری کیونکہ عدالتی کارروائی اس کی غیر حاضری میں ہوئی ہے۔

ملزم کو زیر دفعہ ۸ / انسداد دہشت گردی ایکٹ جو کہ قابل سزا ہے، زیر دفعہ ۹ / انسداد دہشت گردی ایکٹ ۷ سال قید کی سزا اور پندرہ ہزار روپے جرمانہ کی سزا دی جاتی ہے۔ عدم ادائیگی جرمانہ کی صورت میں مزید ۸ ماہ قید کی سزا دی جاتی ہے۔

ملزم کو زیر دفعہ ٦ (ب) انسداد دہشت گردی ایکٹ مجرم گردانتے ہوئے زیر دفعہ ۷، عمر قید اور پچاس ہزار روپے جرمانہ کی سزا دی جاتی ہے۔ عدم ادائیگی جرمانہ کی صورت میں مجرم کو مزید ۱ ماہ قید کی سزا دی جاتی ہے۔ مجرم کی سزائیں علیحدہ علیحدہ ایک کے بعد ایک چلیں گی۔ مجرم مفرور ہے لہذا اس کے خلاف نا قابل ضمانت وارنٹ جاری کئے جائیں، اس فیصلہ کی ایک نقل ایس ایچ او ٹنڈو آدم کو ارسال کی جائے کہ وہ ملزم کو گرفتار کر کے سزا بھگتنے کے لئے سینٹرل جیل حیدر آباد کے حوالے کرے۔

دستخط

عبدالغفور میمن جج

11-3-2000

آخری گزارش :

آخر میں گوہر شاہی اور اس کے مریدین و معتقدین سے نہایت خیر خواہی اور دل سوزی سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ نبی رحمت ﷺ کے دامن شفاعت سے رشتہ نہ توڑیں بلکہ اپنے غلط عقائد و نظریات سے توبہ کر کے اپنے آپ کو نبی رحمت ﷺ سے وابستہ کرلیں اور اپنی آخرت سنوارنے کی کوشش کریں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو صراط مستقیم اور راہ ہدایت پر قائم رکھے اور اسی پر خاتمہ فرمائے، آمین۔

(مولانا) سعید احمد جلالپوری

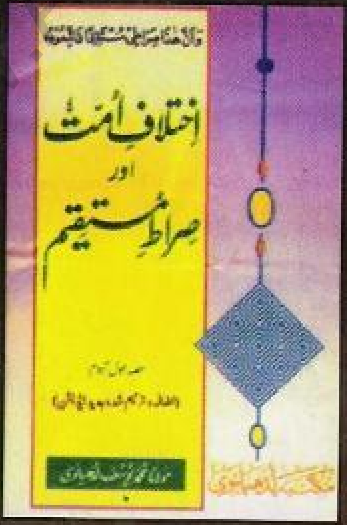

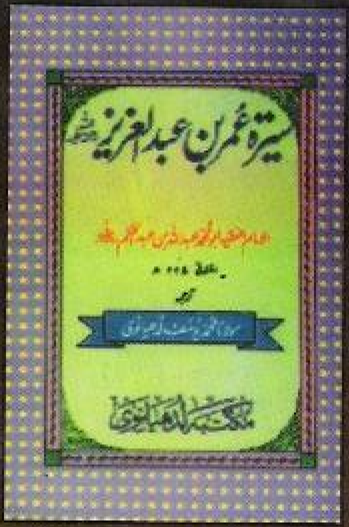

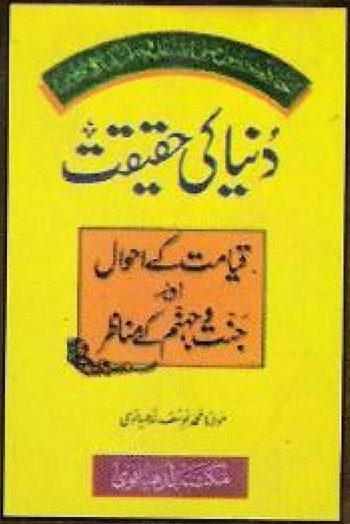

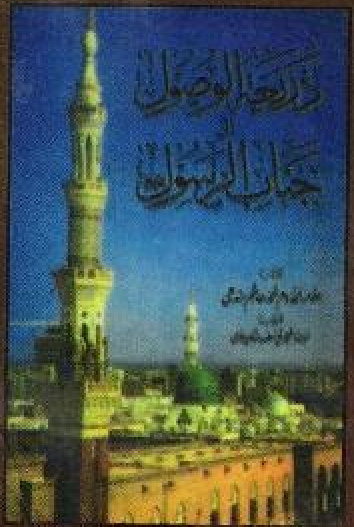

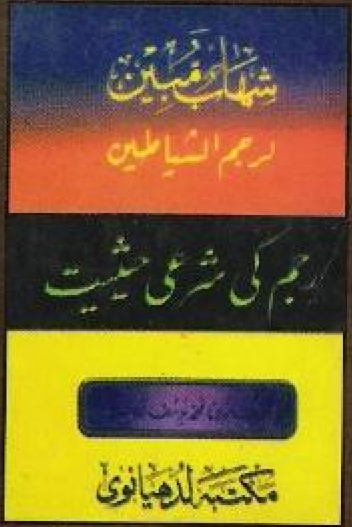

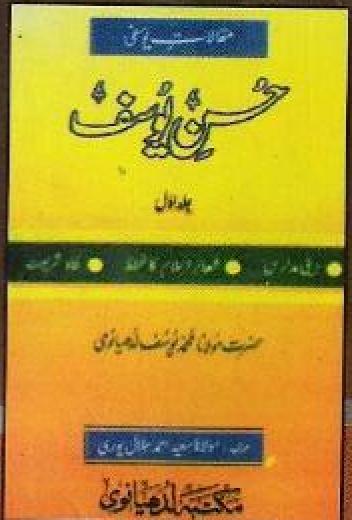

Www.Ahlehaq.Com